1512

۱۸۷۰ء ـ ۱۹۷۰ء



صدی
کے
بیں

لینن کے دیس کی عورتیں

دیس کتابچے

ندیژدا اِنتسارینووا

لینن کے دیس کی عورتیں

(گھر میں، کام پر، سماج میں)

سوویت دیس کتابچے

۱۹۶۹ء

ایڈیٹر: جی۔ ایل۔ کولوکولوف
مینجنگ ایڈیٹر: وی۔ اے۔ خوستیکیان
جوائنٹ ایڈیٹر: گرجا کمار سنہا

WOMEN IN THE LAND OF LENIN
URDU
1969

قیمت: ۵۰ پیسے

ایل۔ پی۔ ولادیمیروف نے ہندستان میں سوویت یونین کے سفارت خانے کے شعبۂ اطلاعات کی طرف سے ۲۵ بارہ کھمبا روڈ، نئی دلّی ۱ سے شائع کیا، اور لبرٹی پریس دلّی میں طبع ہوا۔

فہرست

دیباچہ	۵
عورتوں کی آبادی اور محنت کے وسائل	۱۱
عورتوں کی محنت کی سیکٹر وار تقسیم اور اس کی تخصیص تربیت کی سطح	۳۴
سماجی پیداوار میں عورتوں کے لئے روزگار بڑھانے والے حالات	۶۰
سیاسی اور سماجی زندگی میں عورتوں کا حصہ	۹۲
عورت اور خاندان	۱۰۷

۵ پیسے

کی طرف سے

دیباچہ

عورت سدا سے ایک ایسی ہستی تھی، جسے سب سے زیادہ کچلا گیا۔ سماج، مرد، خاندان والے سب اس کا استحصال کرتے تھے۔ اس کا درجہ غلاموں کا سا تھا، معمولی انسانی حقوق سے محروم، وہ صرف بچے پیدا کرنے کی ایک مشین سمجھی جاتی تھی۔

سائنسی سوشلزم کے بانی مارکس، اینگلز اور لینن تھے جنھوں نے آزادیٔ نسواں کا صحیح راستہ دکھایا۔ مارکس اور اس کے ماننے والوں کا کہنا تھا کہ استحصالی سماج میں عورت پر ظلم اور اس کی ذلّت کی جڑ اس بنیاد پر تھی کہ ذرائعِ پیداوار ذاتی ملکیت تھے اور ایک آدمی دوسرے آدمی کی محنت سے ناجائز نفع حاصل کرتا تھا۔ عورت کی نابرابری کی وجوہ ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ مارکسیوں نے ان کی آزادی کے طریقوں کو بھی بیان کیا، ان طریقوں کی بنیادیں سائنسی تھیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر عورت اپنا سارا وقت گرہستی کے جنجال میں پھنس کر، سماجی پیداوار اور اپنے ملک کی سماجی، سیاسی اور تہذیبی زندگی سے الگ تھلگ رہ کر گذارے گی تو وہ کبھی صحیح معنوں میں آزاد نہیں ہوسکتی۔ صرف سوشلسٹ سماج ہی عورت کو سچی آزادی دے سکتا ہے کیونکہ اسی میں ذرائعِ پیداوار کی ذاتی ملکیت اور ایک کے ہاتھوں دوسرے کے استحصال کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

اکتوبر کے عظیم سوشلسٹ انقلاب نے تاریخِ انسانی میں ایک نئے دور کا آغاز

کیا اور اس نے تمام محنت کش عورتوں کو آزاد کیا، اقتصادی، سماجی، سیاسی اور تہذیبی زندگی کے ہر شعبے میں ان کو مردوں کے برابر جگہ دی۔

سوویت حکومت نے وہ تمام قوانین رَد کئے جن کی وجہ سے سماج، خاندان اور فیکٹریوں میں عورتوں کی نابرابری تھی۔ اور ایسے نئے قانون بنائے جن سے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملے۔ جن میں کام کرنے، معاوضہ پانے، آرام اور تفریح مفت سماجی تحفظ، تعلیم وغیرہ کے حقوق شامل ہیں۔ سوویت عورتوں کے حقوق سوویت یونین کے آئین میں درج ہیں اور سوشلسٹ ریاست کا پورا معاشی و سیاسی نظام، اس کا نظریہ اور کمیونسٹ تعمیر کا طریقۂ کار ان حقوق کی گارنٹی کرتا ہے۔

سوویت ریاست ماں بچے کے مفاد کی حفاظت کرتی ہے۔ بڑے خاندانوں کی دیکھ بھال کرنے والی مائیں اور کنواری مائیں ریاست سے امداد پاتی ہیں، زمانۂ حمل اور وضع حمل کی چھٹی پوری تنخواہ پر ملتی ہے اور ملک بھر میں زچہ خانوں، بال گھروں اور کنڈر گارٹنوں کا ایک وسیع سلسلہ موجود ہے۔

در اصل مرد و عورت کے درمیان برابری کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ قومی زندگی کے ہر پہلو میں عورتوں کے لئے برابر حقوق کی ضمانت دی جائے۔ سوشلسٹ طریقۂ پیداوار میں یہ ایک نمایاں فائدہ ہے جو اپنی ترقی پسند خاصیت کو ظاہر کرتا ہے۔

سوشلزم کا اولین مقصد یہ ہے کہ تمام محنت کش انسانوں کو، خواہ وہ عورتیں ہوں یا مرد، ہر قسم کے استحصال اور اونچ نیچ سے نجات دلائے۔ جہاں تک عورتوں کا سوال ہے سوویت یونین میں یہ مقصد اس طرح حاصل کیا گیا کہ ان کو سماجی پیداوار میں لایا

کیا، ایسا انتظام کیا گیا کہ سرکاری کاموں اور سماجی سرگرمی کے ہر پہلو تک ان کی پہنچ ہو سکے

ظاہر ہے کہ سوشلزم کی تعمیر کے لئے یہ ضروری تھا کہ قومی معاشیات کی نشوونما تیزی سے ہو اور ایسا صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا تھا جبکہ انسانی محنت وقوت کو ایک منطقی حیثیت سے کھپایا جاتا۔ عورتیں انسانی محنت وقوت کا آدھا حصہ ہیں لہٰذا جب ان کو گھریلو محنت کے تنگ دائرے سے آزاد کر کے، وسیع سماجی تعمیر میں لگایا گیا تو قومی معاشیات اور سماجی دولت کی ترقی کو تیز تر کرنے کے لئے ایک اہم قوت ہاتھ آ گئی جو بیکار پڑی تھی۔

سوشلزم میں عورتوں کے ساتھ کوئی تفریق نہیں برتی جاتی، ان کے لئے کاموں کے وسیع مواقع ہیں اور محنت کشوں کی حفاظت کے لئے جو قوانین ہیں ان پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ایک ہی کام کے لئے مردوں عورتوں کو ایک ہی حساب سے تنخواہ ملتی ہے۔ ان کو پیداوار کے انتظام میں برابر کا حصہ لینے اور زیادہ لیاقت و زیادہ تنخواہ والی نوکریوں پر ترقی پانے کا موقع حاصل ہے۔

سوویت یونین میں پیداوار کے سلسلے میں وسیع پیمانے پر مشینوں اور خود کار کلوں، مشینری اور ساز و سامان کا استعمال ہو رہا ہے، مفت ٹریننگ پانے اور اپنی لیاقت بڑھانے کے مواقع ہیں، پھر محنت کش عورتوں کو ماں کے فرائض بہتر طریقے پر انجام دینے میں مدد دینے کے شعبے بھی ہیں۔ ان سب کی بنا پر لاکھوں عورتوں کو روزگار حاصل ہوا ہے۔ سوویت یونین میں عورتوں کی صحت کی احتیاط سے حفاظت کی جاتی ہے۔ مخصوص قانون ہیں جن کی رو سے عورتوں کو ایسے کاموں پر لگانا منع ہے جو ان کے لئے زیادہ بھاری ہوں یا جن سے ان کی صحت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہو۔ حاملہ عورتوں یا چھوٹے بچوں کی ماؤں کی آسانیوں کے لئے

خاص قانون ہیں۔

سوویت یونین میں سوشلسٹ تعمیر کی ہر سطح پر عورتوں کو کام کرنے کا ہر موقع
کیا جاتا ہے۔ جنگ سے پہلے پنجسالہ منصوبوں کے زمانے میں جبکہ ملک کو صنعتی بنایا جا
اور دوسری جنگِ عظیم اور اس کے بعد کے سالوں میں سماجی پیداوار میں عورت کا
نمایاں طور پر بڑھتا گیا۔

پہلا سوویت پنجسالہ منصوبہ (۱۹۲۹ء/۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۳ء/۱۹۳۲ء) جس
سوویت صنعت کی بنیاد رکھی اور زراعت میں وسیع پیمانے پر اجتماعیت بڑھائی، وہ اپنے
مقررہ وقت سے پہلے ہی مکمل ہوگیا۔ اس دوران نوکریاں کرنے والی عورتوں کی تعداد
دوگنی ہوگئی اور شہروں کے تقریباً ۴۰ لاکھ باشندے جن میں تقریباً ۱۴ لاکھ عور
تھیں مختلف صنعتوں میں شامل ہوئے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبے میں (جو ۱۹۳۳ء میں شروع کیا گیا) یہ تصور کیا
تھا کہ وہ سماجی پیداوار میں تقریباً تیس لاکھ عورتوں کو لے سکے گا۔ ۱۹۳۳ء۔۳۷
کے درمیان نوکریوں میں عورتوں کا فیصد شمار زیادہ رہا اور نتیجے کے طور پر سماجی پیدا
میں پہلے پنجسالہ منصوبے کے مقابلے میں عورتوں کا حصہ بڑھ گیا

تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد
رہی اور ۱۹۴۰ء میں ایک کروڑ تیس لاکھ عورتیں کام کر رہی تھیں جو قومی معاشیات
تمام شعبوں کو ملا کر، محنت کی کل قوت کا ۳۸ فیصدی ہوتا ہے۔ عورتوں نے نئی مشینوں
استعمال سیکھنے میں خاص کر ترقی کی

دوسری جنگِ عظیم میں بھی عورتوں کی محنت کا حصہ بڑھتا ہی گیا اور ۱۹۴۲ء میں ۵۲ فیصدی پر پہنچ کر ۱۹۴۵ء میں ۵۶ فیصدی ہو گیا۔ یہ صورتِ حال بنیادی طور پر اس بات کا نتیجہ تھی کہ اتنے بہت سے مردوں کو فوج میں جانا پڑا، ان کی قائم مقامی کے لئے سب ہی کام کرنے کے لائق لوگ جن میں عورتیں بھی تھیں کام میں جُٹ گئے۔ جن عورتوں کے شوہر، بھائی اور بیٹے جنگ پر گئے اُنھوں نے اپنے خاندان کی کفالت کا بوجھ اُٹھایا۔

حُب الوطنی کے گہرے جذبے کے تحت، سوویت عورتوں نے دشمن کو شکست دینے کے لئے، عقب میں، اَن تھک محنت کی۔ گھریلو بیبیوں، پنشن یافتہ لوگوں، طالب علموں اور اسکولوں کی بڑی جماعتوں کے بچے بچیوں نے کم سے کم وقت میں مختلف کاموں میں مہارت حاصل کی۔ بہت سی عورتوں نے جنگ میں ڈاکٹروں، نرسوں، طبّی سپاہیوں، سگنل دینے والوں، سیاسی کارکنوں، اسکاؤٹوں، خبر رسانوں کی خدمات انجام دیں۔ ہوائی جہاز اور ٹینک چلائے۔ محاذ اور عقب دونوں جگہ سوویت عورتوں کے دلیرانہ کارناموں نے بڑی حد تک یہ ممکن بنایا کہ طاقتور اور دغاباز دشمن پر مکمل فتح حاصل کی جا سکے۔

جنگ نے بے پناہ تباہی اور نقصان کیا مگر لوگ بڑی ہمت کے ساتھ اجڑے ہوئے شہر اور دیہات پھر بسانے میں لگ گئے۔ عورتوں نے سوشلسٹ صنعت، زراعت، سائنس اور تہذیب کو پھر سے قائم کرنے، معیار زندگی بلند تر کرنے اور جنگ کی لائی ہوئی مشکلات پر قابو پانے کے لئے اَن تھک کام کیا۔

اگرچہ فوج سے سبکدوشی کے بعد بہت سے مرد فیکٹریوں، تعمیری پروجیکٹوں اور دفتروں میں واپس آگئے مگر قومی معاشیات میں جو عورتیں کام کر رہی تھیں ان کی

تعداد بڑھتی رہی ۔ ویسے جنگ ختم ہونے کے بعد، پہلے چند سالوں تک یہ دیکھا گیا کہ کام کرنے
عورتوں کی تعداد کسی قدر گھٹ رہی ہے۔ کچھ پنشن یافتہ لوگوں، طالب علموں، بڑے خاندان والی ا
چھوٹے بچوں کی ماؤں نے نوکریاں چھوڑ دیں مگر فی الجملہ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیا
کام کرنے والی عورتوں کی تعداد تقریباً ڈھائی گنا ہوگئی۔

سوویت یونین دُنیا کی پہلی ریاست ہے جس نے عورت مرد میں واقعی برابری
پیدا کی اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ عورتوں کے تمام مسائل مکمل طور پر حل ہوگئے ہیں ۔
سوشلسٹ سماج کی مسلسل ترقی اور اس کا ایک کمیونسٹ سماج بننے کا سلسلہ کبھی برابر نئے
مسائل پیدا کرتا رہتا ہے جو مکمل تحقیق اور پھر ان مسئلوں کا حل تلاش کرنے کا مطالبہ کر
ہے ۔ مگر ایک بات صاف ہے ۔ کہ سوویت اقتدار کے پچاس سالوں میں ہماری عورتو
نے زبردست ترقی کی ہے اور وہ پورے سماج کے مفاد کے لئے مردوں کے شانہ بشانہ
کام کر رہی ہیں ۔ اور سوشلزم کے تحت ایسا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے مفاد
کے لئے کام کر رہی ہیں۔

عورتوں کی آبادی اور محنت کے وسائل

ملک کے سماجی، معاشیاتی اور آبادی کے مختلف اعداد و شمار سے ہی یہ متعین کیا جاتا ہے کہ عورتیں قومی معاشیات، سائنس و تہذیب میں کس حد تک حصہ لے سکتی ہیں۔ سماجی حالات میں اور باتوں کے علاوہ یہ بھی شامل ہے کہ سماج میں عورتوں کا درجہ کیا ہے، ان کے سماجی شعور کی سطح کیسی ہے اور وہ سماجی و سیاسی زندگی میں کس قدر حصہ لیتی ہیں۔ معاشی معاملات کے تحت وہ تمام حالات آتے ہیں جو سماجی پیداوار میں عورت کے شریک ہونے کی موافقت کرتے ہیں (کام کی تربیت، لیاقت میں اضافہ، برابر تنخواہ، محنت کا تحفظ اور حالاتِ زندگی میں بہتری، قومی آمدنی کا معیار وغیرہ) آبادی کے اعداد و شمار کا مطلب یہ معلومات ہیں کہ آبادی میں کتنے مرد ہیں اور کتنی عورتیں، آبادی کی عمر، انسانی محنت کی قوت، خاندان میں درجہ، شادی اور پیدائش کی تعداد، موت کا حساب، اسکول جانے کی عمر سے پہلے والے بچوں اور اسکول جانے والے بچوں کی عمریں، خاندان میں کام کرسکنے والوں اور معذوروں دونوں کی تعداد وغیرہ۔

آیئے اب ہم ان میں سے ہر ایک پر غور کریں۔

ہم پہلے آبادی کے مختلف اعداد و شمار کو لیتے ہیں کیونکہ جب ہم استعمال کی جانے والی

انسانی محنت کی قوت کا مجموعی اندازہ لگائیں گے تو آبادی کے مختلف اعداد و شمار کا اثر عورت
کی قوتِ محنت پر اثر ڈالتا دکھائی دے گا۔ ویسے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کا اثر معاشی
اور سماجی حقیقتوں سے زیادہ ہے۔

واقعہ تو یہ ہے کہ سماجی و معاشی حقیقتیں اور اعداد و شمارِ آبادی اگرچہ ایک دو
کو متاثر کرتے ہیں مگر اول الذکر فیصلہ کن رول ادا کرتی ہیں حالانکہ وہ جن شکتی کی دستیابی
کے بمقابلے ان کے استعمال سے زیادہ تعلق رکھتی ہیں۔ سوویت یونین میں موافق معاشی او
سماجی نشو و نماہی کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا تھا کہ عورتوں کی محنت کے مسئلے کو سامنے لایا جا سکے

اگر کسی سماج کو صحیح طور پر کام کرنا ہو، چلتے رہنا ہو تو پھر ضروری ہو جاتا ہے کہ
اس میں کافی محنت کے وسائل موجود ہوں اور یہ وسائل مسلسل پُر ہوتے رہنے چاہئیں
سوشلزم کی تعمیر اور پھر کمیونزم تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ محنت کی جو قوت حاصل
ہو سکے اس کا موثر استعمال ہو اور یہ تمام امور بھی اہم ہیں کہ وہ محنت کتنی ہے اس میں
مرد عورت کا تناسب کیا ہے، عمریں، آبادی بڑھنے کی رفتار وغیرہ۔

آبادی میں جو فرق پیدا ہوتا ہے اسی کے آخری تجزیہ میں، محنت کے وسائل
میں اعدا اور دوسری تبدیلیاں متعین کی جاتی ہیں۔ سوویت یونین کی آبادی یکم جنوری ۱۹۶۷
کو ۲۳ کروڑ ۴۴ لاکھ تھی۔ یعنی ۱۹۱۳ء کے آخر کی آبادی سے ۷ کروڑ ۵۲ لاکھ اور ۱۹۴۰
کی شروعات سے ۴ کروڑ ۳۳ لاکھ زیادہ تھی۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں[1] میں بہت کچھ جانی
نقصان ہوا، فاشسٹوں نے سوویت یونین کے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا تھا اور لوگوں کو

[1] دوسری جنگِ عظیم میں ۲ کروڑ سوویت شہری ختم ہوئے

اس دور میں بڑے مصائب جھیلنے پڑے، مگر سوویت یونین کی آبادی نہ صرف پھر قبل از جنگ سطح پر پہنچ گئی بلکہ خاصی بڑھ بھی گئی۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟ آبادی بڑھنے کی اس تیز رفتار کی تہہ میں کیا ہے؟

ان سوالات کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ آبادی میں اضافہ اور پیدائش کی شرح، موت اور فطری نشو و نما کے اہم سوالات پر زیادہ تفصیل سے بحث کی جائے۔

پیدائش کی شرح بنیادی طور پر ایسی عورتوں کی تعداد پر منحصر ہوتی ہے جن کی عمر بچہ پیدا کرنے کے لائق یعنی ۱۵ اور ۴۹ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ ویسے ۲۰ سے ۲۹ سال کے درمیان کی عمر کی عورتوں کے یہاں زیادہ تر ولادت ہوتی ہے اس لئے بچہ پیدا کرنے کے قابل عورتوں کے شمار میں جتنی زیادہ عورتیں ۲۰ اور ۲۹ سال کے درمیان ہوں گی اتنی ہی شرحِ پیدائش بڑھے گی۔

ایک اور چیز جو شرح پیدائش پر اثر ڈالتی ہے وہ مرد و عورت کا تناسب ہے۔ اگر یہ تناسب ناموافق ہوگا تو شرحِ پیدائش گھٹے گی، اور اگر متوازن ہوگا، زیادہ شادیاں ہوں گی تو رفتار بڑھے گی۔ ایک اور اہم بات بچوں میں شرح موت ہے۔ یہ بالکل فطری بات ہے کہ اگر ایک بچہ مر جائے تو والدین دوسرا پیدا کرنا چاہیں گے۔ اس لئے اگر بچوں کی موتیں زیادہ واقع ہوں گی تو پیدائش کی رفتار بھی زیادہ ہوگی۔ پھر شہری اور دیہاتی زندگی کے تناسب میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس کا بھی افزائشِ نسل پر اثر پڑتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام باتوں نے کسی نہ کسی طریقے سے سوویت یونین میں شرحِ پیدائش پر اثر ڈالا ہے۔

۱۹۴۰ء میں سوویت یونین میں پیدائش کی شرح ۳۱،۲ فی ہزار تھی۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران تیزی سے کم ہوکر جنگ کے بعد بڑھی تو سہی مگر قبلِ جنگ کی سطح تک کبھی نہ پہنچ سکی۔ ۱۹۵۰ء میں ۲۶،۷ فی ہزار ہوئی جو ۱۹۴۰ء کی سطح کا ۸۵،۶ فیصدی تھا۔ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۶ء میں ۲۴،۹ اور ۱۸،۲ رہی۔ آبادی کے کم ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ جنگ کی وجہ سے مرد عورت کے تناسب میں بھی تبدیلی آئی اور عمروں کا بھی فرق پڑا۔

موجودہ سالوں میں ۲۰ اور ۲۹ سال کی عمروں کی عورتوں کی تعداد گھٹی ہے اس عمر کی عورتیں زمانۂ جنگ میں پیدا ہوئی تھیں جب کہ شرحِ پیدائش بہت کم ہوگئی تھی۔ آج بھی شرحِ پیدائش ابھی تک اس بات سے متاثر ہے کہ دوسری جنگ میں مردوں کی آبادی گھٹ گئی تھی۔

شہری و دیہاتی باشندوں کی تعداد میں تبدیلی آنے سے بھی سوویت یونین میں شرحِ پیدائش پر اثر ہوا۔ ۱۹۳۹ء کی مردم شماری کے مطابق شہری و دیہاتی آبادی ۶ کروڑ ۴ لاکھ ۱۰ ہزار اور ۱۳ کروڑ ۲ لاکھ ۷۰ ہزار یعنی ۳۲ اور ۶۸ فیصدی تھی۔ یکم جنوری ۱۹۶۷ء تک یہ اعداد و شمار تبدیل ہوکر ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ اور ۱۰ کروڑ ۴۶ لاکھ یعنی ۵۵ و ۴۵ فیصدی ہوگئے۔

دیہات کے بہت سے لوگ شہروں کو منتقل ہوگئے اور انھوں نے شہری زندگی اختیار کی جس کا ایک خاص عنصر یہ ہے کہ دیہاتی زندگی کے بمقابلے شرحِ پیدائش کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۶۵ء میں شہر اور دیہاتی مواضعات میں شرحِ پیدائش ۱۶،۲ اور ۲۱،۰ فی ہزار تھی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ دیہاتی آبادی کا گھٹنا عام طور پر شرحِ پیدائش کے کم ہونے کا ایک سبب ہے۔

ان تمام تبدیلیوں کے باوجود سوویت یونین میں شرحِ پیدائش بہت سے ترقی یافتہ

سرمایہ دار ملکوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء – ۶۶ء میں سوویت یونین میں ۴ء۱۸ اور ۲ء۱۸ فی ہزار کے درمیان تھی، ۸ء۱۵ اسویڈن میں، ۴ء۱۶ بلجیم میں، ۵ء۱۷ ناروے میں، ۹ء۱۶ فن لینڈ میں، ۴ء۱۷ فرانس میں، ۶ء۱۷ آسٹریا میں اور ۹ء۱۷ مغربی جرمنی میں تھی۔

پچھلی چند دہائیوں میں ماہرینِ معاشیات و آبادیات یہ طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عورتوں کے کام کرنے سے شرح پیدائش پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ جتنی زیادہ عورتیں نوکریاں کریں گی، شرحِ پیدائش اتنی ہی کم ہوتی جائے گی ۔ مگر کیا واقعی ایسا ہے؟ نیچے دیا ہوا گوشوارہ یہ ثابت کرتا ہے کہ زراعت میں کتنی فیصد عورتیں کام کر رہی ہیں۔ واضح رہے کہ زراعت معاشیات کا وہ شعبہ ہے جس میں عورتوں کی محنت کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ ساتھ ہی چند سالوں کی شرح پیدائش بھی دی جاتی ہے۔

گوشوارہ ۱

اجتماعی فارموں پر عورت کی محنت اور دیہی آبادی کی فی ہزار شرحِ پیدائش

سال	اجتماعی فارموں پر کام کرنے والی عورتیں اجتماعی فارموں کی کل محنت کی فیصدی کے حساب سے	دیہی آبادی میں فی ہزار کے حساب سے شرحِ پیدائش
۱۹۵۰ء	۶۴	۲۷ء۱
۱۹۵۵ء	۶۱	۲۷ء۴
۱۹۶۱ء	۵۶	۲۶ء۵
۱۹۶۵ء	۵۵	۲۱ء۰

پچھلے پندرہ سالوں میں اجتماعی فارموں پر کام کرنے والی عورتوں کی تعداد بھی

گھٹی ہے اور شرحِ پیدائش بھی۔ لہٰذا دیہات کے اضلاع میں شرحِ پیدائش کم ہونے کے اسباب
کچھ اور ہیں۔ عورتوں کا کام کرنا اور سماجی پیداوار میں حصّہ لینا اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔
شہروں میں رجحان کچھ اور رہی ہے۔ آج سے تیس سال پہلے مشہور سوویت
ماہرِ معاشیات استانسلاف استروملن کی تحقیق نے ظاہر کیا تھا کہ ایک ہی عمر کی مزدور عورتوں
میں شرحِ پیدائش، گرہستن عورتوں کی آدھی تھی۔
۱۹۶۰ء میں، سوویت یونین کے مرکزی اعداد و شمار کے بورڈ نے وسیع و مکمل تحقیق
کی اور دلچسپ معلومات سامنے آئیں جن سے ظاہر ہوا کہ شرحِ پیدائش اور سماجی پیداوار میں حصّہ
لینے اور کام کرتے والی عورتوں کا آپس میں کیا تناسب ہے۔
۱۷ اور ۴۹ سال کے درمیان کی عورتوں میں سے شہر میں ۷۷ فیصدی اور اجتماعی
فارموں پر ۸۰ فیصدی عورتیں کام کر رہی تھیں۔ ان میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جو اپنے
چھوٹے سے ذاتی قطعۂ زمین پر محنت کرتی تھیں۔
پتہ یہ چلا کہ ۱۷ اور ۴۹ کے درمیان کی جو عورتیں دفتروں اور فیکٹریوں میں کام
کرتی تھیں ان میں اجتماعی فارموں پر کام کرنے والیوں کے مقابلے میں شادی شدہ عورتوں
کی اکثریت تھی۔ یعنی فیکٹریوں میں ۶۸ فیصدی، دفتروں میں ۷۱ فیصدی اور کسانوں
میں ۶۱ فیصدی۔ شہر کی کام کرنے والیوں کے مقابلے میں کسان عورتیں جلد شادی
کر لیتی ہیں۔ ۱۷ اور ۱۹ کے درمیان کی عمر میں، فیکٹری اور دفتروں میں کام
کرنے والی عورتوں میں صرف ۶ فیصدی شادی شدہ تھیں جبکہ کسانوں میں
یہ تعداد ۱۰ فیصدی تھی۔ ۲۰ اور ۲۴ کی عمر میں شہر کی فیکٹریوں اور دفتروں

یں یہ تعداد ۲۴ اور ۳۵ فیصدی تھی اور کسانوں میں ۵۳ فیصدی۔

جہاں تک ۱۵ تا ۴۹ کے درمیان عمر کا سوال ہے، دیہاتی عورتوں میں شرحِ پیدائش ۲۹ فیصدی زیادہ تھی۔ ۵۰ اور اس سے اوپر کی عمر میں فرق اور زیادہ واضح تھا۔

گوشوارہ ۲ کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اکادمیشین استرولمن کی تفتیش کے تیس سال گذرنے کے بعد شہر میں کام کرنے والیوں اور گرہستنوں کے درمیان خلیج کم ہوئی ہے۔

گوشوارہ ۲ کو غور سے دیکھا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ تا ۲۴ سال کی عمر میں (جو بچہ پیدا ہونے کے لئے سب سے زیادہ سرگرم عمل گروپ ہوتا ہے) کام کرنے والی عورتوں کے بمقابلے گرہستنوں میں بچوں کی تعداد فی عورت کم ہے حالانکہ کام کرنے والیوں کا سروس ریکارڈ چھ سال ہے۔ گرہستنوں کے یہاں بچوں کی تعداد ان کام کرنے والیوں کے برابر ہے جن کا سروس ریکارڈ سات سال ہے۔ چنانچہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کام کرنے والی عورت کو شادی کرنے اور ماں بننے کے بہتر مواقع حاصل ہیں۔

لہٰذا اس سوال کا یک طرفہ جواب نہیں دیا جا سکتا کہ کیا سماجی پیداوار میں عورتوں کی شرکت شرحِ پیدائش میں کمی کی ذمہ دار ہے اور عورتوں کے کام کرنے کے علاوہ اس سلسلے میں کچھ اور چیزوں پر بھی غور کرنا ہوگا۔ سوویت یونین میں اسقاطِ حمل کا قانونی ہونا بھی خاندانی حدوں کو کم کرنے کا رجحان پیدا کرتا ہے۔

گوشوارہ ۲

شہروں میں فی عورت بچوں کی تعداد

عمر کا گروپ	ایسی گرہستنیں جنھوں نے پہلے کبھی کام نہیں کیا	کام کرنے والی عورت اور اس کا سروس ریکارڈ		
		۶ سال	۷ سے ۱۵ سال	۱۶ سال اور اس سے اوپر
۱۷ تا ۱۹	۰٫۰	۰٫۰	-	-
۲۰ تا ۲۴	۰٫۲	۰٫۳	۰٫۲	-
۲۵ تا ۲۹	۱٫۸	۱٫۴	۱٫۱	۰٫۵
۳۰ تا ۳۴	۲٫۳	۲٫۴	۱٫۷	۱٫۵
۳۵ تا ۳۹	۲٫۸	۲٫۷	۲٫۰	۱٫۷
۴۰ تا ۴۴	۴٫۲	۳٫۹	۲٫۸	۲٫۰
۴۵ تا ۴۹	۴٫۳	۴٫۸	۳٫۷	۲٫۴
۵۰ تا ۵۴	۳٫۳	۴٫۴	۳٫۷	۲٫۵
۵۵ سال اور اس سے اوپر	۴٫۲	۴٫۹	۴٫۶	۴٫۱

موجودہ زمانے میں سوویت یونین اور دوسرے ملکوں میں بھی نوجوان جوڑے ایک یا دو بچوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ صرف ان ہی خاندانوں کی کیفیت نہیں جہاں آمدنی اتنی زیادہ نہیں بلکہ اچھے کھاتے پیتے گھروں کا بھی یہی حال ہے۔ سوویت یونین میں ایسے چھوٹے خاندانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

دنیا کے تمام معاشی ترقی یافتہ ملکوں میں سوویت یونین میں شرحِ موت سب سے کم ہے۔ ۱۹۱۳ء میں شرحِ موت ۲۹،۱ فی ہزار تھی۔ ۱۹۴۰ء میں ۱۸ اور ۱۹۶۶ء میں ۷،۳ رہ گئی۔ سوویت یونین نے معیارِ زندگی اونچا کرکے زندگی کو بڑھانے کی جو کوششیں کی ہیں، یہ ان کا ایک ٹھوس نتیجہ ہے۔ سوویت ریاست نے اقتدار حاصل کرتے ہی اپنے شہریوں کی صحت کی ذمہ داری قبول کرلی تھی اور دنیا کی پہلی ریاست تھی جس نے کل آبادی کے لئے مفت حفظانِ صحت کی خدمات مقرر کی تھیں۔

بچوں میں شرحِ موت کم کرنے کے سلسلے میں سوویت یونین نے خاص کر بڑی ترقی کی ہے۔ انقلاب سے پہلے روس میں بچوں کی موتیں، ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے بمقابلے ۳،۱ سے لے کر ۳،۲ گنا تک ہوتی تھیں، ۱۹۱۳ء میں ۲۶،۹ فیصدی بچے (یا یوں سمجھئے کہ ۱۰۰۰ میں ۲۶۹ بچے) پہلے ہی سال میں مرجایا کرتے تھے۔ ۱۹۶۶ء میں یہ عدد صرف ۲۶ رہ گیا، چنانچہ بچوں کی اموات میں ۱۹۱۳ء سے اب تک ۱۰ گنا کمی اور ۱۹۴۰ء سے اب تک ۷ گنا کمی آئی ہے اور ابھی اور کمی ہوگی۔

۱۹۴۹ء میں، دوسری جنگِ عظیم کے بعد، سوویت یونین میں آبادی کا فطری اضافہ چوٹی پر پہنچ گیا تھا۔ موجودہ زمانے میں شرحِ پیدائش گھٹنے سے کم ہوگیا ہے، پھر بھی سرمایہ دار ملکوں میں سے زیادہ تر سے زیادہ ہے۔

مسئلے کا ایک خاص پہلو مرد عورتوں کی تقسیم بھی ہے جس پر بہت سی چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ برا اثر لڑائیوں کا ہے جن کی وجہ سے دونوں جنسوں کا فطری تناسب گڑبڑ ہوکر، آبادی کے اضافے کو کم کرتا ہے۔ دونوں

عالمی جنگوں اور خاص کر دوسری جنگ میں لاکھوں مرد مارے گئے اسی وجہ سے سوویت یونین میں عورتوں کی تعداد ہمیشہ مردوں سے زیادہ رہی ہے۔

ذیل کے گوشوارے میں پچھلی تین مردم شماریوں میں سے تخمیناً اعداد و شمار دئے جاتے ہیں جو یکم جولائی ۱۹۶۷ء تک صحیح ہیں۔

گوشوارہ ۳

سوویت یونین میں مردوں اور عورتوں کی آبادی

عورتیں	مرد	مردوں کی اکثریت	کل آبادی	عورتیں	مرد	سنہ
کل آبادی کا فیصد		لاکھ		لاکھ		
۵۱٫۷	۴۸٫۳	۵۰	۱۴۷۰	۷۶۰	۷۱۰	مردم شماری ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء
۵۲٫۱	۴۷٫۹	۷۲	۱۷۰۶	۸۸۹	۸۱۷	مردم شماری ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء
۵۵٫۰	۴۵٫۰	۲۰۸	۲۰۸۸	۱۱۴۸	۹۴۰	مردم شماری ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء
۵۴٫۱	۴۵٫۹	۱۹۳	۲۳۵۵	۱۲۷۴	۱۰۸۱	یکم جولائی ۱۹۶۷ء

۱۹۵۹ء کی مردم شماری میں مردوں کی جو کمی نظر آتی ہے وہ دوسری عالمی جنگ میں نقصانات کے سبب سے ہے۔ مردم شماری کے وقت ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ عورتیں زیادہ تھیں جو تیس سال کی عمر کی تھیں یا اپنی عمر کے مردوں سے عمر میں زیادہ تھیں۔ تیس سال سے نیچے کے گروہ میں ۵۹۲،۰۰۰ مرد زیادہ تھے۔

۱۹۶۷ء میں آبادی کے زیادہ لوگ (۱۸ کروڑ ۴۰ لاکھ یا ۸۰ فیصد) ایسے تھے جو

1512

عظیم سوشلسٹ انقلاب اکتوبر کے بعد پیدا ہوئے تھے ان میں ۹ر۴۵ فیصدی مرد اور ۱ر۵۴ فیصدی عورتیں تھیں۔ ۱۹۵۹ء میں عورتوں کی اکثریت اس لئے تھی کہ زیادہ عمر کے مردوں کی کمی تھی مگر جنگ کے بعد والی نسل میں مردوں کی اکثریت ہوگئی۔

اگرچہ حال میں، مردوں اور عورتوں کی تعداد میں توازن بہتر ہوا ہے مگر پھر بھی جنگ سے آبادی کے اعداد و شمار پر جو اثرات پڑے ان پر قابو پانا باقی ہے اور اس میں ابھی کم از کم بیس سال اور لگیں گے۔ اس عرصے کے بعد امید کی جاتی ہے کہ عورتوں اور مردوں کی تعداد برابر ہو جائے گی۔ اس تعداد میں وہ عورتیں بھی شامل ہوں گی جن کی عمریں کام کرنے کے لائق ہو گئی ہیں۔

سوویت یونین کمیونزم کی تعمیر کر رہا ہے۔ آبادی میں مسلسل اضافے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کمیونزم کی مادّی اور ٹیکنیکل بنیاد قائم کی جائے۔ اس میں عام طور پر پبلک کی صحت بہتر بنانے کی خدمات اور خاص کر ماں بچّوں کے متعلق خصوصی اقدامات کرنے اور معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، اس سے شرح پیدائش بڑھے گی اور جنگ کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کی تعداد میں جو غیر متوازن صورت پیدا ہو گئی ہے اس پر قابو پانے میں مدد ملے گی، آبادی میں فطری طور پر خاصا اضافہ ہوگا۔ چونکہ عورتوں کی تعداد بھی بڑھتی رہے گی اس لئے ملک کی معاشی، سیاسی اور تہذیبی زندگی میں ان کی شرکت بڑھتی جائے گی۔

ملک کے مختلف علاقوں میں مردوں اور عورتوں کی تعداد کے توازن میں فرق ہے اور اس امر سے بھی عورتوں کے کام کرنے پر اثر پڑتا ہے۔ جو اُمور

اب تک بیان کئے گئے ہیں اُن کے علاوہ ہر علاقے میں انفرادی طور پر مرد عورت کا توازن اس علاقے میں شرحِ پیدائش و موت پہ منحصر ہوتا ہے۔ اور اس پر منحصر ہوتا ہے کہ اس علاقے کی سماجی پیداوار کیا ہے اور اسے کس قسم کی پیداواری قوت و محنت کی ضرورت ہے۔ مثلاً یورال اور دونتس کوئلے کی وادی کو لیجئے وہاں مردوں کی کثرت ہے کیونکہ وہاں بھاری صنعت پر زور ہے۔ جہاں ہلکی صنعتیں ہیں مثلاً ولادیمیر، آئیوانووا اور کوستروما اور پھر مرکزی روس کے علاقے، یہاں عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں۔ شمالی علاقوں (کمچاتکا، مگادان، مرمانسک کا علاقہ، کومی خود مختار سوویت سوشلسٹ ری پبلک وغیرہ) تو وہاں کا موسم بڑے اڑچن لگانے والا ہے اور اس لئے ان علاقوں کی فطری پیداوار کو ترقی دینے کے لئے مرد وہاں جاتے ہیں۔

جہاں تک یہ سوال ہے کہ محنت کہاں سے حاصل کی جائے تو سوویت یونین کے سامنے اصل مرحلہ یہ رہتا ہے کہ انسانی محنت کو قاعدے کے ساتھ مکمل طور پر استعمال میں لایا جاسکے۔ پیداوار کی قوت کو برباد کرنا سوشلسٹ سماج کی فطرت ہی کے برخلاف ہے کیونکہ سوشلسٹ سماج کا مقصد یہ ہے کہ کل سماج کی مسلسل بڑھتی ہوئی مادّی و تہذیبی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ سوویت یونین میں سوشلسٹ تعمیر نے عملی طور پر یہ کر دکھایا ہے کہ پیداوار میں جتنے ہی زیادہ لوگ حصّہ لیں گے اتنی ہی زیادہ تیزی اور قاعدے سے ہر معاشی و تہذیبی شعبہ ترقی کرے گا جس سے سب ہی لوگوں کی حالت مسلسل بہتر ہوتی جائے گی۔ واقعہ تو یہ ہے کہ سوویت یونین میں جس کی بھی عمر کام کرنے کی ہو جاتی ہے اسے کام مل جاتا ہے، سوائے بالکل چھوٹے بچوں کی ماؤں یا طالبِ علموں کے، یا وہ لوگ نوکری نہیں کرتے جو اپنی ذاتی زمین پر خود کام کرتے ہیں۔

سوویت یونین میں جس رفتار سے بلند پیمانے پر مستقل معاشی ترقی بڑھ رہی ہے اس کی وجہ سے نوکریوں کے اچھے معیار بھی مستقل ہوتے جا رہے ہیں۔ کنڈر گارٹن، پالنا گھر، دیر تک چلنے والے اسکول، دوکانیں، سماجی خدمات اور تہذیبی آسانیاں تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ تربیت یافتہ اور ٹریننگ پائے ہوئے ماہرین کی تعداد بڑھائے بغیر کوئی سماج بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا تعلیم کو بھی تیز رفتاری سے بڑھایا جا رہا ہے۔ طالب علموں کی تعداد زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔

جن شکتی کے وسائل میں وہ تمام لوگ شامل کئے جاتے ہیں جو سماجی پیداوار سے متعلق اور اس میں مصروف ہیں اور وہ لوگ بھی جو کام کر سکتے ہیں مگر نوکریاں نہیں کر رہے ہیں۔ جن کی عمریں ابھی کام کرنے کی نہیں ہوئی ہیں یا بوڑھے یا کسی طرح معذور ہوں تو ان کو جن شکتی کے وسائل میں نہیں شمار کیا جاتا۔

کام کی قوت میں عمر کی پابندی، جسمانی کیفیت کے علاوہ، سماجی معاشی حالات پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ ان میں سب سے اہم معیارِ زندگی، عام تعلیم اور ٹریننگ وغیرہ ہوتی ہیں۔ مختلف ملکوں میں کام کی قوت کے سلسلے میں عمر کی پابندی، محنت کی لیاقت اور سماجی بہبودی سے متعین کی جاتی ہے۔ سوویت یونین میں انسانی قوتِ محنت اور اس کے وسائل پر غور کرتے وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چونکہ پبلک ذرائع پیداوار کی مالک ہے لہٰذا نتیجہ کے طور پر جو سوشلسٹ نظام قائم ہوتا ہے وہ منصوبہ بند ٹریننگ اور مرد و عورت دونوں کی قوت محنت کا تحفظ کرتا ہے اور اس طرح کل سوسائٹی اور اس کے تمام اراکین کی بہبودی و فلاح بڑھتی جاتی ہے۔

اب تک سوویت یونین میں کم از کم آٹھ جماعتوں تک کی تعلیم سب کے لئے مفت اور لازمی تھی مگر اب دس سالہ تعلیم سب کے لئے لازمی اور مفت کی جا رہی ہے۔ ویسے لڑکے لڑکیاں

اگر چاہیں تو آٹھ جماعت پوری کر کے کام کر سکتے ہیں مگر ان کی عمر سولہ سال ہونی چاہیئے۔ چنانچہ بہت سے نوجوان لوگ سولہ سال کی عمر میں کام شروع نہیں کرتے بلکہ دس سالہ نصاب پورا کرتے ہیں یا کسی مخصوص ٹریننگ کے ثانوی اسکول میں جاتے ہیں۔ اگر وہ سولہ سال کی عمر میں کام کرنا بھی چاہیں تو ایک خاص سوویت قانون ہے جس کی رُو سے ان کو دن میں صرف چار سے پانچ گھنٹے تک کام کرنا ہوگا اور چھٹیاں زیادہ ملیں گی۔ ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے لڑکیوں کو اوور ٹائم یا رات کو کام کرنا منع ہے۔

عمر کی حد بندی اس قانون کے حساب سے کی گئی ہے جو سوویت کا بہت پرانا پنشن قانون ہے اور جس کی رو سے صنعتی مزدوروں، تنخواہ دار نوکریوں والوں اور اجتماعی کسانوں کو پنشن ملتی ہے۔ عورتوں کو ۵۵ اور مردوں کو ۶۰ سال کی عمر میں پنشن ملتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو لوگ پنشن لے رہے ہوں وہ کوئی نوکری نہیں کر سکتے۔ کئی قسم کے صنعتی مزدور اور تنخواہ دار نوکریوں والے کام کرتے رہ سکتے ہیں لیکن ویسے تجربے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پنشن کی عمر کو پہنچ کر مرد اور عورتیں دونوں ہی کام چھوڑ کر اپنی پنشن پر قناعت کرتے ہیں جو کہ ان کی ضرورتوں کے لئے کافی ہوتی ہے اور آرام کرتے ہیں جس کے وہ صحیح معنی میں حقدار ہوتے ہیں۔

سوویت یونین میں محنت کی قوت کے وسیع وسائل موجود ہیں جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ ۱۹۵۹ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوا تھا کہ ۱۱ کروڑ ۸۰ لاکھ لوگ کام کرنے کی عمر کے ہیں (۱۹۳۹ء میں ۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ تھے) مرد زیادہ تھے اور عورتیں کم، کیونکہ مرد عورتوں سے ۵ سال بعد ریٹائر ہوتے ہیں۔ راقم الحروف نے حساب لگایا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں کام کرنے والی عمر کی عورتوں کی تعداد، ملک کی کل عورتوں کا ۵۷ فیصدی تھی اس کے معنی یہ

ہیں کہ سوویت عورتوں میں سے زیادہ تر سماجی پیداوار میں حصّہ لے سکتی ہیں۔

عورتوں کو سماجی پیداوار میں شامل کرنے اور ان کے مردوں کے برابر حصّہ لینے سے معاشی صورتِ حال پر زبردست اثر پڑا۔ ۱۹۵۹ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۴ کروڑ ۷۶ لاکھ عورتیں قومی معاشیات میں کام کر رہی تھیں۔ یہ عدد آسٹریا، بلجیم، سوئیٹزرلینڈ، ڈنمارک، آئرلینڈ، پرتگال، فن لینڈ اور ناروے سب کی مجموعی آبادی کے برابر ہے۔ ۱۹۵۹ء میں عورتوں کی محنت کا حصّہ ۴۳ فیصدی سے بڑھ کر ۴۸ فیصدی پر پہنچ گیا۔

نیچے ایک گوشوارہ دیا جاتا ہے جو سال بہ سال، سوویت یونین کی قومی معاشیات میں عورت کی محنت کی بڑھتی ہوئی صورتِ حال آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔

گوشوارہ ۴

کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والی عورتیں

(اوسط سالانہ اعداد)

سال	فیکٹریوں اور دفتروں میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد	فیکٹریوں اور دفتروں میں کل کام کرنے والوں میں فی صد
۱۹۲۹ء	۳۱۱۸۰۰۰	۲۷
۱۹۴۰ء	۱۱۹۷۸۰۰۰	۳۸
۱۹۵۰ء	۱۸۳۹۷۰۰۰	۴۷
۱۹۵۵ء	۲۱۶۷۴۰۰۰	۴۵
۱۹۶۰ء	۲۹۳۰۰۰۰۰	۴۷
۱۹۶۵ء	۳۷۵۰۰۰۰۰	۴۹

اس گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۴۰ء ہی سے، سوویت معاشیات میں' فیکٹریوں اور دفتروں میں تقریباً ایک تہائی عورتیں کام کررہی تھیں۔ دوسری عالمی جنگ کے زمانے میں، کام کرنے والی عورتوں کی تعداد اور تیزی سے بڑھی اور ۱۹۴۵ء تک تمام صنعتی اور دفتری کام کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد آدھی ہوگئی۔

اگرچہ جنگ کے بعد، فوج سے فرصت پائے ہوئے مرد کثیر تعداد میں پیداوار کے ہر حصّے میں شامل ہوگئے' مگر قومی معاشیات میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد بڑھتی رہی۔

سوویت ریاست کو برسرِ اقتدار آنے کے پہلے ہی چند برسوں میں زارشاہی روس کے دور دراز اضلاع میں عورتوں کو آزاد کرانے کے شدید مسائل سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ خاص کر مرکزی ایشیا، قزاخستان اور قفقاز پار کے علاقوں میں یہ جدوجہد بڑی سخت تھی کیونکہ وہاں عورتوں کی حالت خاص کر ناگفتہ بہ تھی۔ دوچار کے علاوہ سب ہی عورتیں جاہل تھیں، اقتصادی حیثیت سے وہ بالکل اپنے خاندان کے مردوں کی محتاج تھیں حالانکہ وہ مردوں کے برابر محنت کرتی تھیں۔ اُنھیں گرہستی کا سارا جنجال سنبھالنا اور کھیتوں کا کام بھی کرنا ہوتا تھا وہ قالین بُننے کی بھی بڑی ماہر ہوا کرتی تھیں اور ان کے بُنے ہوئے قالین دُنیا بھر میں مشہور ہوتے تھے، ننھی ننھی بچیوں کو شروع ہی سے قالین بننے میں جٹا دیا جاتا تھا اور وہ رات دن مشقت کرتی تھیں۔

نو دس سال کی عمر سے لڑکیوں کو پرانجہ پہننا پڑتا تھا۔ یہ بھورے

یا گہرے نیلے رنگ کا لمبا سا فرغل ایسا ہوتا تھا، آستینیں چست اور پیچھے سے بندھا ہوا جو
سر اور پورے جسم کو ڈھک لیتا تھا، چہرے پر گھوڑے کے بالوں کی بنی ہوئی نقاب پڑی
ہوتی تھی۔ انقلاب سے پہلے "پرانجہ" عورت کی ذلت اور خواری کی ایک علامت تھا۔
جب وہ گھر سے باہر نکلتی تو چہرہ چھپائے رکھتی، کمسن لڑکیوں کی شادی ایک خرید و فروخت
تھی جس کے بعد وہ اپنے شوہر کی جائداد بن جاتی تھیں ۔ ان تمام حالات کے دیکھتے،
ان دور دراز اضلاع میں عورت کو آزاد کرانا، اسے سماجی محنت کے دائرے میں لانا،
اسے سوشلزم کا عملی معمار بنا کر معاشی حیثیت سے خود مختار کر دینا یہ ایک نہایت
دشوار اور مشکل کام تھا۔ سوویت ریاست نے اس کام کو حیرت انگیز نتائج کے
ساتھ انجام تک پہنچایا۔

سماجی محنت نے سوویت مشرق کی عورت کو معاشی حیثیت سے
خود مختار کیا اور اسے مرد کے برابر درجہ عطا کیا۔ جب عورت خود مختار ہوئی تو ان
مذہبی اجارہ داریوں، خاندانی روایات اور فرسودہ ریت رسموں کا قلع قمع ہو گیا
جو عورتوں کو قرنوں سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھیں۔

آج ازبیکستان، قزاخستان، جارجیا، آرمینیا، آذربائیجان،
تاجیکستان، ترکمانیہ اور قرغیزیہ وغیرہ کی لاکھوں عورتیں، قومی معاشیات، سائنس
اور تہذیب کے مختلف میدانوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ گوشوارہ
۵ سے ظاہر ہوگا کہ سماجی پیداوار میں سوویت عورت کا حصّہ کس طرح بڑھتا
جا رہا ہے۔

گوشوارہ ۵

صنعتی و دفتری کام کرنے والی عورتیں

یونین ری پبلکوں کے کُل کام کرنے والوں میں عورتوں کا فیصد حصّہ

	۱۹۳۸ء	۱۹۵۰ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۵ء
سوویت یونین	۳۰	۴۷	۴۷	۴۹
روسی وفاق	۳۲	۵۰	۵۰	۵۱
یوکرینین سوویت سوشلسٹ ری پبلک	۲۸	۴۳	۴۵	۴۸
بیلوروس 〃 〃 〃	۲۸	۴۵	۴۹	۵۱
ازبیک 〃 〃 〃	۲۷	۴۰	۳۹	۴۱
قزاخ 〃 〃 〃	۲۰	۳۹	۳۸	۴۲
جارجیائی 〃 〃 〃	۲۵	۴۱	۴۰	۴۲
آذربائیجان 〃 〃 〃	۲۴	۴۰	۳۸	۳۹
لتھوانیائی 〃 〃 〃	-	۳۸	۴۳	۴۷
مولداویائی 〃 〃 〃	-	۳۸	۴۳	۴۷
لاتویائی 〃 〃 〃	-	۴۵	۴۸	۵۱
قرغیز 〃 〃 〃	۲۱	۴۳	۴۱	۴۴
تاجیک 〃 〃 〃	۲۳	۳۹	۳۶	۳۷
آرمینیائی 〃 〃 〃	۲۱	۳۹	۳۸	۴۰
ترکمان 〃 〃 〃	۱۹	۴۰	۳۷	۳۹
ایستونیائی 〃 〃 〃	-	۴۷	۵۱	۵۳

یہ تبدیلیاں اس لئے ممکن ہوسکیں کہ حالات و ماحول ایسا بنا دیا گیا کہ جس میں تمام یونین ری پبلکوں کی عورتوں کے لئے قومی معاشیات کے مختلف شعبوں میں کام کرنا ممکن ہوگیا۔ اب بھی سماجی پیداوار میں عورتوں کی شرکت کو اور زیادہ بڑھانے کے امکانات باقی ہیں اور اس سلسلے میں برابر کوششیں جاری ہیں۔

گھریلو کام مثلاً بُنائی، سینا پرونا، کھانا پکانا، مویشی اور مرغیوں کی دیکھ بھال، سبزیاں اُگانا بھی ایسی محنت ہے جو پیداوار کرتی ہے اور قومی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔ درحقیقت کسی کارخانے یا فیکٹری میں بھی وقت تو اتنا ہی لگتا ہے جتنا ان کاموں میں لگتا ہے۔

مگر ایک نمایاں فرق ہے اور وہ یہ کہ گھریلو محنت میں سماجی محنت کے بمقابلے پیداوار کم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گھریلو کاموں میں جھنجھٹ بہت ہے اور کئی قسم کے کام بیک وقت کرنے پڑتے ہیں، مشینوں سے مدد نہ ملنے کی وجہ سے محنت بھی زیادہ بیٹھتی ہے۔ پھر بھی سوویت ریاست کا خیال ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ساری عورتوں کو سماجی پیداوار میں سمو لیا جائے۔ ابھی تک پیداواری قوتوں کی سطح ایسی ہے کہ گھریلو اور چھوٹی چھوٹی معاشی پیداواروں کا کام آبادی کے کچھ حصے کے لئے ضروری ہے۔ ساتھ ہی گھریلو محنت کو آسان تر بنانے اور اس سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے میں تیزی سے آسانیاں مہیا کی جا رہی ہیں۔ اس کا بھی یہ نتیجہ ہوگا کہ عورتیں گھریلو کاموں کی مشقت سے آزاد تر ہوں گی اور سماجی پیداوار میں حصہ لے سکیں گی۔

ان آسانیوں کے مہیا کرنے کی جو صورتیں ہیں ان کا آخری نتیجہ یہ نکلے گا کہ خاندان کی روزانہ کی خدمات سماجی خدمات کے ذریعے پوری کی جائیں گی، اور پھر ذاتی کفالت کی ضرورت نہیں رہے گی۔

۱۹۵۹ء کی مردم شماری کے مطابق جتنی عورتیں اپنی گرہستی کا کام کر رہی تھیں یا چھوٹے موٹے کام سرانجام دے رہی تھیں ان میں سے ۵۶ فیصدی صرف گرہستن عورتیں تھیں۔

سماجی پیداوار میں زیادہ عورتوں کو شریک کرنے کے امکانات ان ۴۸ لاکھ عورتوں کے متعلق ہیں جن کے بچے ۱۴ سال سے کم عمر کے ہیں ایسے ادارے بنائے جا رہے ہیں جن میں بچے اسکول جانے سے پہلے جا سکیں اور ایسے بھی جہاں بچے اسکول کے وقت کے بعد بھی ٹھہر سکیں۔ ان اسکولوں کے قائم ہونے سے زیادہ تر گرہستن عورتوں کے لئے کام پر جانا ممکن ہو سکے گا۔

گرہستن عورتوں کو سماجی پیداوار میں شریک کرنے کے موضوع پر اس وقت سائنسی علمی طور پر غور کیا جا رہا ہے۔

نواسی برسک میں ایک تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ جو عورتیں گرہستی چلا رہی تھیں یا مزید آمدنی کے لئے چھوٹے موٹے کام کر رہی تھیں ان میں سے ۶۲ فیصد کی عمریں ۱۶ اور ۴۴ کے درمیان تھیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ گروہ محنت کا ایک کافی بڑا خزانہ اور وسیع تھا۔ ان عورتوں کی تعلیمی سطح گوشوارہ ۶ میں دکھائی جاتی ہے۔

گوشوارہ ۶

نواسی برسک میں گرہستن عورتوں کی تعلیمی سطح

اعلیٰ تعلیم	۳ ، ۱
نامکمل اعلیٰ تعلیم	۱ ، ۱
خصوصی ثانوی تعلیم	۳ ، ۳
عام ثانوی تعلیم	۱۵ ، ۷
۷ تا ۹ جماعت	۳۶ ، ۵
۴ تا ۶ جماعت	۳۲ ، ۱
چوتھی جماعت سے کم	۸ ، ۲
میزان	۱۰۰ ، ۰

تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان عورتوں میں سے ۸ ، ۳۰ فیصدی انجینیر ٹیکنیکل کام کرنے والیاں اور دفتروں میں کام کرنے والیاں تھیں ۔ ۴۲ فیصدی ٹریننگ پائی ہوئی ماہر مزدور تھیں ۔ اپنی نوکریوں سے الگ ہونے سے پہلے ان میں سے زیادہ تر نے کسی نہ کسی صنعت میں کام کیا تھا ۔ صرف ۱۰ فیصدی ایسی تھیں جنہوں نے کبھی کوئی نوکری نہیں کی ۔

سوویت ریاست کوشش کر رہی ہے کہ عورتوں کے کام کرنے میں جو کچھ رکاوٹیں ہیں ان کو دور کیا جائے ۔ واضح رہے کہ نواسی برسک میں زیادہ تر گرہستن عورتوں کو اس لئے گھر پر رہنے کی مجبوری تھی کہ بچوں کے لئے اسکول جانے سے پہلے کی عمر کے واسطے کافی اسکول نہیں تھے ۔ حالانکہ شہر بھر میں پالنا گھر اور کنڈر گارٹن بھرے پڑے تھے ۔ کچھ غیر اہم اور معمولی وجوہ بھی تھیں مثلاً ٹریننگ اور مہارت کے مطابق کام نہ ملنا (جو ایک فیصدی تھا) کام کی جگہ کا گھر سے دور ہونا (۲ ، ۰ فیصدی) اور تنخواہ سے بے اطمینانی وغیرہ ۔

سماجی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گرہستن عورتوں کی آدھی تعداد اس لئے کام نہیں کرتی کہ بچے اسکول جانے کی عمر سے چھوٹے ہوتے ہیں یا شروع شروع اسکول جاتے ہیں تو ان کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے۔ ایسی عورتیں زیادہ تر ۲۰ اور ۳۰ سال کے درمیان ہوتی ہیں۔ اس سے کم عمر یا زیادہ عمر کی عورتوں کے لئے اتنی دشواری نہیں ہوتی، اور ۴۵ سال سے اوپر کی عورتوں کے لئے اور کم مشکل ہوتی ہے۔

چھوٹے شہروں میں بہت سی عورتیں اپنے خاندان کے کام کرنے والے لوگوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں یا پھر چھوٹے موٹے کام کر کے مزید آمدنی پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹے شہروں میں، پسندیدہ شعبوں میں کام ملنے کی کمی اور کام کی جگہ سے گھروں کے فاصلے کی شکایت، بڑے شہروں کے بمقابلے زیادہ پائی گئی ہے۔

زیادہ سے زیادہ تعداد میں گرہستن عورتوں کو سماجی پیداوار میں شریک کرنے کے اقدامات دسیع قومی پیمانے پر کئے جا رہے ہیں جن میں سب سے اولین مقام اس امر کو حاصل ہے کہ پیداواری قوت کو فی الجملہ دسیع تر کیا جائے۔ اجتماعی فارموں کی پیداوار کو بڑھا کر کھانے پینے کی چیزوں میں اضافہ ہو، تہذیبی آسانیاں تیزی سے دسیع تر کی جائیں اور اسی طرح سماجی خدمات اور بچوں کے لئے اسکول جانے سے پہلے کے ادارے قائم کئے جائیں اور بچوں کی دلچسپیوں اور تربیت کے ادارے اور تنظیمیں قائم کی جائیں۔

ان اقدامات سے بہت اچھے نتیجے نکلے ہیں۔ آج گرہستن عورتیں، شہر میں کام کرنے والی عمر کے لوگوں کا ۱۳ فیصدی حصہ ہیں جب کہ ۱۹۲۸ء میں ۲۸ فیصدی تھیں اور یہ تناسب بتدریج کم ہوتا جا رہا ہے۔

خلاصہ کے طور پر حسب ذیل باتیں کہی جا سکتی ہیں۔

موجودہ شرحِ پیدائش سوویت آبادی کو بڑھانے کے لئے کافی ہے۔ آبادی کے اعداد و شمار اور سماجی معاشی کیفیات کے اثرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی آبادی کی صورتِ حال جس طرح کی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اور زیادہ لوگ سماجی پیداوار میں شریک ہو سکیں گے جیسا کہ قومی معاشیات کے تمام شعبوں کے منصوبہ بند ارتقار کے مطابق طے کیا گیا ہے۔ سوویت یونین میں بے روزگاری کا نام نشان نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی مرضی اور مہارت و تربیت کے مطابق کسی بھی قومی معاشی، سائنسی یا تہذیبی پیداوار میں کام پا سکتا ہے۔

سوویت اقتدار کے پورے دور میں عورتیں بڑے جوش و خروش کے ساتھ مردوں کے برابر، سماجی پیداوار میں حصّہ لیتی رہی ہیں۔ انھوں نے پیداوار کی نشوونما اور ترقی، سائنس اور تہذیب کے میدانوں میں بڑا اہم رول ادا کیا ہے۔ سوویت عورت کے لئے محنت کرنا، صرف اپنی کفالت کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اپنے وقار کا ثبوت دینا اور اپنی معاشی سیاسی اور سماجی برابری کا استحکام ہے۔ یہ اس کے لئے فخر و ناز کا باعث ہے۔

چونکہ تہذیبی ترقی اور سماجی بہبودی ابھی پوری طرح نہیں ہوئی ہے اسی وجہ سے کافی عورتیں ابھی تک گرہستی کے جنجال میں پھنسی ہوئی ہیں مگر گھریلو کاموں کو انجام دینے کے لئے مشینیں بن رہی ہیں، سماجی خدمات تیزی سے بڑھ رہی ہیں، اور ان سہولتوں کے بعد پورا امکان ہے کہ رفتہ رفتہ عورتیں اور زیادہ تعداد میں نوکریاں سنبھال سکیں گی۔

عورتوں کی محنت کی سیکٹروار تقسیم اور اس کی تخصیص تربیت کی سطح

سوویت حکومت نے عورت کی محنت کو کام میں لانے کے لئے انتہا سے زیادہ تبدیلیاں کی ہیں۔ یہ تبدیلیاں خاص کر شعبوں کی تقسیم اور کام کرنے والی عورتوں کی ٹریننگ کی سطح پر نظر آتی ہیں، اور ظاہر ہے کہ ان کو ملک کی معاشی ترقی اور خاص کر صنعت سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

پچاس سال میں معاشی حیثیت سے پچھڑا ہوا ملک ایک زبردست صنعتی ریاست بن گیا۔ ایسی بے شمار صنعتیں سامنے آگئیں جن کے متعلق کبھی سُنا تک نہ گیا تھا، سائنس، طبی امداد اور تعلیم وسیع پیمانے پر پھیل گئیں۔ ۱۹۶۶ء میں ملک کی پیداوار، ۱۹۱۳ء کے بمقابلے ۴۳ ۲۱۳ فیصدی اور قومی آمدنی ۴۳۱ ۳ فیصدی ہو گئی۔ قومی معاشیات کے کل شعبوں میں بنیادی پیداواروں کی قیمتیں ۳۲ ۴ ۱ فیصدی ہو گئیں۔

سوویت یونین میں سوشلزم کی فتح سے ایک ایسا معاشی ڈھانچہ تیار ہوا جس نے مختلف شعبوں میں انسانی محنت کی تقسیم میں بے حد تبدیلی پیدا کی۔ اسی کے تحت عورت کی محنت بھی آتی ہے۔

ہم آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ انقلاب سے پہلے، کام کرنے والی عورتوں

میں سے ۸۰ فیصدی نوکرانیاں، ملازمائیں یا پھر کھیتوں پر مدد کرنے والیاں تھیں۔ ۱۳ فیصدی صنعتوں میں یا تعمیرات وغیرہ پر کام کرتی تھیں اور صرف ۴ فیصدی تعلیم یا طبّی شعبوں میں تھیں۔

۱۹۶۱ء میں، کام کرنے والی کل عورتوں کی ۸۴ فیصدی تعداد صنعتوں، تعمیرات، ٹرانسپورٹ، تجارت، تعلیم، صحتِ عامّہ اور سرکاری دفتروں میں تھی۔

ملک کو صنعتی بنانے کے لئے لاکھوں ہی مردوں، عورتوں کی ضرورت تھی۔ بنیادی اثاثوں کی ترقی، ہزاروں نئی مہموں کی تعمیر، پرانی صنعتوں کو از سرِ نو بنانا اور پھیلانا، ٹیکنیکل ترقی اور رفتہ رفتہ مسلسل بڑھتی ہوئی پیداوار وغیرہ اہم امور تھے کہ جن کی وجہ سے صنعتوں میں عورتوں کی شرکت برابر بڑھتی گئی۔ نوکریوں اور پیداوار کے دوسرے میدانوں میں بھی، ان ہی امور نے عورت کی محنت کے استعمال پر فیصلہ کن اثر کیا۔

آج ایک کروڑ ۲۰ لاکھ عورتیں (جو باقاعدہ تنخواہ پانے والی کل عورتوں کا تقریباً ایک تہائی حِصّہ ہے) صنعتوں میں لگی ہوئی ہیں۔ یہ تعداد قومی پیداوار کے کسی بھی شعبے سے زیادہ ہے۔ ۱۹۲۹ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان، صنعتوں میں عورت کی محنت دس گُنا سے زیادہ بڑھ چکی ہے۔

مردوں کی محنت کے بمقابلے، کام کرنے والی عورتوں کی محنت کا استعمال اور ان کی تعداد زیادہ بڑھی ہے اور اس سے ایک نمایاں فرق یہ نظر آتا ہے کہ صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ ۱۹۲۹ء کے ۲۶ فیصدی کے بجائے ۱۹۶۶ء میں ۴۷ فیصدی۔ یہ امر اس بات کا بھی کھلا ثبوت ہے کہ سوویت صنعتی ترقی

ہیں عورتوں کا کتنا اہم حصہ ہے۔ ربر کی صنعت کے علاوہ ہر صنعت میں عورتوں کی تعداد بڑھی ہے۔ ویسے ظاہر ہے کہ ہر صنعت کے اعداد علیحدہ ہیں۔

گوشوارہ ۷

بعض صنعتوں میں سال بہ سال کام کرنے والی عورتوں کی فیصدی تعداد

	۱۹۳۲ء	۱۹۴۰ء	۱۹۶۱ء
لوہے اور فولاد کی صنعت	۱۸٫۷	۲۵٫۲	۲۹٫۴
تیل صاف کرنے کی صنعت	۱۷٫۷	۳۱٫۵	۳۸٫۱
کاغذ سازی کی صنعت	۲۸٫۹	۴۹٫۲	۴۳٫۹
سیمنٹ کی صنعت	۲۱٫۹	۲۸٫۶	۳۶٫۸

گوشوارہ ۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب سے پہلے جن صنعتوں کے زیادہ تر دروازے عورتوں پر بند تھے اور جن میں اچھی تنخواہیں ملتی ہیں، اب وہاں عورتوں کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے۔ پیداوار کے سلسلے میں اب وسیع پیمانے پر معمولی اور خود کار مشینوں کا استعمال بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ان صنعتوں میں شدید جسمانی محنت کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے، کام کرنے کی جگہوں، کارخانوں وغیرہ میں صفائی بہتر ہے، مضرِ صحت ماحول ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اور بھی بہت سی صنعتوں میں عورتیں شریک ہو گئی ہیں۔

صنعتوں میں عورتوں کی محنت کی تقسیم پر مخصوص تاریخی امور کا بھی اثر پڑا۔ کتائی اور بنائی کی صنعت میں مشینوں کے آتے ہی عورتیں سب سے پہلے شریک ہوئیں۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہ کام، گھروں میں بُنائی کتائی سے ملتا جلتا تھا جو کہ عورتیں ہی کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ سوتی ملوں اور سلے سلائے کپڑوں کی صنعت میں عورتیں ۱۹۱۳ء میں بھی ۵۵،۷ فیصدی تھیں اور ۱۹۵۹ء میں یہ تعداد ۸۰،۵ پر پہنچ گئی۔ اس کام کے لئے عورتیں یوں بھی موزوں ہیں کہ اس میں انگلیوں کی تیزی اور پھرتی کا کام ہے۔ مثلاً کتائی کی ملوں میں جہاں کام کا زیادہ وقت ٹوٹے ہوئے دھاگے جوڑنے میں صرف ہوتا ہے وہاں عورتیں کام کی قوت کا ۹۸،۶ حصہ ہیں۔ اسی طرح کی کیفیت گھڑی سازی کی صنعت کی بھی ہے جہاں پُرزے فٹ کرنے والوں میں ۸۱،۷ فیصدی عورتیں ہیں۔

ٹیکنیکل ترقی اور عورتوں کے کام کرنے کے دائرے وسیع تر ہونے سے، قومی معاشیات کے مختلف شعبوں میں عورتوں کی محنت کا تناسب بدلتا جا رہا ہے۔ انقلاب سے قبل کے روس میں صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں میں سے ۶۳،۱ فیصدی سوتی ملوں اور سلے سلائے کپڑوں کی صنعت میں کام کرتی تھیں اور انجینئرنگ اور دھات کے کام میں صرف ۲،۴ فیصدی تھیں۔ یکم جنوری ۱۹۶۲ء تک زیادہ تر محنت کش عورتیں، انجینئرنگ، دھات، سیمنٹ، کاغذ، لکڑی اور بجلی کی صنعتوں میں کام کر رہی تھیں۔ مقابلہ کرنے کے لئے یوں سمجھئے کہ صنعتوں میں کل کام کرنے والی عورتوں کا ۲۷،۵ فیصدی حصہ انجینئرنگ اور دھات کار صنعت میں اور ۲۵،۳ فیصدی حصہ سوتی ملوں اور لباس کی صنعت میں تھا۔

عورتوں کے کام کرنے کا دائرہ اس لئے بھی وسیع تر ہو سکا کہ سوویت ریاست نے تعلیم اور پیشے کی تربیت کے سلسلے میں وسیع کام کیا۔ آج ہر عورت اپنے کام

دھندے کی قسم انتخاب کرنے کے لئے مکمل طور پر آزاد ہے، عورتوں میں ماہر مزدور عورتیں ہیں، دفتروں میں کام کرنے والیاں، ٹریننگ یافتہ انجینئر اور مختلف قسم کے ٹیکنیکل کام کرنے والیاں اور یہ سب ہی مردوں کے برابر درجہ رکھتے ہوئے، تقریباً تمام ہی صنعتوں میں کام کر رہی ہیں۔

ٹیکنیکل ترقی ہونے کی وجہ سے عورتیں ایسی صنعتوں اور پیشوں کو بھی اختیار کر سکتی ہیں جو پہلے ان کے لئے مضر صحت تھے۔ ویسے مختلف صنعتوں، پیشوں اور دھندوں میں ٹیکنیکل ترقی کی رفتار علیحدہ علیحدہ ہے اور بعض کام اب بھی ایسے ہیں جو محنتِ شاقہ چاہتے ہیں۔ عورتوں کو ایسی نوکریوں سے روکا تو نہیں جاتا مگر یہ خیال ضرور رکھا جاتا ہے کہ ان کی صحت پر بار نہ پڑے اور سوویت ریاست یہ دھیان رکھتی ہے کہ ایسے مقامات پر کام کرنے اور یہ مشکل کام انجام دینے والی عورتوں کو زیادہ سے زیادہ اچھا ماحول ملے۔ ہر جگہ ٹیکنیکل ایجادیں سب سے پہلے اسی لئے لگائی جاتی ہیں کہ عورتوں کو کام میں سہولت ہو۔

کیا یہ آسان تر بات نہ ہوگی کہ عورتوں پر اس قسم کے کام کی پابندی ہی لگا دی جائے؟ مگر پھر ایسی پابندی عورتوں کے کام کرنے کے میدان کو محدود کر دے گی۔ اس کے علاوہ زیادہ محنت طلب کاموں کی تنخواہ بھی ہلکے کاموں کے بمقابلے زیادہ ہوتی ہے، پابندی لگانا عورتوں کو زیادہ تنخواہ پانے کے وسیلے سے محروم کرنا ہوگا۔ بہرکیف سوویت ریاست برابر منتظمین پر یہ نگرانی رکھتی ہے کہ ایسے کام جہاں کئے جائیں وہاں حالات بہتر سے بہتر فراہم ہوں اور جدید ترین سائنسی اور ٹیکنیکل ذرائع کا استعمال کیا جائے۔

سوشلزم کا ایک فطری عنصر ہے کہ صنعتی ترقی مسلسل اور بلند تر ہوتی جائے۔

مگر ایسا ہونے کے لئے مسلسل انسانی قوت کے بروئے کار آنے کی ضرورت ہے۔ نتیجے کے طور پر اگر زیادہ سے زیادہ عورتوں کی تعداد بھی کام کی طلبگار ہو تو بھی کوئی مسئلہ یا مشکل درپیش نہیں آتی۔ مستقبل قریب میں مختلف صنعتوں میں، عورتوں کی محنت کے استعمال کے لئے بنیادی اصول متعین کرنے کے واسطے، سوویت ریاست ان تاریخی حالات کا جائزہ لیتی ہے جو عورتوں کے کام میں لگنے سے متعلق ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان صنعتوں کی ترقی کے منصوبوں اور ٹیکنیکل ذرائع کے رجحانات پر بھی غور کرتی ہے۔

سوویت یونین میں بھاری صنعتوں کو اولین مقام حاصل ہے۔ اس میں عورتیں برابر عملی حصہ لیتی رہیں گی، ٹیکنیکل ترقی سے عورتوں کو نئے نئے پیشوں اور کاموں کے ایک وسیع میدان تک پہنچنے میں مدد ملتی رہے گی۔

جن ہلکی اور دوسری صنعتوں میں عورتوں کی تعداد بہت ہی زیادہ، وہ اور زیادہ عورتوں کو اپنے یہاں لیتی رہیں گی۔ البتہ جن پیشوں میں انگلیوں کی تیزی اور پھرتی درکار ہے وہاں عجیب عجیب باتیں ممکن ہیں، مثلاً ٹیکنیکل ترقی ان کاموں کو "عورتوں" کے کاروبار کی فہرست سے خارج کر دے گی، مرد عورتیں کتائی و بنائی کی صنعت میں برابر سے رکھے جائیں گے۔ بہرکیف عورتیں اپنے لئے کام انتخاب کرتے وقت کوئی کمی محسوس نہیں کریں گی۔

جیسے جیسے سوویت صنعتیں ترقی کرتی جائیں گی، انجینیروں اور ٹیکنیکل کام کرنیوالوں کی ضرورت بڑھتی جائے گی اور اعلیٰ یا ثانوی تعلیم یافتہ، ٹریننگ حاصل کئے ہوئے لوگوں کا پرا بڑھتا جائے گا۔ صنعتی مہموں اور تعلیمی اداروں میں ابھی سے منصوبے بن رہے ہیں کہ

اس ضمن میں عورتوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ سوویت یونین میں کمیونزم کی مکمل تعمیر کے لئے ایک ضروری امر یہ بھی خیال کیا جا رہا ہے کہ پیداوار کے ہر شعبے میں ماہرین کی کل تعداد میں عورتوں کا حصّہ بڑھایا جائے۔

بھاری صنعتوں کے بعد زراعت کا درجہ ہے۔ سوشلزم کی بدولت زراعت کا سماجی ڈھانچہ اور ٹیکنیکل آلات و اوزار بے انتہا تبدیل ہو گئے ہیں۔ سوویت عوام کی زندگی کی مادّی و تہذیبی سطح کا معیار بہت کچھ زراعت پر منحصر ہے ۔۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ عورتیں زراعت کی پیداوار میں کتنا حصّہ لیتی ہیں۔

سوویت زراعت کی بنیاد جن اصولوں پر رکھی گئی ہے وہ مغربی ممالک سے بالکل مختلف ہیں۔ سوویت دیہات میں دو سماجی معاشی صورتیں سامنے آئی ہیں ۔۔ ریاستی فارم جہاں زمین ریاست کی ہے اور اجتماعی فارم جو اجتماعی جائداد کی صورت رکھتے ہیں۔

۱۹۶۶ء میں ۱۲,۲۰۰ ریاستی اور ۳۷,۱۰۰ اجتماعی فارم تھے۔

ریاستی فارم گویا بڑے بڑے زراعتی ادارے ہیں جو ریاستی ملکیت ہیں اور بنیادی طور پر مخصوص "فیکٹریاں" ہیں جو زراعتی پیداوار کرتی ہیں۔ یہ ریاستی فارم اناج، چینی کے لئے چقندر، آلو، کپاس، تمباکو، چائے اور لیموں سنترے کی قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں، دودھ اور اس سے متعلق چیزیں اور گوشت پیدا کرتے ہیں، سور، بھیڑیں، قراقلی بھیڑیں پالتے اور مرغیاں رکھتے ہیں۔ ۱۹۱۷ء کے اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد، جو زمینیں ضبط کی گئیں ان کا بیشتر حصّہ کسانوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا مگر زمینوں سے متعلق فرمان میں یہ تصور کیا گیا تھا کہ جن زمینوں کا تعلق ترقی یافتہ معاشیات سے ہے وہ ریاست کو یا کمیونوں کو دی جائیں گی۔

ریاستی فارموں سے سودیت کسانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ ایسے بڑے بڑے فارم کتنے فائدہ مند ہیں جو پبلک کی جائداد ہوں اور ان پر مشینوں سے کام اور اجتماعی محنت ہو۔ چنانچہ اس سے کسانوں کو اجتماعی فارم قائم کرنے اور ان میں اجتماعی پیداوار کو ترقی دینے کا حوصلہ اور یقین پیدا ہوا۔ اجتماعی فارم بڑے بڑے فارم ہوتے ہیں جن میں اعلیٰ پیمانے کی مشینوں سے کام لیا جاتا ہے اور یہ فارم اپنی مرضی سے قائم کئے جاتے ہیں جنھیں محنت کش کسان قائم کرتے ہیں۔ زمین جو زراعت میں پیداوار کی بنیاد اور ذریعہ ہے، ریاست کی ہوتی ہے مگر وہ اجتماعی فارموں کے لئے برابر مفت دی جاتی ہے۔ اجتماعی فارم جس طرح چاہیں زمین کو استعمال کر سکتے ہیں مگر وہ اسے خرید و فروخت نہیں کر سکتے، لگان پر بھی نہیں دے سکتے اور رہن بھی نہیں رکھ سکتے۔ جو کچھ پیداوار ہوتی ہے وہ سب اجتماعی فارم کی جائداد ہوتی ہے۔ اجتماعی فارم، کسانوں کے ذاتی فائدے کو قومی فائدے کے ساتھ متحد کرتے ہیں اور اس طرح ہر کسان قومی پیداوار کو بڑھانے میں ذاتی دلچسپی لیتا اور محنت کرتا ہے۔

ریاستی و اجتماعی فارموں نے سوشلسٹ معاشی ترقی میں بڑا اہم رول ادا کیا ہے۔ زراعتی پیداوار کی ترقی ذیل میں دئے ہوئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتی ہے جس میں کئی پنجسالہ منصوبوں کی، سالانہ اوسط پیداوار دکھائی گئی ہے۔

کل زراعتی پیداوار (قابلِ موازنہ قیمت ارب روبل میں)	۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۸ء	۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۰ء	۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۰ء	۱۹۵۶ء تا ۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۵ء
	۲۲٫۰	۲۳٫۵	۲۷٫۳	۴۶٫۷	۵۲٫۳

فی الجملہ سودیت یونین میں، فارموں کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً ڈھائی گنی

بڑھی ہے۔

سوویت صنعت کے بڑھنے سے ریاستی واجتماعی فارموں کی مشین بندی کی سطح بلند ہوتے جانے کا یقین ہے۔ ۱۹۶۶ء کے آخر تک سوویت زراعت کے پاس ۱۶۶۰۰۰۰ ٹریکٹر اور فصل کاٹنے، اناج صاف کرنے کے لئے ۵۳۱۰۰۰ کمبائن تھے۔ ۱۹۶۶ء میں زراعت کے لئے بجلی کا استعمال، قبل انقلاب کے روس سے، دس گنا زیادہ تھا اور پیداوار کے سلسلے میں بجلی کی مدد اور استعمال دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔

زراعت کے سلسلے میں جتنے ترقی پسندانہ اقدامات کئے گئے ہیں ان میں عورتوں نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اجتماعیت کی تحریک میں انھوں نے عملی طور پر کام کیا۔ کام کے لئے ترقی یافتہ طریقوں کے استعمال میں انھوں نے وسیع پیمانے پر اپنی خوش تدبیریاں دکھائیں، سب سے پہلے آگے بڑھ کر قدم اُٹھائے اور پیداوار کو جدید طریقوں سے منظم کرنے میں مدد کی۔ آج لاکھوں عورتیں اجتماعی فارموں کا انتظام کرتی ہیں، جانوروں مویشیوں کا شعبہ سنبھالتی پیداوار کے لئے ٹولیاں اور گروہ منظم کرتی ہیں۔ ریاستی فارموں پر بھی ان کو ذمہ دارانہ منصب حاصل ہیں۔

قومی معاشیات کی مختلف شاخوں میں سے، زراعت میں سب سے زیادہ عورتیں کام کر رہی ہیں۔ ۱۹۵۹ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی تعداد ۲ کروڑ ۸ لاکھ تھی۔ ان میں سے زیادہ تر اجتماعی فارموں پر ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں کُل کام کرنے کی عمر کے اجتماعی کسانوں میں سے ۵۵ فیصدی عورتیں تھیں۔

اجتماعی فارموں پر کام کرنے والی عورتوں کے حساب سے یونین ری پبلکوں کو

چار قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ پہلا گروہ ہے جس میں کام سے لگے ہوئے تمام کسانوں میں سے عورتیں ۵۰ فیصدی سے کم ہیں۔ اس میں دو ری پبلک ہیں:

تاجیک	سوویت سوشلسٹ ری پبلک	۴۸	فیصدی
قزاخ	″ ″ ″	۴۹	فیصدی

دوسرے گروہ میں ۵۰ فیصدی ہیں۔ اس میں ایک ری پبلک ہے:

قرغیز سوویت سوشلسٹ ری پبلک۔

تیسرے گروہ میں ۵۱ سے ۵۴ فیصدی ہیں۔ اس میں ۹ ری پبلک ہیں:

آرمینیائی	سوویت سوشلسٹ ری پبلک	۵۱	فیصدی
جارجیائی	″ ″ ″	۵۱	″
ازبیک	″ ″ ″	۵۲	″
لتھوانیائی	″ ″ ″	۵۲	″
ترکمان	″ ″ ″	۵۲	″
آذربائیجان	″ ″ ″	۵۳	″
مولداویائی	″ ″ ″	۵۳	″
استونیائی	″ ″ ″	۵۳	″
روسی وفاق	″ ″ ″	۵۴	″

چوتھا گروہ ایسا ہے جس میں ۵۵ فیصدی اور اس سے زیادہ ہیں اس میں تین ری پبلک ہیں:

لاتویائی	سوویت سوشلسٹ ری پبلک	۵۵ فیصدی
بیلوروسی	〃 〃 〃	۵۶ 〃
یوکرینی	〃 〃 〃	۵۷ 〃

جن اجتماعی فارموں پر سب سے کم عورتیں ہیں (تاجیک ری پبلک میں ۴۸ فیصدی) اور جن میں سب سے زیادہ عورتیں ہیں (۵۷ فیصدی یوکرینی ری پبلک میں) ان کے درمیان ۹ فیصدی کا فرق ہے۔ اس بڑے فرق کے کئی اسباب و حالات ہیں۔ مثلاً دیہاتی باشندوں کا تناسب، دیہاتی آبادی میں عورتوں کی فیصدی تعداد اور کام کرنے والی عورتوں کا اپنی ذاتی زمین کے ٹکڑے پر کام کرنا وغیرہ۔ یہ تمام اسباب کوئی ایسے اہم نہیں ہیں۔

دراصل اجتماعی فارموں پر عورتوں کے کام کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کے لیے یہ دیکھنا چاہیئے کہ زراعتی پیداوار میں ان کا کتنا حصّہ ہے اور وہ کام کے کتنے گھنٹے اس پر صرف کرتی ہیں۔ جو کچھ اعداد و شمار ملتے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اجتماعی فارموں پر عورت کی محنت برابر بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے کام کی خوبی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ریاستی فارموں پر بھی عورت کی محنت کو وسیع پیمانے پر بروئے کار لایا جا رہا ہے جیسا کہ حسب ذیل اعداد سے ظاہر ہوتا ہے (فیصدی)

۱۹۲۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۸ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۵ء
۲۸	۳۴	۴۹	۴۱	۴۳	۴۴

اس طرح یہ واضح ہوا کہ ۱۹۲۹ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان ریاستی فارموں پر عورت کی محنت کا تناسب ۰۵ فیصدی سے بھی زیادہ بڑھا ہے۔ بہر کیف اس دوران میں

کبھی یکایک بڑھا اور یکایک گھٹا بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجوت زمینوں اور پرتی پڑی رہنے والی زمینوں پر جو سرکاری فارم بنائے گئے ان میں زیادہ مرد کام کرنے کے لئے گئے تھے جب ان فارموں پر حالات میں ذرا ٹھہراؤ پیدا ہوا تو (۷، ۸ سال بعد) ۱۹۶۵ء سے ریاستی فارموں پر بھی عورت کی محنت کا تناسب بڑھنے لگا۔

اجتماعی فارموں میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان پر جو عورتیں محنت کرتی ہیں، وہ سماجی پیداوار میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ، اپنے ذاتی زمین کے ٹکڑوں پر بھی زیادہ تر کام کرتی ہیں۔ یہ مزید محنت اگر ان پر نہ پڑتی تو بہتر ہوتا مگر فی الحال اس سے بچا نہیں جا سکتا۔ ذاتی زمین کے ان ٹکڑوں سے کسانوں کو اپنے کھانے پینے کے لئے کچھ زیادہ چیزیں مل جاتی ہیں۔

اب دوکانوں میں بھی پکی پکائی چیزیں کافی ملنے لگی ہیں اور ریستوران وغیرہ زیادہ تعداد میں کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے عورتوں کو پکانے ریندھنے اور گرہستی کے جنجال سے بڑی حد تک آزادی ملے گی۔ خریداری کے لئے یہ سہولتیں بڑی اہم ہیں۔

سوویت یونین میں تین طرح کی تجارت ہے۔ یا تو ریاستی دوکانیں یا پھر کوآپریٹیو یا اجتماعی فارم کے ذریعہ۔ ریاستی دوکانیں زیادہ تر شہروں کے لئے ہیں اور کوآپریٹیو دیہاتی علاقوں کے کام آتے ہیں۔ اجتماعی فارم بھی اگر زیادہ پیداوار کر لیں تو اجتماعی فارم کے بازار میں فروخت کرتے ہیں اور انفرادی طور پر اگر کوئی کسان اپنی ذاتی زمین کے ٹکڑے کا کچھ مزید سامان بیچنا چاہے تو بیچ

سکتا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ریاستی دوکانوں نے کل خردہ فروشی کا ۶۸ فیصدی، اجتماعی کوآپریٹیو دوکانوں نے ۲۸٫۵ فیصدی اور اجتماعی فارم کے بازار نے ۴٫۳ فیصدی فروخت کیا۔

خردہ فروشی کا سوویت بازار برابر ترقی کر رہا ہے۔ سرکاری اور کوآپریٹیو دوکانوں کی فروخت ۱۹۶۳ء میں ۱۹۴۰ء کے بمقابلے ۳٫۸ گنا تھی (قابل موازنہ قیمت کے حساب سے) اجتماعی کوآپریٹیو تجارت نے کل تجارت کے بمقابلے زیادہ ترقی کی ہے کیونکہ سامان دیہاتی آبادی کے ہاتھ فروخت کیا جاتا ہے۔

سماجی پیداوار کی ترقی اور معیارِ زندگی بلند ہو جانے کی وجہ سے روزمرہ صَرف کی چیزوں کا ڈھانچہ بدل گیا ہے، کھانے پینے کی زیادہ مہنگی چیزوں کا مطالبہ ہے۔ جنگ سے پہلے کے زمانے سے اگر مقابلہ کیا جائے تو گوشت کی چیزوں کی بکری ۵٫۹ گنا، دودھ اور دودھ کی بنی ہوئی چیزوں کی ۶٫۶، مکھن ۴٫۵، پنیر ۶٫۲، انڈے ۴٫۴ اور چینی ۵٫۵ گنا بڑھی ہے۔

مِلوں اور فیکٹریوں کی بنی چیزوں کی بکری بھی بڑھی ہے۔ چنانچہ کپڑے کی بکری ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں ۱۹۶۳ء میں ۲٫۷ گنا بڑھ گئی اور زیادہ مہنگے کپڑوں گرم کپڑوں اور ریشمی کپڑوں کا مطالبہ بڑھا۔ سلے سلائے کپڑے اور چمڑے کے جوتوں کی بکری ۶٫۴ اور ۳٫۴ گنا بڑھی۔

گرہستی میں استعمال ہونے والی، پائدار چیزوں میں بھی فرق آیا ہے چنانچہ پچھلے سات سال ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۵ء تک میں ان کی بکری بڑھی ہے۔

گوشوارہ ۸ گرہستی میں استعمال ہونے والی چیزیں اور پائیدار سامان کی فروخت

	۱۹۵۸ء	۱۹۶۳ء
کپڑے دھونے کی مشینیں	۵۰۲۰۰۰	۲۲۰۹۰۰۰
ریفریجریٹر	۳۴۰۰۰۰	۸۷۳۰۰۰
بجلی سے صفائی کرنے کی مشینیں	۲۲۰۰۰۰	۶۵۸۰۰۰
بجلی کی استری	۲۱۲۵۰۰۰	۸۳۰۰۰۰۰
بجلی کی کیتلی اور کافی پرکولیٹر	۸۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰
بجلی کے چولھے	۴۳۰۷۰۰۰	۷۴۰۰۰۰۰
ٹیلی ویژن سیٹ	۹۱۲۰۰۰	۲۳۰۴۰۰۰

اس کے علاوہ کھانے پینے کے ریستورانوں اور دوکانوں پر خاص توجہ دی جا رہی ہے اس کی وجہ سے بہت سی گرہستن عورتوں کو کام پر جانے کی آسانی ہوگی اور انھیں فرصت کا زیادہ وقت مل سکے گا۔ اس وقت ایسے ریستورانوں وغیرہ میں تقریباً ۵ کروڑ سوویت شہری کھانا کھاتے ہیں۔

۱۹۴۰ء اور ۱۹۶۳ء کے درمیان کھانے کے ان انتظامات کو دونے سے زیادہ بڑھا دیا گیا ہے اور ساتھ ہی پکے پکائے کھانوں اور کھانے پینے کی چیزوں کی فروخت تین گنا بڑھ گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پبلک کے لئے کھانے کا انتظام ابھی غذائی چیزوں کی تجارت سے پیچھے ہے' اس صورتِ حال

کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۱۹۶۶ء میں سوویت یونین کے پاس غذائی چیزوں کی پھٹکر فروخت کی ۶۵۴۰۰۰ دوکانیں اور ۲۰۰۵۰۰ ایسے ٹھکانے تھے جہاں کھانا کھایا جا سکتا تھا (ان میں ہر قسم کے اسٹور، مخصوص اور عام قسم کی دوکانیں، اسٹال، بوتھ وکیو سک، کھانا تقسیم کرنے والی خود کار مشینیں، نیکٹریوں، کارخانوں سے متعلق وملحق باورچی خانے اور مطبخ۔ کھانے کے کمرے، کیفے، چائے خانے وغیرہ شامل ہیں)

۱۹۶۵ء میں ۴۲۲۳۰۰۰ لوگ ان تجارتی دوکانوں وعام لوگوں کے کھانا کھانے کے مطبخوں میں کام کر رہے تھے (دوکانوں میں ۲۸۱۳۰۰۰ اور مطبخوں میں ۱۴۱۰۰۰۰)

معاشیات کے اس شعبے کو اپنانے میں عورتوں کو ذرا دیر لگی۔ ۱۹۲۹ء میں ایسی دوکانوں اور ریستورانوں وغیرہ میں صرف ۱۹ فیصدی عورتیں تھیں۔ ۱۹۳۳ء میں جب تمام صنعتیں تیزی سے ترقی کرنے لگیں تو عورتوں کی تعداد ۴۱ فیصدی ہو گئی۔ دوسری عالمی جنگ سے پہلے وہ ۴۴ فیصدی تھیں اور ۱۹۴۵ء میں ۶۹ فیصدی۔ ۱۹۶۵ء تک تقریباً تیس لاکھ عورتیں اس شعبے میں کام کر رہی تھیں جو کل تعداد کی ۷۲ فیصدی ہوئیں۔

۱۹۶۰ء کے بعد تجارت اور پبلک کیٹرنگ کے (جہاں عام لوگ کھانا کھائیں) مقامات پر اور شعبوں کے بمقابلے عورتوں کا تناسب تیزی سے بڑھنے لگا۔

۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان قومی معاشیات کے بعض شعبوں میں عورتوں کی محنت کے تناسب میں تبدیلی

	اضافہ (پوائنٹ میں)
تجارت، پبلک کیٹرنگ، خوراک رسانی، چیزوں و مشینری کی سپلائی	+۶
صنعتیں	+۱
ریاستی فارم اور متعلق و مزید زراعتی ادارے	+۱
رسل و رسائل	+۱
صحتِ عامہ	+۱
سائنس و سائنسی خدمات	+۲
تعلیم	+۲
قرضے و انشورنس کی تنظیمیں و ادارے	+۴

صنعت اور تجارت میں عورت کی محنت کی ایک فیصدی سے یقیناً صنعت میں تو بہت فرق ہوتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ زیادہ تر عورتیں تجارت اور پبلک کیٹرنگ میں کام کرنا پسند کرتی ہیں جیساکہ اس گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے۔

سوویت ریاست کے قائم ہونے کے وقت سے ہی پبلک کی صحت پر بہت توجہ دی ہے۔ وہ دنیا کی پہلی ریاست تھی جہاں مُفت طبی خدمات بہم پہنچانے کا انتظام کیاگیا۔ طبی امداد میں حفظِ ماتقدم اور صفائی کے اقدامات بھی شامل ہیں جو صحت مند زندگی اور کام کے لئے صحت مند ماحول کو یقینی بناتے ہیں۔

۱۹۶۵ء میں سوویت یونین میں تمام طبّی کام کرنے والوں میں ۸۶ فیصدی عورتیں تھیں۔ دوا علاج اب واقعی عورتوں کا حق ہوگیا ہے اور اس کے بہت مناسب اسباب بھی ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ سوویت حکومت نے ڈاکٹر عورتوں کو جو مہارت کی ٹریننگ دی وہ بار آور ہوئی، دوسرے یہ کہ عورتوں کو بیماروں کا دوا علاج اور دیکھ بھال کرنے کا کام بہت اطمینان بخش محسوس ہوتا ہے اور آخری بات یہ کہ خانہ جنگی اور دوسری عالمی جنگ میں بہت سی عورتیں نرسوں کی حیثیت سے میدانِ جنگ میں گئیں۔ ان میں سے بہتوں نے بعد میں بھی اپنا کام جاری رکھا اور مختلف طبی اداروں میں تعلیم بھی حاصل کی۔ دوسری عالمی جنگ کے وقت ویسے بھی ملک میں ڈاکٹر عورتوں کا کافی بڑا گروہ تھا اور جو عورتیں نرسوں کی حیثیت سے محاذ پر گئیں انھوں نے جنگ کے بعد اپنی طبّی تعلیم مکمل کرلی۔

۱۹۲۹ء میں سوویت طبّی خدمات میں عورتیں کل کام کرنے والوں کی ۶۵ فیصدی تھیں جتنی کہ کسی بھی سماجی شعبے میں نہیں تھیں، ان میں ۴۵ فیصدی ڈاکٹر بھی عورتیں تھیں اور ۱۹۶۵ء میں کل طبّی کارکنوں میں ۷۴ فیصدی عورتیں تھیں۔

مستقبل قریب میں، شہر اور دیہات کی تمام طبّی ضروریات کو ماہر ڈاکٹر پورا کیا کریں گے اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ ہسپتالوں، سینی ٹوریموں اور دوسرے قسم کے اداروں کی عمارتیں وسیع پیمانے پر بنائی جائیں اور ان میں جدید ترین قسم کے آلات کا استعمال کیا جائے اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمام آبادی کا، برابر، باقاعدگی کے ساتھ طبّی معائنہ ممکن ہوگا۔ اس امر پر بھی زور دیا جارہا ہے کہ زچہ خانوں، طبّی مشورہ گاہوں، بچوں کے ہسپتالوں، ماں بچے کے سینی ٹوریموں کی تعداد بڑھائی جائے۔

گوشوارہ ۹

سوویت خدمتِ صحت کی ترقی

	۱۹۱۳ء	۱۹۴۰ء	۱۹۵۰ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۵ء
فوجی ہسپتالوں کے علاوہ طبّی اداروں کی تعداد۔	۵۳۰۰	۱۳۸۰۰	۱۸۳۰۰	۲۶۷۰۰	۲۶۳۰۰
فوجی ہسپتالوں کے علاوہ ہسپتالوں کے پلنگوں کی تعداد۔	۲۰۸۰۰۰	۷۹۱۰۰۰	۱۰۱۱۰۰۰	۱۷۳۹۰۰۰	۲۲۲۶۰۰۰
عورتوں کے لئے طبّی مشورہ گاہیں، بچّوں کے صحت گھر اور دواخانے۔ جو آزادانہ طور پر یا طبّی اداروں سے متعلق ہو کر کام کرتے ہیں۔	۹	۸۶۰۰	۱۲۰۰۰	۱۶۴۰۰	۱۹۳۰۰
وضع حمل کے لئے پلنگ ۔ عام ڈاکٹروں یا حمل کے ماہر ڈاکٹروں کی نگرانی میں[1]۔	۷۵۰۰	۱۴۷۰۰۰	۱۴۳۰۰۰	۲۱۳۰۰۰	۲۲۷۰۰۰
ہر قسم کے ماہر ڈاکٹروں کی تعداد[2]	۲۸۱۰۰	۱۵۵۳۰۰	۲۶۵۰۰۰	۴۳۱۷۰۰	۵۵۴۲۰۰
اوسط درجے کے معمولی ڈاکٹر[3]	۴۶۰۰۰	۴۷۲۰۰۰	۷۱۹۰۰۰	۱۳۸۸۰۰۰	۱۶۹۲۰۰۰

[1] وضع حمل کے پلنگ ہسپتالوں کے پلنگوں میں بھی شمار کئے گئے ہیں۔

[2,3] ان میں سرکاری فوجی ڈاکٹروں کی گنتی نہیں کی گئی ہے۔

ان اقدامات کی وجہ سے طبی خدمات کے شعبے میں اور زیادہ کارکنوں کی ضرورت پڑے گی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کمیونزم کی مکمل تعمیر کے دور میں طبی خدمات کو بڑھانے اور بہتر بنانے کے سلسلے میں عورت کا رول بڑا اہم ہوگا۔

تعلیم، سائنس اور تہذیب کی طرف، سوویت ریاست ہمیشہ بہت توجہ دیتی رہی ہے۔ ملک بھر میں صحیح تہذیب پھیلائی گئی اور اس تحریک کو چلانے کے لئے لاکھوں کارکن عورتوں نے عملی حصہ لیا۔ ہر قسم کی تعلیم تک عورت کی پہنچ ہے، سوویت یونین کے آئین نے تعلیم حاصل کرنے کے حق کو عورت اور مرد کے لئے برابر سے تسلیم کیا ہے۔ اسکول جانے والی عمر کے تمام بچوں کے علاوہ بڑے بھی پڑھتے ہیں۔ ۶۶ — ۱۹۶۵ء کے اسکولی سال میں سات کروڑ ۲۰ لاکھ سوویت شہریوں کو تعلیمی اداروں میں داخل کیا گیا۔ ان میں سے ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ عام اسکولوں میں پڑھ رہے تھے، ۱۷ لاکھ ایسے ٹریننگ اسکولوں میں جہاں مختلف پیشے سکھائے جاتے ہیں، ۳۷ لاکھ خصوصی ثانوی اسکولوں میں اور ۳۹ لاکھ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم پا رہے تھے۔ ساتھ ہی ایک کروڑ ۴۴ لاکھ مرد عورتیں نئے قسم کے پیشے سیکھ رہے تھے یا پھر جز وقتی حساب سے اپنی لیاقت و مہارت بڑھا رہے تھے۔

سوویت بچوں کو ان کی اپنی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے اور سوویت یونین میں اسکول ۶۰ زبانوں میں پڑھاتے ہیں۔ ناخواندگی یک قلم ختم ہو چکی ہے اور ہر قوم کی تہذیب پھل پھول رہی ہے۔

انقلاب سے پہلے روس بھر میں ایک لاکھ سے کچھ ہی زیادہ اسکول تھے اور ان میں سے بھی زیادہ تر ابتدائی (یا پرائمری) تھے۔ آج سوویت یونین میں

۲۱۸۰۰۰ عام تعلیم کے اسکول ہیں جن میں سے ۲۹۰۰۰ ثانوی ہیں ۶۶ - ۱۹۶۵ء کے سال میں، عام تعلیم والے اسکولوں میں ۲۴۹۷۰۰۰ ٹیچر پڑھا رہے تھے جو انقلاب سے قبل کی تعداد سے پندرہ گنا زیادہ ہے ۔ اس وقت ۷۵۶ اعلیٰ تعلیم کے ادارے اور ۳۸۲۰ خصوصی ثانوی اسکول ہیں جن میں ۶،۷ لاکھ لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔

سوویت تعلیم میں عورتوں نے ہمیشہ سے ایک اہم حصہ لیا ہے ۔ ۱۹۲۹ء میں ان کی تعداد ۴۴۹۰۰۰ تھی (اس میں سائنس کے وسائنس سے متعلق کارکن بھی شامل ہیں) مگر ۱۹۶۱ء تک یہ تعداد ۳۸۴۴۰۰۰ پر پہنچ گئی اور پھر بڑھتی رہی۔ ۱۹۶۵ء میں تعلیمی کارکنوں کی ۷۱ فیصدی تعداد عورتوں کی تھی جبکہ ۱۹۲۹ء میں ۵۶ فیصدی تھی ۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ تمام پرائمری اسکولوں میں ۷۴ فیصدی، آٹھ سالہ نصاب کے سکولوں میں ۲۴ فیصدی اور ثانوی اسکولوں میں ۲۱ فیصدی عورتیں پرنسپل ہیں۔ پہلے سے لے کر چوتھے کلاس تک ۸۷ فیصدی، پانچویں سے آٹھویں کلاس تک ۷۵ فیصدی اور نویں سے دسویں تک ۶۸ فیصدی ٹیچر بھی عورتیں ہیں ۔ لہٰذا جیسا کہ واضح ہے، عورتوں کا حصہ تعلیم میں کافی ہے اور کوئی وجہ نہیں، کہ کبھی کم ہو ۔

جنگ کے بعد پیداواری شعبے میں جو لوگ کام کرتے تھے ان کی تعداد فیصدی گھٹی اور غیر پیداواری شعبوں میں زیادہ لوگ رکھے گئے ۔ یہ رجحان مردوں عورتوں دونوں میں نمایاں تھا اور ظاہر کرتا تھا کہ سوشلسٹ سماج اب زیادہ مالدار ہوتا جارہا ہے اور آبادی کو فراہم کی جانے والی سہولتوں کے لئے محنت کی زیادہ قوت الگ کرسکتا ہے۔ عورتوں کی محنت کے پیداواری وغیر پیداواری شعبوں میں تقسیم ہوجانے کا

سبب یہ تھا کہ سائنس، تہذیب، تعلیم اور طبّی خدمات میں تیزی سے ترقی ہو رہی تھی اور ان شعبوں میں کام کرنے والوں کی زیادہ تعداد کی ضرورت تھی۔ غیر پیداواری شعبوں میں عورتوں کی تعداد کافی بڑھی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں وہ ۱۹۲۹ء کے بمقابلے دونی ہو گئی۔

گوشوارہ ۱۰

پیداواری اور غیر پیداواری شعبوں میں محنت کی تقسیم

فیصدی کے اعتبار سے

	۱۹۳۹ء			۱۹۵۹ء		
	مرد	عورتیں	عورت و مرد دونوں	مرد	عورتیں	عورت و مرد دونوں
کام میں لگی ہوئی محنت (اس میں محنت کرنے والوں کے خاندانوں کے افراد، تنخواہ دار نوکریوں والے اور ایسے کسان شامل نہیں کئے گئے ہیں جو اپنی ذاتی زمین سے مزید آمدنی پیدا کرتے ہوں)	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
پیداواری شعبوں میں	۸۵٫۶	۸۶٫۵	۸۴٫۹	۸۱٫۶	۸۰٫۵	۸۲٫۵
غیر پیداواری شعبوں میں	۱۰٫۱	۱۱٫۵	۹٫۱	۱۴٫۶	۱۹٫۴	۱۰٫۲

گوشوارہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیداواری شعبے میں تعداد خاصی گھٹی ہے اور غیر پیداواری میں بڑھی ہے۔ اب سماج کے پاس سائنس، طبّی خدمات، تعلیم اور عام خدمات کے لئے زیادہ سرمایہ ہے۔ جس سماج میں ایسا نظام ہو کہ ذرائع پیداوار پر عوام کا قبضہ ہو وہاں غیر پیداواری

شعبوں میں کی جانے والی تمام محنت بھی سماج کے لئے برابر کی اہمیت رکھتی بلکہ ضروری ہے۔ لہٰذا اگر پیداواری شعبوں کے بمقابلے، زیادہ عورتیں، غیر پیداواری شعبوں میں کام کر رہی ہیں تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ان کی محنت کے خلاف کوئی تفریقی رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

اس امر میں کہ عورتیں کس قسم کا کام اپنے لئے انتخاب کریں، سوویت یونین میں بڑی کایا پلٹ ہوئی۔ انقلاب سے پہلے کے روس میں عورتوں کو عام طور پر ایسے کام ملتے تھے جن میں مہارت درکار نہ ہوتی تھی۔ صرف ان پرانی صنعتوں میں ان کو ماہرانہ کام کرنے کا موقع ملتا تھا جہاں روایتی طور پر وہ کام عورتیں ہی کرتی آئی تھیں۔ جن صنعتوں نے عورتوں کو کام دینا شروع ہی کیا تھا وہاں انھیں ایسا ہی کام ملتا تھا جس میں بہت تھوڑی ٹریننگ کی ضرورت ہو یا بالکل ہی نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں تک کام کی مہارت اور خوبی کا سوال ہوتا تھا وہ مرد کے کام کی سطح سے نیچے ہوتا تھا۔

۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے مطابق ملک بھر میں صرف ۴ عورتیں انجینئر تھیں، ۶۰۸ ڈاکٹر، ۲۸۴ سائنس داں اور ادبی کارکن وغیرہ۔ زار شاہی روس میں، جیسا کہ آج سرمایہ دار ملکوں میں بھی ہے۔ "مردانہ محنت" کی ترکیب یہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی کہ کام کی مہارت اونچے درجے کی ہے لہٰذا معاوضہ بھی اسی حساب سے ہو۔

بین الاقوامی محنت کی تنظیم (جنیوا ۱۹۶۳ء) نے "محنت کش عورت اور دنیا کی ترقی" کے عنوان سے ایک رپورٹ پیش کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ "عورت کی محنت" کے متعلق جو بے بنیاد خیالات ذہنوں میں ہیں ان پر پھر سے غور کرنے اور ان کو بدلنے کے لئے تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ "عورتوں کی محنت" کے بارے میں اگر وسیع تر انداز سے

سوچنے کا رجحان ہو جائے تو عورتوں کے لئے روزگار کے پہلے سے کہیں زیادہ وسیع اور واقعی امکانات پیدا ہو جائیں۔

لیکن اگر یوں اس مسئلے کو دیکھا جائے تو یہ نقطۂ نظر ذرا دقیانوسی ہے۔ صرف تعلیم دینے سے یہ حالات نہیں بدل سکتے، یہ صرف اسی وقت بدل سکتے ہیں جب عورت کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ بہت سے پیشوں میں مہارت حاصل کر کے مرد کے برابر ہو سکے۔ تب ہی یہ مشکلات دور ہوں گی جن کا سامنا سرمایہ دار ملکوں کو کرنا پڑ رہا ہے۔

مثلاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں انجینئروں میں عورتیں صرف ایک فیصدی ہیں، ۴ فیصدی وکیل، ۷ فیصدی ڈاکٹر اور ۱۶ فیصدی ماہرینِ زراعت یا مویشی پالنے والیاں۔ ریاضی وطبیعیات میں، ماہر سائنسدانوں اور ڈاکٹروں میں ایک فیصدی ہیں۔

کینیڈا میں کل ڈاکٹروں، مکانات کا نقشہ وغیرہ بنانے والوں، ڈیزائن کاروں میں ۵ فیصدی اور وکیلوں میں ۲ فیصدی، سائنس اور ٹکنالوجی میں عورت نہ ہونے کے برابر ہے۔ ۱۹۵۱ء سے پہلے تو اس ملک بھر میں نہ کوئی عورت انجینئر تھی نہ جانوروں کی ڈاکٹر۔ عام تعلیم اور پیشوں کی تعلیم کے میدان میں عورت کی طرف تفریقی رویے نے ہی یہ صورتِ حال پیدا کی ہے۔

سوویت یونین میں عورت تجارت اور پیشے کے ہر ایسے میدان میں قدم رکھ سکتی ہے جو اس کے لئے مضرِ صحت نہ ہوں۔ سوویت ریاست نے ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں جن سے عورت ملک کے معاشی، سائنسی اور تہذیبی، ہر شعبے کے ہر کام میں مہارت اور ٹریننگ پا سکتی ہے۔ انھیں اقدامات کی بدولت "مردانہ محنت" اور "زنانہ محنت" کا فرق مٹ گیا ہے۔

مختلف صنعتوں میں، کارکن عورتوں کے تناسب میں کافی فرق پڑا ہے۔ اب عورتیں خود کار مشینوں کے چلانے والوں میں ۴۰ فیصدی ہیں، دوسری قسم کی مشینیں چلانے میں ۶۳ فیصدی، کیمیادی اداروں (دوائیں بنانا وغیرہ) کے کارکنوں میں، ۵۰ فیصدی کاغذ بنانے والوں میں ۶۲ فیصدی، ٹائپ بٹھانے والوں میں ۶۰ فیصدی، سلے سلائے کپڑوں کی صنعت میں ناپ اور کٹائی میں ۷۶ فیصدی، کیک بسکٹ روٹی وغیرہ بنانے میں ۸۵ فیصدی اور مکھن و پنیر کی پیداوار میں ۴۰ فیصدی۔

دوسری صنعتوں کے متعلق بھی یہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔ جو کام اور پیشے خاص طور پر "مردانہ" سمجھے جاتے تھے ان میں کثرت سے عورتیں آگئی ہیں جیسے انجینیری۔ دوا علاج اور طبی خدمات، زراعت وغیرہ۔

۲۵۱۸۰۰۰ عورتیں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ماہرین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان کا ۵۲ فیصدی حصہ عورتیں ہیں، اور ۲۲۳۰۰۰۰ عورتیں ثانوی تعلیم پائے ہوئے ہیں۔

۱۹۶۵ء کے آخر میں سوویت یونین میں ۴۸۷۰۰۰ عورتیں انجینیر، ۳۶۶۰۰۰ ڈاکٹر (ان میں دانتوں کے ڈاکٹر شامل نہیں ہیں)، ۱۸۱۰۰۰ ماہرین معاشیات واعداد و شمار، ۱۱۹۰۰۰ ماہرین زراعت و مویشی اور جانوروں کی ڈاکٹر، ۱۲۴۲۰۰۰ ٹیچرز، لائبریرین اور تعلیم و تہذیب کی ایسی ماہرین جو یونیورسٹی کی تعلیم کا پس منظر رکھتی ہیں صنعت میں ۱۰۵۶۰۰۰ ایسی عورتیں تھیں جو ثانوی تعلیم یافتہ تھیں اور ٹیکنیشین تھیں۔

تعداد کے علاوہ ایسی عورتوں کا شمار بھی بڑھا جو مہارت یا بلند مہارت طلب

کاموں پر مقرر کی گئی ہیں۔

سائنسی ریسرچ کے اداروں اور لیباریٹریوں میں کافی عورتیں آگئی ہیں اور انھوں نے اپنی ترقی اور کامیابیوں کا نمایاں مظاہرہ کیا ہے۔ اس طرح ۳۶۲۰۰ عورتیں ایم۔ایس سی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں رکھتی ہیں، ۱۱۰۰ اکادمیشین اور اکادمیوں کی مراسلتی رکن اور پروفیسر ہیں، ۱۰۶۰۰ اسسٹنٹ پروفیسروں اور ۸۳۰۰ سینئر سائنٹیفک کارکن کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔

گوشوارہ ۱۱

مہارت و بلند مہارت طلب کاموں پر عورتوں کا تقرر ـ نومبر ۱۹۶۵ء

	ماہرین میں عورتیں کتنی فیصدی ہیں	
	اعلیٰ تعلیم یافتہ	مخصوص ثانوی تعلیم یافتہ
ماہرین عورتیں جن میں ایسے پیشے کی بھی ماہرین ہیں جن کی تربیت تعلیمی اداروں میں ہوئی	۵۲	۶۲
انجینئر	۳۰	-
ٹیکنیشین	-	۳۷
ماہرین زراعت، مویشی پالنا، اور جانوروں کی ڈاکٹر	۳۹	۴۳
ماہرین معاشیات، اعداد و شمار اور منصوبے بنانے والیاں	۶۰	۷۲
ڈاکٹر اور علاج سے متعلق دوسری کارکن	۷۳	۹۲
ٹیچر، لائبریرین اور تعلیم و تہذیب کی دوسری کارکن	۶۷	۸۲

سوویت سوشلسٹ تہذیب کی ترقی میں بھی عورتوں نے ایک اہم رول ادا کیا ہے۔

سوشلزم کے ذریعے بدلے ہوئے ماحول میں اداکاراؤں، بیلے رقاساؤں، ادیبوں، شاعروں اور مختلف قسم کی مغنّیوں، مجسمہ سازوں، مصوروں اور ماہرینِ اصولِ رقص نے اپنی لیاقت کو بھرپور ترقی دی۔

قومی معاشیات، سائنس اور تہذیب کی تمام شاخوں میں عورتیں سربراہ مقامات پر مقرر ہیں وہ اداروں کی ڈائرکٹر، چیف انجینئر، دوکانوں کی سپرنٹنڈنٹ، ڈیپارٹمنٹوں کی صدر اور اجتماعی فارموں کی انتظامیہ کمیٹیوں کی ممبر ہیں، کام کرنے والی ٹولیوں کی لیڈر، مویشیوں کے شعبوں کی نیجر، اسکولوں کی سربراہ، ہسپتالوں، کنڈرگارٹنوں، پالنا گھروں کی ڈائرکٹر ہیں، جج اور وزیر اور نائب وزیر ہیں۔

صنعت کے مختلف شعبوں میں عورتوں کی محنت کی یہ تقسیم اور پھیلاؤ سوشلزم کے تحت زندگی کی تمام شاخوں میں عورتوں کی ترقی ثابت کرتی ہے کہ سوویت قوم کے ذہنی شعور میں ایک زبردست بنیادی تبدیلی ہوئی ہے اور اس میں عورت کی طرف ایک نیا، سچا سوشلسٹ رویہ پیدا ہوا ہے۔

سماجی پیداوار میں عورتوں کے لئے روزگار بڑھانے والے حالات

سوویت یونین میں عورت کو سماجی پیداوار میں حصّہ لینے کے لئے اکسانے کے واسطے جو حالات پیدا کئے گئے ان میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ استحصالی نظام کا بالکل خاتمہ کر کے سوشلسٹ طریقۂ پیداوار کو رائج کیا گیا۔

سوویت ریاست نے اپنے قیام کے اوّلین زمانے ہی میں مسلسل کئی قانون بنائے جن کی رُو سے عورت کو مردوں کے برابر حقوق دئے گئے۔ ۲۲ ر(۹ ر) دسمبر ۱۹۱۷ء کو حکومت نے برابر کام کے لئے برابر تنخواہ کا اعلان کیا۔ اس فرمان سے عورت کو تمام معاشی و تہذیبی شعبوں تک پہنچ حاصل ہوئی۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے نومبر ۱۱ر (اکتوبر ۲۹ ر) ۱۹۱۷ء کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے ۸ گھنٹے کا دن اور ہفتے میں ایک دن کی چھٹی کا اعلان کیا جو تنخواہ داروں اور مزدوری والے مردوں اور عورتوں دونوں پر لاگو ہوتا تھا چھٹیوں کے متعلق قانون کی رُو سے مع تنخواہ سالانہ چھٹی دونوں کے لئے برابر سے منظور کی گئی۔

اتنے ہی اہم وہ قانون تھے جو محنت کش عورتوں کے تحفظ کے لئے بنائے گئے۔ ماں بچے کے تحفظ پر فرمان ایک اور قدم تھا جو ماں بچے کی حفاظت کے سلسلے میں اس تحفظ کو ملک بھر میں عام کرنے کے لئے اُٹھایا گیا۔ اس فرمان کے ایک حصّے میں کہا گیا تھا:
"محنت کش عورتو، شہریو، دردمند ماؤ، نیا روس تم سے اپیل کرتا ہے، تم سے جو ایک

نئے سماج کی دلیر معمار ہو، بلند اصولوں والی معلمائیں، بچّوں کی ڈاکٹر اور نسلوں کی محافظ ہو، تم سب سے اپیل کرتا ہے کہ آئندہ نسلوں کے سوشلسٹ تحفظ کے لئے، اس کی تعمیر کے لئے، اپنی اخلاقی اور ذہنی لیاقت کو متحد کرو۔"

"بچوں کے تمام ادارے، چھوٹے ہوں یا بڑے، راجدھانی کے یتیم خانے اور ہوم ہوں یا دیہات کے معمولی پالنا گھر، اب یہ سب فلاح و بہبود کی کمیساریت کے تحت، ایک تنظیم بن کر، ماں بچے کے تحفظ کے محکمے کی ریاستی تنظیم کے ہاتھ میں ہوں گے تاکہ وہ ان تمام اداروں کے ساتھ متحد ہوں جو بچے کی پیدائش اور ماں بننے کے سلسلے سے متعلق ہیں ـــــ اور ان سب کا ایک ہی مقصد، ایک ہی منزل ہوگی۔ جو قومی پیمانے پر باعمل طریقے سے حاصل کی جائے گی ـــــ کہ ایسے شہری پیدا ہوں جو جسمانی اور اخلاقی حیثیت سے مضبوط ہوں۔"

سوویت یونین میں سماجی تحفظ کا طریقہ ایسا ہے کہ عورتوں کو وضع حمل سے پہلے اور بعد چھٹی ملتی ہے جو پوری تنخواہ کے ساتھ ہوتی ہے، اُن کی نوکری بحال رہتی ہے، ماں اور بچے کے لئے مفت طبّی خدمات، علاج معالجہ وغیرہ اور جن دنوں وہ کام کرتے میں بچّے کو دودھ پلاتی ہوں تو دودھ پلانے کے لئے آدھے گھنٹے کی چھٹی (جس سے تنخواہ پر اثر نہیں پڑتا)۔

سوویت عورتوں کے لئے نوکریوں کے واسطے راستہ اس لئے بھی کُھل گیا ہے کہ اُن کو کام ملنے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔ یہ بات اِس سے بھی زیادہ اہم ہے کہ عورتوں کے لئے سماجی پیداوار میں حِصّہ لینے کے واسطے حالات پیدا کئے جائیں۔ اور ایسا بھی نہیں کہ ایک قانون بن گیا سو ہمیشہ کے لئے بن گیا بلکہ قانون میں بھی سوشلسٹ سماج کی ترقی کے ساتھ ساتھ ترقی ہے مگر بنیادی امر قائم ہے یعنی عورت کو مرد کے برابر کام ملنے کی ضمانت ہے۔ اِس

قانون میں اُن حالات، طریقوں اور ذریعوں کا مفصل بیان بھی ہے جن سے عورتیں اپنے اِس حق سے واقعی فائدہ اُٹھا سکتی ہیں اور اِسے معاشی، سیاسی و قانونی ہر لحاظ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

معاشی پہلو میں تمام معاشی حالات کا بیان ہے جن سے عورت کام کرنے کے حق سے واقعی فائدہ حاصل کرتی ہے، سیاسی پہلو تمام سیاسی تعلقات کو واضح کرتا ہے اور قانونی پہلو وہ تمام قانونی ذرائع بتاتا ہے جن سے اس حق کی خلاف ورزی کو روکا جاسکتا ہے اور اسے بہترین طریقے پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔

ریاست، عورتوں کی عام تعلیمی، تہذیبی اور ٹیکنیکل سطح کو بلند کر کے ہی سماجی پیداوار میں عورتوں کے حصے کو بڑھاتی اور سُودمند بناتی ہے۔ ۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے مطابق، انقلاب سے پہلے مردوں میں ۴۰٫۳ پڑھے لکھے تھے اور عورتوں میں ۱۶٫۶ فی صدی (دیہات میں ۱۲٫۵ فی صدی) پڑھ لکھ سکتی تھیں۔ صرف کھاتے پیتے گھروں کی لڑکیاں ہی ثانوی یا اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتی تھیں جہاں فیس دینی ہوتی تھی اور پھر بھی لڑکیوں کے اسکولوں میں تعلیم کا معیار لڑکوں کے اسکولوں سے کمتر ہوتا تھا۔ جو لڑکیاں ثانوی اسکول سے پاس بھی ہوجاتی تھیں وہ بھی یونیورسٹی یا کسی اعلیٰ سرکاری تعلیمی ادارے میں داخل ہونے کی لیاقت نہیں رکھتی تھیں۔ عورتوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کا صرف ایک ہی راستہ تھا کہ عورتوں والا اعلیٰ کورس کرتیں یا پھر ملک سے باہر جاتیں۔ عورتوں کے اعلیٰ کورس میں جو ڈپلوما ملتا تھا وہ بھی یونیورسٹی سے کمتر سمجھا جاتا تھا اور جہاں تک باہر جانے کا سوال ہے مزدوروں کسانوں کی بچیاں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔

روسی سلطنت کے دُور دراز اضلاع میں حالت اور بدتر تھی۔ مثلاً ۱۹۰۵ء میں صرف ۲۱ آذربائیجانی لڑکیوں نے اسکول میں نام لکھوایا، مرکزی ایشیا اور قزاخستان میں تو

مقامی قومیتوں کی عورتوں کی ساری آبادی جاہل تھی۔ صرف مخصوص دائروں کے لوگوں کو، کچھ مخصوص مذہبی مدرسوں میں جانے کی اجازت تھی، وہاں پڑھائی صرف مسلم دینیات کے ارکان تک محدود تھی۔

اگر کبھی ایسا اتفاق ہو بھی گیا کہ کوئی خوش نصیب عورت اعلیٰ تعلیم پا گئی تو صاحبانِ اقتدار اُس کو اُس کے منتخب میدان میں کام نہیں کرنے دیتے تھے۔ ایک ڈرامائی مثال ایک نمایاں رُوسی عورت کی ہستی ہے جو ریاضی کی ماہر تھی ــــ ایس۔ وی۔ کوالیوسکایا ــــ ملک سے باہر جاکر مطالعہ کرنے کے لئے اُسے ایک فرضی شادی کرنی پڑی، ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے ملک میں کام نہ کر سکی۔ روس اپنی اِس "ملکۂ ریاضی" (جیسا وہ کہلاتی تھی) کو کچھ پیش نہ کر سکا۔ جو کچھ اُس نے پایا وہ بس ایک تحقیر آمیز انکار تھا!۔

شروع ہی سے سوویت ریاست نے عام تعلیم اور خاص کر عورتوں کی تعلیم کو اپنا ایک بہت بڑا مقصد قرار دیا۔ اِس مقصد کے تحت صرف یہی نہیں کرنا تھا کہ عورتوں کو تعلیم کے سلسلے میں مردوں کے برابر حقوق دے دیئے جائیں بلکہ ایک نہایت وسیع اور دُشوار مرحلہ یہ تھا کہ عورتوں کی تعلیم کرتے ہوئے اُن کی مہارت کو بھی بڑھایا جائے۔ جہالت سے نجات دلانے کے ساتھ ساتھ بے مہارت مسلسل کام سے بھی اُن کو آزاد کرایا جائے۔

سوویت یونین میں، عورت مرد کی واقعی برابری جو تعلیم اور کام دونوں میں ہے، اُس کی بنیاد لازمی آٹھ سالہ اسکول کی تعلیم ہے، پھر عام ثانوی تعلیم ہی کے دائرے میں مختلف کاموں اور پیشوں (پالی ٹیکنک) کی ٹریننگ، پیشوں کی تعلیم کے علیحدہ اسکول اور علیحدہ ثانوی اسکول و اعلیٰ تعلیم کے ادارے، نیم وقتی تعلیم گاہیں، مراسلت کے ذریعے طریقۂ تعلیم ثانوی و اعلیٰ

تعلیم کے اداروں میں مخصوص تربیت اور ٹریننگ حاصل کرنے والے طالب علموں کے لئے وظیفے، طالب علم کی اپنی زبان میں تعلیم اور عورتوں کے لئے مفت ٹریننگ کورس اور مکرر (ریفریشر) کورس وغیرہ جو فیکٹریوں، کارخانوں، ریاستی اور اجتماعی فارموں پر جاری کئے گئے ہیں۔

سوویت یونین میں تہذیبی انقلاب کا پہلا قدم یہی تھا کہ جہالت کے مسئلے کو حل کر کے ختم کیا جائے۔ تمام دوسری تبدیلیاں لانے کے لئے، جن میں "عورتوں کا مسئلہ" بھی تھا، جہالت کا خاتمہ اشد ضروری تھا۔ لہٰذا یہ تمام قوم کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ ریاست نے جتنے بھی اقدامات کئے ان کو والنٹیر تنظیموں "جہالت سے جنگ" سوسائٹی کا پورا تعاون حاصل ہوا۔ اس سوسائٹی میں لاکھوں شہری شامل تھے۔

انقلاب کے بعد کے سالوں میں بہت سی عوامی تنظیموں اور خاص کر عورتوں میں کام کرنے والے شعبوں نے کسان اور مزدور عورتوں سے جہالت ختم کرنے کے لئے بہت اہم رول ادا کیا۔ ہر پڑھا لکھا آدمی اسے اپنا فرض سمجھتا تھا کہ کم از کم ایک مرد یا عورت کو پڑھنا لکھنا سکھا دے لاکھوں محنت کش عورتیں اسکولوں میں داخل ہوئیں، ایسی ٹولیوں میں شامل ہوئیں جہاں بڑوں کو پڑھایا جاتا تھا یا انھوں نے انفرادی طور پر پڑھا لکھا۔

مرکزی ایشیا، شمال بعید اور ماورائے قفقاز میں عورتوں میں تہذیب پھیلانا خاصکر دشوار تھا۔ بہت سے مقامات پر عورتیں اور لڑکیاں اپنے حقوق سے فائدہ اٹھانے سے مجبور رہتیں عورتوں سے جہالت دُور کرنے یا لڑکیوں کو اسکولوں میں داخل کرانے کا مقابلہ اُس جاگیردارانہ رویّے سے ہوتا تھا جہاں باپ گھر کا مالک ہوتا تھا۔ عورتوں کی طرف یہ رویّہ صدیوں پُرانی روایتوں اور تفریقوں سے پیدا ہوا تھا اور امیر زمینداروں اور مذہبی اجارہ داروں کی ذہنیت کا نتیجہ تھا۔ کمسن

سوویت ریاست کو اس پُرانی، فرسودہ دنیا کے خوفناک مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ اِس جدوجہد میں عورتوں نے غضب کی ہمت اور تحمّل کا ثبوت دیا۔ تمام دھمکیاں، ذلتیں اور بُرا برتاؤ اُن کی قوتِ ارادی کو توڑ نہیں سکا، یہاں تک اُن کی بہنوں کو بے رحمی سے قتل تک کر دیا گیا مگر وہ نہیں ڈریں۔

سوویت حکومت نے جہالت کو تیزی سے ختم کرنے کے لئے کوئی کوشش اُٹھا نہیں رکھی اور ۱۹۳۰ء کے بعد کے سالوں میں یہ مرحلہ پورا ہو گیا۔ عورتوں کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ اپنی عام معلومات بڑھائیں، کام میں مہارت پیدا کریں اور حکومت کے انتظامات میں عملی حصّہ لیں۔ زمانے کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے ہر کسی کے لئے ضروری ہے کہ اُسے بنیادی سائنسوں کی اچھی معلومات ہو اور بچے کے اسکول کے شروع چند سالوں ہی میں ایسا ہو جانا چاہیئے۔ سوویت اسکولوں میں جہاں کہ بچے اور بچیاں ساتھ پڑھتے ہیں ایک ہی طریقہ نصاب ہے — ریاستی نصاب۔ جس میں مفصّل طور پہ بیان کیا گیا ہے کہ آٹھ سالہ اسکول اور ثانوی اسکول میں کتنی معلومات کس طرح دی جائیں گی۔ ابتدائی و ثانوی اسکولوں میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں وہ سب کے لئے ایک ہیں۔ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، کسی قوم کے ہوں یا اُن میں اور کوئی بھی امتیاز ہو خصوصی ثانوی یا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں یا کام کرنے کے لئے بھی یہی مضامین لازمی ہیں۔ سوویت اسکول اپنے طالب علموں کو ایسی تعلیم اور اخلاقی تربیت دیتے ہیں، جوان کو ایک باعمل، مصروف اور تخلیقی زندگی گزارنے کے قابل بنا سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ اُن کو طالب علموں کے ذوقِ سلیم، جسمانی صحت اور نشوونما کا بھی خیال رہتا ہے۔

سوویت نظامِ تعلیم برابر اپنے مختلف پہلوؤں، عام تعلیم، پیشوں کی تربیت اور

ٹریننگ اور مختلف کاموں کی مہارت کو ترقی دے رہا ہے۔ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ اس طریقۂ تعلیم سے معلومات کا جو بڑا ذخیرہ حاصل ہوتا ہے وہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لئے برابر سے مفید ہے اور دونوں ہی اُن معلومات میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس تجربے سے وہ غیر سائنسی ٹٹ پونجیا بورژوا خیال رد ہو جاتا ہے کہ لڑکیاں ایسے مضامین سمجھنے میں مشکل محسوس کرتی ہیں جیسے ریاضی، طبعیات، کیمسٹری وغیرہ اور یہ کہ لڑکیوں کو ٹیکنیکل مضامین سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے یکساں نصاب لڑکیوں کو برابر سے موقع دیتا ہے کہ اعلیٰ اور خصوصی ثانوی اسکولوں اور اداروں میں داخل ہوں یا کوئی بھی نوکری کر سکیں۔

دس سال پہلے سوویت یونین میں، تمام اسکول جانے کی عمر والے بچّوں کے لئے آٹھ سالہ تعلیم لازمی قرار دی گئی۔ یہ سوشلزم کی ایک اہم کامیابی تھی۔ اس کے علاوہ، آٹھ سال پڑھ کر، لڑکے لڑکیاں چاہیں تو دس سالہ اسکول میں اپنی ثانوی تعلیم ختم کر سکتے ہیں یا کسی خصوصی ثانوی اسکول یا پیشے سکھانے والے اسکول میں جا سکتے ہیں۔ کام بھی کرتے رہیں تعلیم بھی مکمل کر لیں۔

جو طالب علم دس جماعت پاس کر کے داخلے کے امتحان میں بھی کامیاب ہوں وہ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اِس مقابلے میں کامیابی اسی کی ہوگی جس کو سب سے زیادہ نمبر ملیں گے اِس میں مرد عورت کا سوال نہیں ہے۔ اب ملک میں دس سالہ لازمی تعلیم کی جا رہی ہے جو سب لڑکے لڑکیوں کے لئے ہوگی۔ ۱۹۷۰ء تک مکمل طور پر ایسا ہو جائے گا۔ ثانوی تعلیم کی مزید ترقی اور ساتھ ہی ساتھ محنت کے قواعد، پیشے سکھانے والے اسکولوں کے نصاب وغیرہ ان سب کا پھر سے اعادہ کر کے ان کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

سویت یونین میں وسیع پیمانے پر جز وقتی و مراسلاتی تعلیمی ادارے ہیں جو کام کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے ہیں۔ چونکہ تعلیم ایک بنیادی اور اہم ضرورت بن گئی ہے

اس لئے ہر بڑے ادارے اور کارخانے کے ساتھ بھی شام کو چلنے والے ثانوی اسکول اور مراسلاتی اور خصوصی ثانوی تعلیم کے ادارے وابستہ ہیں۔ اس طرح کے اداروں میں پڑھنے والوں کے لئے کچھ خاص آسانیاں اور فائدے مہیا کئے گئے ہیں۔

مختلف پیشوں کے اسکول، ماہر کام کرنے والوں کو مختلف صنعتوں میں کام کرنے کے واسطے تیار کرتے اور ٹریننگ دیتے ہیں، ان اسکولوں میں داخلے کے لئے لڑکے لڑکیوں کو برابر حق ہے، بس ایک ہی پابندی ہے کہ لڑکیاں ایسے کام نہیں کر سکتیں جو نسوانی نظامِ جسمانی کے لئے کسی طرح بھی مُضر اور نقصان دہ ہو۔ یہ تفریق نہیں ہے بلکہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ریاست کے لئے مستقبل کی ماؤں اور آئندہ نسلوں کا خیال بڑا اہم ہے۔

گوشوارہ ۱۲

پیشے کی تربیت دینے والے اسکولوں میں لڑکے لڑکیاں

	۱۹۵۰ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۵ء ۱۹۵۰ء کا فیصدی
کل تعداد جو داخل ہوئی	۳۸۵۰۰۰	۸۱۰۰۰۰	۱۰۸۶۰۰۰	۱۱۵۱۰۰۰	۲۹۹
لڑکے	۳۵۵۰۰۰	۶۷۵۰۰۰	۸۹۱۰۰۰	۹۲۱۰۰۰	۲۵۹۴
لڑکیاں	۳۰۰۰۰	۱۳۵۰۰۰	۱۹۵۰۰۰	۲۳۰۰۰۰	۷۶۶۶
داخلے میں لڑکیوں کی تعداد فیصدی	۸٫۴	۲۰٫۰	۲۱٫۰	۲۵	

ماہر کارکنوں کی ٹریننگ زیادہ تر شہر اور دیہات کے دن اور شام کے اسکولوں

میں اور ان کی شاخوں میں دی جاتی ہے۔ ۱۹۴۰ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان ان اسکولوں نے سوویت معاشیات کو ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ماہر کارکن دیئے۔

گذشتہ ۱۶ سال میں، پیشے سکھانے اور اس کی ٹریننگ دینے والے اسکولوں میں، طالب علموں کی کل تعداد تین گنی ہوگئی ہے، اور لڑکیوں کی تعداد سات گنی ہوگئی ہے۔ لیکن باوجودیکہ لڑکیوں کی تعداد کافی بڑھ رہی ہے، اگر تناسب دیکھا جائے تو ۲۵ فیصدی ہی ہے اور یہ کم ہے، چنانچہ اقدامات کئے جارہے ہیں کہ تعداد اور بڑھے تاکہ اور زیادہ لڑکیوں کو ایسے کام ملیں جن میں اعلیٰ لیاقت و مہارت کی ضرورت ہے۔

صنعتوں میں جب خودکاری بڑھے گی تو اس کے لئے زیادہ لیاقت کی ضرورت ہوگی اور عورت کے لئے زیادہ نوکریاں نکلیں گی۔ چنانچہ اس میدان میں کام کرنے والی عورتوں کی ٹریننگ وسیع ترکی جارہی ہے۔ سوویت یونین میں ٹریننگ حاصل کرنے کے بہت سے موقعے اور ذریعے ہیں۔ باقاعدہ تعلیمی اداروں کے علاوہ، اداروں سے وابستہ، بہت سے نصاب اور اسٹیڈی گروپ ہیں۔ مزدور چاہیں تو انفرادی یا اجتماعی دونوں طور پر ان تنظیموں میں شامل ہوسکتے ہیں۔ بہت سے سوویت مردوں اور عورتوں نے اسی طرح اپنی لیاقت بڑھائی ہے۔

ویسے تو اوسط اور اعلیٰ دونوں معیار کے ماہرین کو مختلف صنعتوں کے واسطے ٹریننگ دینے اور ایک نیا دانش ور طبقہ پیدا کرنے کے لئے بہت کچھ کیا گیا ہے مگر یہ سب کچھ ایک دن میں نہیں ہوگیا۔ انقلاب کے بعد کے برسوں میں اکثر مزدوراں

اور کسانوں کا تعلیمی معیار اتنا نیچا تھا کہ وہ اعلےٰ اور ثانوی خصوصی اسکولوں میں داخل نہیں ہوسکتے تھے۔ چنانچہ اعلیٰ تعلیمی اداروں سے وابستہ کرکے، کچھ مخصوص مزدوروں کے شعبے کھولے گئے۔ یہاں مزدوروں اور کسانوں کو تیار کرکے اس قابل بنایا جاتا تھا کہ وہ زیادہ اونچے اسکولوں میں داخل ہوسکیں۔ ذیل کے گوشوارے سے پتہ چلے گا کہ اس زمانے میں، ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں عورتوں کی تعداد کتنی تیزی سے بڑھی ہے۔

گوشوارہ ۱۳

اعلیٰ اور خصوصی ثانوی اسکولوں میں طالبِ علم عورتوں کی تعداد میں ترقی

	اسکول کے سال	
	۱۹۲۵/۲۶ء	۱۹۳۱/۳۲ء
مزدوروں کے شعبے میں طالبِ علم عورتوں کی تعداد	۶,۸۰۰	۱۱۷,۷۰۰
خصوصی ثانوی اسکولوں میں	۷۱,۵۰۰	۲۷۲,۳۰۰
اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں	۵۰,۷۰۰	۱۴۸,۴۰۰

اعلیٰ تعلیمی اداروں اور خصوصی ثانوی اسکولوں میں عورتوں کا گروہ، تعداد اور فیصدی دونوں حساب سے بڑھتا جا رہا ہے۔

گوشوارہ ۱۴

اعلیٰ اور خصوصی ثانوی تعلیمی اداروں میں عورتوں کی فیصدی تعداد

اعلیٰ تعلیمی اداروں میں

	۱۹۲۶ تا ۲۸	۱۹۳۰ تا ۳۲	۱۹۵۰ تا ۵۱	۱۹۶۰ تا ۶۱	۱۹۶۵ تا ۶۶
عورتوں کی کل تعداد	۲۸	۵۸	۵۳	۴۳	۴۴
خاص خاص شعبوں میں :					
صنعت، تعمیر، ٹرانسپورٹ رسل و رسائل	۱۳	۴۰	۳۰	۳۰	۳۱
زراعت	۱۷	۴۶	۳۹	۲۷	۲۶
دوا علاج، جسمانی تربیت اور کھیل کود	۵۲	۷۴	۶۵	۵۶	۵۴
تعلیم، فنونِ لطیفہ، سینماٹوگرافی	۴۹	۶۶	۷۱	۶۳	۶۶

ثانوی تعلیمی اداروں میں

	۱۹۲۶ تا ۲۸	۱۹۳۰ تا ۳۲	۱۹۵۰ تا ۵۱	۱۹۶۰ تا ۶۱	۱۹۶۵ تا ۶۶
عورتوں کی کل تعداد	۳۸	۵۵	۵۴	۴۷	۵۰
خاص خاص شعبوں میں :					
صنعت، تعمیر، ٹرانسپورٹ، رسل و رسائل	۹	۳۲	۳۵	۳۳	۳۵
زراعت	۱۵	۳۷	۴۱	۳۸	۳۶
دوا علاج، جسمانی تربیت اور کھیل کود	۸۹	۸۳	۸۵	۸۴	۸۷
تعلیم، فنونِ لطیفہ، سینماٹوگرافی	۵۳	۶۰	۷۷	۷۶	۸۱

صنعت، مکانات کی تعمیر، ٹرانسپورٹ اور رسل و رسائل کی ٹریننگ دینے والے تمام اعلیٰ خصوصی ثانوی اسکولوں میں جو طالبِ علم بھرتی ہوتے ہیں ان میں سے تقریباً ایک تہائی عورتیں ہوتی ہیں۔ جن تعلیمی اداروں میں دوا علاج، جسمانی تربیت، پڑھانے اور فنون لطیفہ پر زور ہوتا ہے وہاں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ سوویت یونین میں اعلیٰ تعلیم کے اسکولوں میں طالب علموں کی تعداد کا موازنہ کچھ سرمایہ دار ملکوں کے ساتھ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

گوشوارہ ۱۵

سوویت یونین اور اس کے باہر، عورتوں کا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ

ملک	اعلیٰ تعلیم کے اسکولوں میں طالب علم عورتوں کا فیصدی داخلہ		اعلیٰ تعلیم کے ٹیکنیکل اسکولوں میں طالب علم عورتوں کا فیصدی داخلہ	
	تعلیمی سال	فیصدی	تعلیمی سال	فیصدی
سوویت یونین	۱۹۶۴/۶۵ء	۴۳ر۱	۱۹۶۴/۶۵ء	۲۹ر۰
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۹۶۳/۶۴ء	۲۷ر۴	۱۹۶۴/۶۵ء	۰ر۸
برطانیہ	۱۹۶۴/۶۵ء	۳۹ر۱	۱۹۶۳/۶۴ء	۱ر۱
اٹلی	۱۹۶۳/۶۴ء	۳۲ر۲	۱۹۶۳/۶۴ء	۵ر۵
جاپان	۱۹۶۴/۶۵ء	۱۵ر۸	۱۹۶۴/۶۵ء	۰ر۶
جرمن جمہوری ری پبلک	۱۹۶۳/۶۴ء	۳۰ر۵	۱۹۶۳/۶۴ء	۲ر۷

یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ سرمایہ دار ملکوں میں زیادہ تر طالب علم عورتیں صرف پڑھانے کے کام یا دوا علاج یا قانون کی خصوصی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

۱۹۶۶ء میں سوویت یونین میں ۲۷لاکھ عورتیں اعلیٰ تعلیم یافتہ تھیں (جو اعلیٰ اسکول ڈپلوما یافتہ کی ۴۹ فیصدی ہوئیں) اور دو کروڑ ۹۰ لاکھ عورتیں ایسی تھیں جنھوں نے ابھی اعلیٰ یا ثانوی اسکول ختم نہیں کیا تھا یا نامکمل ثانوی تعلیم پائی تھی (یہ ان طالب علموں کا ۵۳ فیصدی حصّہ ہوا جنھوں نے ابھی اپنی تعلیم ختم نہیں کی تھی)

۱۹۳۹ء اور ۱۹۵۹ء کے درمیان اعلیٰ تعلیم یافتہ مردوں کی تعداد میں ۱۴۰ فیصدی اضافہ ہوا تھا جبکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد پانچ گنا بڑھی تھی۔ فی الجملہ ثانوی یا نامکمل ثانوی تعلیم یافتہ عورتوں میں ۳۴۰ فیصدی اور مردوں میں ۲۲۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

عورتوں کے لئے نوکریاں کرنے کے سلسلے میں ایک اہم بات یہ ہوئی ہے کہ برابر کام کی برابر تنخواہ کر دی گئی ہے۔ سوویت یونین پہلا ملک تھا جس نے اس اصول کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ اس کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ اکادمیشین استرو ملن نے عورتوں اور مردوں کی ان تنخواہوں کے متعلق کچھ دلچسپ معلومات اکٹھی کی ہیں جو روس میں جون ۱۹۱۴ء میں فیکٹری مزدوروں میں رائج تھیں۔ فی الجملہ ان صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کو مردوں کی نصف تنخواہ ملا کرتی تھی۔ تنخواہوں کے معاملے میں عورتوں کے ساتھ تفریق برتی جاتی تھی اور وہ زیادہ تر اس بنا پر کہ ان کو کام کی مہارت کم ہوتی تھی۔

سوویت یونین میں صنعت، پیشوں اور دفتروں میں کام کرنے والوں کو ان کی لیاقت اور کام کی مقدار کے حساب سے تنخواہ ملتی ہے چاہے وہ مرد ہوں یا عورت، موجودہ قوانین کے مطابق انتظامیہ امور، انجنیئرنگ اور ٹیکنیکل کام کرنے والوں اور وزارتوں، ڈیپارٹمنٹوں، تنظیموں، صنعت، تعمیر اور دوسرے دفتروں، اداروں اور مہموں پر کام کرنے والوں کو ماہوار

تنخواہ ملتی ہے۔ کام کی نوعیت، ذمہ داری، پیداوار کے سلسلے کی پیچیدگی، ڈیپارٹمنٹ کی اہمیت، صنعت یا ادارے کی کیفیت، تجربے اور کام کرنے والے کی تعلیمی سطح اور لیاقت کے حساب سے تنخواہ مقرر کی جاتی ہے۔ انتظامیہ امور، ٹیکنیکل اسٹاف اور کلرکوں وغیرہ کی تنخواہ ملک بھر میں رائج قوانین اور طریقے کے مطابق ہوتی ہے۔ ہر مہم میں تنخواہ کا ایک طریقہ اور ہر نوکری کے لئے شرحِ تنخواہ ہوتی ہے۔ اس میں مرد عورت میں تفریق نہیں برتی جاتی۔

تنخواہوں کا دارومدار اس پر ہے کہ کام کرنے والے کی لیاقت کیا ہے اور کام کی نوعیت اور حصے کیسے ہیں وغیرہ۔ گریڈ ہمیشہ ہی لیاقت سے متعین ہوتا ہے، جتنی اونچی لیاقت ویسا ہی گریڈ۔ گریڈ اور لیاقت سے متعلق ایک کتابچہ ملتا ہے جس میں مفصل دیا ہوتا ہے کہ کس قسم کے کام کے لئے کیسی اور کتنی لیاقت کی ضرورت ہے۔ اور ہر گریڈ کی شرح متعین ہوتی ہے۔ یہ شرح فی گھنٹہ بھی ہوسکتی ہے، روزانہ بھی، ماہوار بھی۔ تمام صنعتوں کی شرحیں مقرر ہیں اور مخصوص شرطوں پر منحصر ہوتی ہیں۔

معاوضہ کسی ایک کام کی تکمیل پر فی الجملہ یا وقت کے حساب کے ساتھ شرح پر منحصر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی قسم کے بونس کے بھی طریقے ہیں۔ گریڈ، شرح اور محنت کے معاوضے کے طریقے مردوں عورتوں کے لئے ایک ہی ہیں۔

برابر تنخواہ کا اصول ریاستی و اجتماعی فارم پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ چونکہ اجتماعی فارم کی پیداوار کا ایک مخصوص طریقہ ہے، اس لئے یہاں معاوضہ دینے کا طریقہ، ریاستی فارم سے کسی قدر مختلف ہے۔ اجتماعی کسانوں کو نقد تنخواہ بھی ملتی ہے اور پیداوار کا حصہ بھی لیکن ریاستی فارم کے کسانوں کو فیکٹریوں اور کارخانوں کے مزدوروں کی طرح تنخواہ ملتی ہے۔ اب اجتماعی کھیتوں پر ایک اور طریقہ بھی رائج کیا جا رہا ہے کہ محنت کا معاوضہ گارنٹی کے ساتھ ملے۔ ہر ماہ

نقد تنخواہ اور فصلوں پر پیداوار۔ جن اجتماعی فارموں کے پاس ماہواری تنخواہیں ادا کرنے کے لئے سرمایہ کافی نہیں ہے، وہ پانچ سال کی مدت تک کے لئے سرکار سے قرضہ لے سکتے ہیں۔

عورت اور مرد کی برابر تنخواہ کے لئے حکومت گارنٹی دیتی ہے۔ اگر اس اصول کی خلاف ورزی ہو تو سخت اقدامات کئے جاتے ہیں۔ فیکٹری یا مقامی ٹریڈ یونین کمیٹیاں یہ مطالبہ کر سکتی ہیں کہ عورتوں کی تنخواہوں سے متعلق قانونوں کی خلاف ورزی کرنے والے کسی بھی منیجر کو سزا دی جائے یا اس کا رُتبہ گھٹا دیا جائے۔ اعلیٰ ٹریڈ یونینیں اور پارٹی کمیٹیاں، عوامی کنٹرول کمیٹیاں، عوامی عدالت اور فراہمی کے دفتر والے بھی دخل دے سکتے ہیں۔

گوشوارہ ۱۶

زار شاہی روس میں مردوں عورتوں کی تنخواہیں

کام کی قِسم	روزانہ مزدوری (کوپک میں) مرد	عورتیں	عورتوں کی تنخواہوں کی شرح (مردوں کی تنخواہوں کی شرح کا فیصدی)
تاروں دھاگوں کی صنعت	۱۰۱	۷۲	۷۱٫۳
کاغذ بنانا و چھپائی	۱۴۴	۶۷	۴۶٫۵
لکڑی کا کام	۱۴۹	۶۶	۴۴٫۳
دھات کا کام	۲۰۲	۸۳	۴۱٫۴
معدنیات کے کام	۱۳۱	۵۸	۴۴٫۳
جانوروں سے حاصل کی ہوئی چیزوں کے سلسلے کے کام	۱۵۳	۸۹	۵۸٫۱
کھانے پینے کی چیزوں اور خوشبو، مسالے وغیرہ	۱۱۲	۶۶	۵۸٫۹
کیمیاوی صنعت	۱۳۹	۸۹	۶۴٫۰
نچوڑ کی صنعت (پھل، عطریات وغیرہ)	۱۳۷	۸۶	۶۲٫۳
دیگر صنعتیں	۱۶۸	۸۵	۵۰٫۶
اوسط	۱۴۱	۷۲	۵۱٫۰

۱۹۵۱ء میں بین الاقوامی تنظیم محنت نے ایک قانون تشکیل دے کر منظور کیا کہ عورت اور مرد کو برابر محنت کا برابر معاوضہ ملے۔ اب تک بین الاقوامی تنظیم محنت کی ممبر ۱۰۷ حکومتوں میں سے صرف ۴۲ نے اس کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ لیکن اگر سرمایہ دار ملک اس قانون کو مان بھی لیں تو بھی، برابر تنخواہ کے سوال پر عورتوں کے ساتھ تفریق ختم نہیں ہو جاتی۔ باوجودیکہ اٹلی کی ترقی پسند قوتیں، کچھ لیبر معاہدوں میں عورتوں کے لئے برابر تنخواہ کے اصول کو منوا چکی ہیں، مگر اس ملک کی معاشیات کے تمام شعبوں میں اب تک عورتوں کو مردوں کا ۷۵ یا ۸۰ فیصدی معاوضہ ملتا ہے۔

برطانیہ میں ۹۰ لاکھ عورتیں کام کرتی ہیں مگر ان میں سے ۱۰ فیصدی مردوں کے برابر تنخواہ پاتی ہیں۔ عورتوں کو کم معاوضہ دے کر، برطانوی صنعتوں کے مالکان ہر سال ۱۲۵ کروڑ پونڈ زیادہ منافع حاصل کرتے ہیں۔

مغربی جرمنی نے بھی کنونشن کو تسلیم کیا تھا مگر اس ملک میں عورت کی محنت سے بے رحمی کے ساتھ ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور اسے کم معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ایک ہی صنعت میں ایک ہی سا کام کر کے بھی عورت کو مرد سے ۴۲ فیصدی کم ملتا ہے۔ نتیجہ فاضل ۶۰۰ کروڑ مارک ہر سال مالکوں کی جیب میں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں، عورت مرد کی برابر تنخواہ سے متعلق کوئی وفاقی قانون نہیں ہے اور نہ ہی امریکہ نے بین الاقوامی تنظیم محنت کے کنونشن کو مانا ہے۔ ویسے تو ۲۲ ریاستوں نے ایسا قانون پاس کیا ہے لیکن اس پر عمل کہیں بھی نہیں ہوتا۔ "ڈیلی پیپلز ورلڈ" نے اس موضوع پر لکھا ہے کہ اگر کوئی جادو ہو جائے اور ساری امریکن عورتیں مرد بن جائیں تو پھر کام لینے والوں کو تنخواہوں پر ۰۰۰ا کروڑ ڈالر خرچ کرنا پڑے گا۔

مغرب میں صرف برابر کام کی برابر تنخواہ کے ہی سلسلے میں عورت کے ساتھ تفریق نہیں برتی جاتی بلکہ عورتوں کی آمدنی اور کمائی اکثر اس لئے بھی مردوں سے کم ہوتی ہے کہ وہ کم لیاقت رکھتی ہیں اور بے مہارت کام کرتی ہیں اور وہ بھی ایسی صنعتوں اور پیشوں میں جہاں معاوضہ کم ہوتا ہے۔

سوویت یونین میں ٹریننگ پائی ہوئی جتنی ماہر عورتیں ہیں ان کی لیاقت میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے، چونکہ مہارت طلب اور اعلیٰ مہارت طلب کاموں پر عورتوں کی تعداد کا تناسب خاصا بڑھ گیا ہے اس لئے مختلف معاشی و تہذیبی کاموں میں عورتوں اور مردوں کی اوسط آمدنی بھی ایک دوسرے سے قریب تر آگئی ہے۔

مستقبل قریب میں کام کے حساب سے معاوضے کا اصول چلتا رہے گا اور سوویت محنت کش لوگوں کی بنیادی مادی و تہذیبی ضروریات اطمینان بخش طور پر پوری ہوتی رہیں گی۔ ساتھ ہی ساتھ اونچی اور نیچی آمدنیوں کے درمیان کی خلیج کم ہوتی جائے گی کیونکہ جن محنت کشوں کو کم تنخواہیں ملتی رہی ہیں ان کی تنخواہیں بڑھتی جائیں گی۔ اس کے علاوہ سائنسی و ٹیکنیکل انقلاب آہستہ آہستہ بے مہارت محنت کو ختم کردے گا کیونکہ آج جو بے مہارت کام کا معاوضہ و تنخواہ پا رہے ہیں وہ مہارت حاصل کرسکیں گے۔

اس معاملے میں بھی رہنمایانہ رول ریاست کا ہے جو جنس کی تفریق کے بغیر برابر کام کی برابر اُجرت کے اصول کو برقرار رکھے گی۔

عورتوں کو سماجی پیداوار میں لینے کے لئے ایک اہم شرط یہ بھی ہے کہ مشینوں اور ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کی بنیاد پر قومی معاشیات کی از سر نو تعمیر کی جا رہی ہے۔ سوویت معاشیات میں خاص طور پر صنعتوں میں تیزی کے ساتھ نئی ٹیکنیکل امداد لگائی جا رہی ہے۔ کارخانوں میں جدید ترین مشینیں اور سامان بھیجا جا رہا ہے کیونکہ ہر طرف مشینوں اور خود کار مشینوں سے پیداوار کے نئے طریقے متعارف کئے جا رہے ہیں۔

تاریخی حیثیت سے بہت ہی تھوڑے عرصے میں ملک نے انجینیرنگ کی ایک طاقتور اور جدید قسم کی صنعت کھڑی کر لی ہے اور اس کی کل پیداوار کے حساب سے سوویت یونین آج دنیا میں دوسری اور یورپ میں اوّلین طاقت سمجھا جاتا ہے۔

گوشوارہ ۱۷

انجینیرنگ کی صنعت کی کل پیداوار میں اضافہ (فیصدی کے حساب سے)

	۱۹۴۰ء	۱۹۴۵ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۵ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۵ء
کُل صنعتی پیداوار	۱۰۰	۹۲	۱۷۳	۳۲۰	۵۲۴	۷۹۱
صنعت انجینیرنگ کی پیداوار	۱۰۰	۱۳۱	۲۳۴	۵۷۱	۱۱۸۷	۲۱۷۱

جیسا کہ ظاہر ہو رہا ہے صنعت انجینیرنگ کی پیداوار، کل سوویت صنعت کے بمقابلے بہت زیادہ تیزی سے بڑھی ہے۔ نیچے دئے ہوئے گوشوارے میں انجینیرنگ اور دھات کی بعض ایسی شاخوں کی ترقی دکھائی گئی ہے جن کے بڑھنے سے ٹیکنیکل امداد اور محنت کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس طرح معاشیات کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے کام کرنے کا میدان وسیع تر ہوتا ہے۔

گوشوارہ ۱۸

کچھ اہم صنعتوں کی ترقی

	۱۹۵۸ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء
بجلی کے کارخانوں کی مصنوعات	۱۰۰	۱۳۲	۱۸۰	۲۰۳	۲۱۴
برقی انجینیرنگ	۱۰۰	۱۴۴	۲۲۱	۲۴۵	۲۷۲
مشینی خراد اور خراد کی مصنوعات	۱۰۰	۱۳۳	۱۹۸	۲۱۸	۲۴۰
آلات و اوزار کی مصنوعات	۱۰۰	۱۴۵	۲۵۲	۲۷۷	۳۰۸
کیمیادی اجزاء، پمپ اور دباؤ ڈالنے کے اوزار اور ریفریجریٹر کے سامان	۱۰۰	۱۵۰	۲۴۶	۲۸۳	۳۱۶
ہلکی صنعت اور کھانے پینے کے سامان کی صنعت کے لئے سامان بنانا	۱۰۰	۱۳۰	۱۸۱	۱۹۸	۲۱۰
ٹرانسپورٹ کی سہولتوں اور کرینوں وغیرہ کی مصنوعات	۱۰۰	۱۲۸	۲۰۹	۲۳۵	۲۵۹

سوویت معاشیات کی ترقی میں تین مخصوص رجحان ہیں ۔ ملک بھر میں وسیع پیمانے پر بجلی، ذرائع پیداوار میں زیادہ سے زیادہ معمولی و خودکار مشینوں کا استعمال، اور صنعت کے لئے کیمسٹری کا وسیع استعمال ۔ ان سب سے محنت میں مدد ملتی اور آسانیاں پیدا ہوتی ہیں جن کی وجہ سے زیادہ عورتیں سماجی پیداوار میں حصہ لیتی ہیں اور ان کی محنت کا دائرہ وسیع تر ہوتا ہے ۔

جتنی ہی زیادہ بجلی صنعت و زراعت میں استعمال ہوگی اُتنی ہی جلد ان شعبوں میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی ۔ صنعت، زراعت اور ٹرانسپورٹ اور رسل و رسائل میں بجلی کا استعمال، شہروں دیہاتوں میں گھروں میں بجلی کی مدد، یہ معاشیات کی تمام شاخوں کو بہتر بنانے، نئی ترقی پسند صنعتیں قائم کرنے اور کام کو سہل تر کرنے میں ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن رول ادا کرے گی ۔

انسان کی جتنی محنت بھی حاصل ہوسکے اس کو زیادہ بہتر طریقے پر استعمال کرنے کے سلسلے میں بھی یہ بات قابلِ غور ہے کہ بجلی کے بڑھنے سے عام طور پر محنت کی بچت ہوتی ہے اور عورت کی محنت کی تو خاص کر بچت ہوتی ہے ۔ یہ عورتوں کو نئے نئے کاموں میں مہارت حاصل کرنے میں مدد دے کر پیداوار کے نئے میدانوں تک ان کی رسائی کرواتی ہے ۔ شہروں دیہاتوں میں بجلی کا گھریلو استعمال عورتوں کے لئے بڑی آسانیاں پیدا کرتا ہے اور زیادہ عورتیں نوکریوں پر جاسکتی ہیں ۔

مشینوں اور خودکار مشینوں سے پیداوار کا کام آسان تر ہوتا ہے اور پیداوار بھی بڑھتی ہے ۔ سوویت ریاست ہمیشہ سے اس مقصد کو نہایت اہمیت دیتی آئی ہے کہ جسمانی محنت کی جگہ مشینوں کا استعمال ہو۔ مشینوں اور خودکار مشینوں کے ذریعے لادنے اُتارنے کے کام کے سلسلے میں جسمانی محنت اب بالکل استعمال نہیں کی جاتی اور اس طرح کے بنیادی کاموں میں کمر توڑ محنت اب بالکل ختم ہو چکی ہے ۔

مشینوں کے استعمال کے سلسلے میں خود کار مشینوں کا استعمال مشینی ترقی کی بلند ترین سطح مانا جاتا ہے۔ خود کار مشینوں کی پیداوار، مشینوں کے ایک ایسے سلسلۂ نظام پر مبنی ہوتی ہے جس میں مزدور کی وقتی و فوری ضرورت نہیں ہوتی مگر وہ مزدور کے قابو میں ہوتی ہیں۔ سوویت یونین کا منصوبہ ہے کہ مستقبل قریب ہی میں پیداوار کے سلسلے کی تمام مشینیں خود کار ہوں، پھر خود کار کارخانے اور فیکٹریاں وغیرہ بھی بنائی جائیں گی۔ صنعت میں، تعمیر، ٹرانسپورٹ اور سائنسی ریسرچ منصوبہ بندی اور نقشہ کشی کے حساب کتاب میں سائیبرنیٹک آلات، کمپیوٹر اور اپنے آپ کو خود منضبط رکھنے والی کلیں بڑے پیمانے پر استعمال کی جائیں گی۔ ان تمام ایجادوں کو استعمال اور کنٹرول کرنے کے لئے اور زیادہ مہارت یافتہ انسانی لیاقت و محنت درکار ہوگی۔

صنعتی ضرورتوں میں کیمسٹری کے استعمال سے، کیمیاوی صنعت کی مختلف شاخوں کی ترقی کے علاوہ معاشیات کے مختلف شعبوں میں کیمیاوی طریقوں کا وسیع استعمال بھی ہوگا۔ اور مصنوعی و سنتھیٹک اشیاء اور دوسری کیمیاوی پیداواروں کی کھپت بھی ہوگی چنانچہ طویل عرصے والے سوویت منصوبوں میں کیمیاوی صنعت کی ایسی ترقی تصور کی گئی ہے جیسی پہلے کبھی نہیں تھی۔ ظاہر ہے کہ سائنس جتنی ہی ترقی کرتی جائے گی، نئی اور ترقی یافتہ صنعتیں اور مہمیں وجود میں آتی جائیں گی۔

بجلی اور اُس کی مدد، ہر قسم کی معمولی و خود کار مشینیں، قومی معاشیات کے تمام شعبوں میں کیمسٹری کا استعمال یہ سب ایک دوسرے سے متعلق اور ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہیں۔ اور انھیں کی متناسب ترقی سے معاشی پیداوار کی ترقی ہوتی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا زیادہ عورتیں ہر صنعت میں شامل ہوتی جائیں گی کیونکہ ان کے لئے کام کرنا آسان تر ہوتا جائیگا

اُن کے لئے کام کے میدان وسیع ہوتے جائیں گے۔

یہاں وضاحت کے لئے کئی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ بڑی مقدار اور بڑے پیمانے کی پیداوار کے رائج ہونے کی وجہ سے پیداواری عوامل کے مزید حصّے بخرے کرنا اور اس کی بنا پر محنت کی مزید تقسیم ضروری تھی۔ اس سے عورتوں کی بڑی تعداد کے لئے انجنیرنگ کی صنعت میں داخل ہونے کا راستہ کھل گیا اور اس بنیادی شعبے میں عورتوں کے کام کا تناسب ۱۹۲۴ء کے ۵ء۸ فی صدی کے بمقابلہ ۱۹۶۱ء میں ۹ء۳۸ فی صدی ہوگیا۔

ٹیلی میکینکس اور خودکار مشین بندی متعدد حرارتی اور پن بجلی گھروں کو چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اب جتنے بھی اہم بجلی گھر بن رہے ہیں سب میں جدید ترین خودکار مشینیں لگائی جارہی ہیں۔ یہ بھی قابلِ غور بات ہے کہ اس وقت سب سے اچھی خودکار مشینوں سے چلنے والے کارخانے یہی بجلی گھر ہیں۔ کام کرنے کے حالات بہتر ہو جانے کی وجہ سے اس صنعت میں عورتوں کا کام کرنا بھی ممکن ہوگیا ہے اور بجلی کی صنعت میں کارکن عورتوں کا تناسب ۱۹۳۲ء میں ۱۱ فی صدی سے ۱۹۶۱ء میں ۸ء۲۸ فی صدی ہوگیا۔

غذا کی صنعت میں بھی بڑی تعداد میں عورتیں ملازم ہیں۔ یہ صنعت کھانے پینے کی چیزیں بڑی مقدار میں پیدا کر کے عورتوں کے لئے یہ ممکن بناتی ہے کہ وہ کھانا پکانے میں کم وقت اور محنت صرف کر سکیں اور ان کے لئے نوکریاں کرنا آسان تر ہو جائے۔ اس صنعت کے مختلف شعبوں میں جو کارخانے کام کر رہے ہیں اُن کو تیزی سے جدید ترین بنایا جارہا ہے۔ روٹی، کیک، بسکٹ (یعنی بیکری) وغیرہ کے بنیادی کام اور اُس سے متعلق کام اب سب مشینوں یا خودکار مشینوں سے کئے جاتے ہیں۔ پہلے شدید محنت و وقت طلب کام جو ہاتھ سے کئے جاتے تھے، مثلاً منوں

میدہ گوندھنا وغیرہ، وہ سب اب مشینوں سے ہوتے ہیں۔خود کار مشینیں اور ترازوئیں اب سامان تولنے، برابر سے سانچوں میں بھرنے، تندوروں میں لگانے، پکی روٹیاں اور دیگر چیزیں تندور سے نکالنے کا کام کرتی ہیں۔ اب عورتیں بھی بیکریوں میں کام کر سکتی ہیں جو پہلے صرف مردوں کی اجارہ داری تھی۔

چاکلیٹ اور مٹھائیاں وغیرہ بنانے کی صنعت میں بھی نئی مشینیں لگ گئی ہیں۔اب تقریباً تمام ہی کام رفتہ رفتہ مشینوں اور خود کار مشینوں سے انجام دیا جانے لگے گا۔چاکلیٹ اور مٹھائیوں کو کاغذ میں لپیٹنا ویسے تو محنت طلب کام نہیں ہے مگر بہت ہی تھکا دینے والا اور اکتا دینے والا کام ہے۔ ویسے ابھی تک یہ "عورتوں کا کام" ہے مگر فرق یہ ہے کہ اب یہ کام مخصوص قسم کی کاغذ لپیٹنے والی مشینوں سے کیا جاتا ہے جو نہ صرف یہ کہ کام کو آسان تر کر دیتی ہیں بلکہ اب بہت سی عورتیں زیادہ دلچسپ کاموں کی طرف جا سکتی ہیں۔

سوویت یونین میں سماجی پیداوار کی ترقی سے بہت سے ایسے مسائل سامنے آئے ہیں اور آتے رہیں گے جو عورت کی محنت سے متعلق ہیں۔خود کار مشینوں نے جہاں ایک طرف عورتوں کے لئے نوکریوں کی گنجائش زیادہ کی ہے وہاں دوسری طرف وہ کارکنوں سے زیادہ لیاقت بھی مانگتی ہیں۔سوویت حکومت عورتوں کو ایسی ٹریننگ دینے اور اُن کی لیاقت بڑھانے کی طرف بہت توجہ دے رہی ہے جس سے وہ خود کار آلوں اور مشینوں کو چلانے میں مردوں سے کسی طرح کم نہ رہیں۔

وسیع پیمانے پر مشینوں اور خود کار مشینوں کا استعمال دو طرح سے صنعتوں اور پھر صنعتوں کے مختلف شعبوں میں عورتوں کی محنت پر اثر انداز ہوتا ہے۔اوّل تو یہ کہ جب

انسانی محنت کے بجائے مشینیں کام کرتی ہیں تو محنت کی خاصی بچت ہوتی ہے اور اس بچت میں عورت کی محنت بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ مشینوں اور خود کار مشینوں سے عورتوں کو کام کے مواقع زیادہ ملتے ہیں اور اس وجہ سے سماجی پیداوار میں عورت کی محنت کا تناسب بڑھتا ہے۔

کیمیکل صنعت کا تیزی سے ترقی پانا، نئی صنعتوں کا اُبھرنا اور قومی معاشیات کے ہر شعبے میں کیمسٹری کا دخل پانا —— ان سب کی وجہ سے مختلف پیشوں کے میدان اور ان کی مہارت میں مزید محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس واقعے کے پیشِ نظر سوویت یونین میں یہ تعین کرنے کے لئے تفتیش و تحقیق کی جارہی ہے کہ عورتوں کی محنت کو کہاں وسیع پیمانے پر لگایا جائے، کہاں کم کیا جائے یا بالکل ہی روک لگائی جائے۔ عورتوں کو وسیع تر مواقع دینے کے ساتھ ساتھ سوویت حکومت برابر کام کرنے کے ماحول اور محنت کے تحفظ کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ کیونکہ عورت کی جسمانی ساخت اور کیفیت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ ماں ہے! سوویت قوانین ماں بچے کی صحت کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ ان قوانین پر عمل کو یقینی بنانے کے لئے، جدید ترین ترقی یافتہ مشینوں اور ٹیکنالوجی کا استعمال، پیداوار کی سوشلسٹ تنظیم، کام کے لئے محفوظ و صحت مند ماحول اور تحفظ و صفائی وغیرہ کا وسیع پروگرام بنایا گیا ہے نتیجے کے طور پر صنعتوں میں اب چوٹ کھانے، زخمی ہونے کی وارداتیں بہت ہی کم ہو گئی ہیں۔ پیشے سے متعلق بیماریوں میں کمی نظر آتی ہے۔

سوویت حکومت اور ٹریڈ یونینیں ہر قسم کی سرگرمیوں اور کام کے ہر میدان میں محنت کرنے والوں کے تحفظ کا خاص طور پر خیال رکھتی ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاسوں، سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے اجلاسوں اور یونین ری پبلکوں

کی سوویتوں کے اجلاسوں، کل یونین سنٹرل کونسل آف ٹریڈ یونین کے جلسوں میں محنت کے تحفظ کے سوال پر غور وخوض کیا جاتا ہے۔ ایسے اقدامات پر فیصلے کئے جاتے ہیں جن سے کام کا ماحول بہتر بنے، محنت کشوں کو چوٹ کھانے، اُن میں بیماری پھیلنے سے بچایا جاسکے۔ عورتوں کی محنت کے تحفظ پر خصوصیت سے توجہ دی جاتی ہے، خامیاں دریافت کرکے اُن کو دُور کیا جاتا ہے چنانچہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۲ء کو سوویت یونین کی مجلسِ وزراء اور کل یونین سنٹرل کونسل آف ٹریڈ یونین نے ایک تجویز منظور کی جس میں کارخانوں اور مرکزِ تعمیرات پر محنت کے تحفظ کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے —— اور ایک بار پھر کارخانوں اور مرکزِ تعمیرات کے منتظموں و مینجروں اور مقامی ٹریڈ یونینوں کی توجہ اس طرف مبذول کی گئی کہ محنت کے تحفظ کے طریقوں کو تیزی سے بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کہ عورتوں سے متعلق محنت کے تحفظ کے جو قوانین ہیں اُن پر سختی سے عمل درآمد کی نگرانی کی جانی چاہیئے۔

عورتوں کے لئے کام کا ماحول محفوظ ہو، اِس کا یقین کرنے کے لئے مخصوص قوانین ہیں۔ عورتوں کی بین الاقوامی تحریک کے کچھ نمائندے، عورتوں کے اِن خصوصی حقوق کو عورت کی محنت کے ساتھ تفریق برتنے کے معنی میں لیتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے عورت اپنا کام انتخاب نہیں کر سکتی (جس میں سخت و مُضر کام شامل ہے)، یہ خصوصی قانون عورتوں کی مکمل آزادی میں خلل ڈالتے ہیں۔ اُن کا یہ بھی کہنا ہے کہ عورت کو جلد پنشن ملنا بھی تفریق ہے اور یہ خصوصی قانون عورت کو حقیر بنا دیتے ہیں۔ لیکن اگر ان لوگوں کی بات مان لی جائے تو عورت کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عورتیں ایک عظیم و انتہائی اہم سماجی خدمت انجام دیتی ہیں —— یعنی نئی نسلوں کو پیدا کرنا! یہی وجہ ہے کہ سوشلسٹ

سماج، قانونی ودوسرے ذرائع سے، عورت اور مرد کے درمیان برابری لانے کی واقعی کوشش کرتے ہوئے، اپنے امکان بھر، ماں اور بچے کی صحت کی حفاظت کو فرضِ اولین سمجھتا ہے۔

سوویت حکومت محنت کے تحفظ پر کافی سرمایہ خرچ کرتی ہے۔ صنعتوں میں حفاظت اور محنت کے لئے صفائی سے متعلق تحقیقات وسیع پیمانے پر ہوتی رہتی ہے۔ ریسرچ کے ادارے مطالعہ کرتے رہتے ہیں کہ پیداوار کے مختلف امور کا اثر عورتوں کی صحت پر کیا پڑتا ہے، تحفظِ محنت کے متعلق ریسرچ کرنے والے ادارے جو ٹریڈ یونین کے ماتحت ہوتے ہیں، دیگر امور کے ساتھ ساتھ اُن طریقوں پر بھی غور کرتے ہیں جن سے عورتوں کے واسطے کام کے ماحول کو پسندیدہ تر بنایا جاسکتا ہے اور طرح طرح کی ایسی مشینیں ایجاد ہوتی رہتی ہیں جن سے ان کی محنت آسان تر ہوسکے۔ عورتوں سے متعلق دوا علاج اور حمل کے مسائل کے ماہرین برابر مطالعہ کرتے رہتے ہیں کہ اس نقطۂ نظر سے جسمِ نسوانی پر محنت کے ماحول کے کیا اثرات پڑتے ہیں اور بہتری کی صورتیں تجویز کرتے ہیں۔

وسیع پیمانے پر مشینوں اور خود کار مشینوں کے استعمال سے کام کا ماحول بہتر ہوتا ہے، پُرانے کارخانوں وغیرہ کی مرمت کرتے وقت اور نئے بناتے ہوئے یہ امر ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کام کا خوشگوار ماحول بنے۔ اس میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں کہ گرمی سردی میں حرارت نارمل رہے، ایرکنڈیشننگ، ٹھنڈی ہوا سے بچاؤ وغیرہ۔ محنت کا معائنہ کرنے والے خاص اربابِ حل وعقد ہوتے ہیں جو اس کا انتظام کرتے ہیں کہ تمام مشینیں، اُن کے پُرزے، مشینی آلات اور خود بخود چلنے والے آلات وادزار اس طرح بنے ہوں اور چلائے جائیں کہ حفاظت کے تمام انتظامات اُن میں بخوبی کام کر رہے ہوں۔

کسی بھی ادارے، کارخانے یا فیکٹری کو چلانے سے پہلے یہ لازمی ہے کہ محنت کی حفاظت کے کئی انتظامات کو پورا کر لیا جائے اور علاقائی یا مقامی ٹریڈ یونین کونسل کے تحفظ محنت کے انسپکٹر سے اُن کو پاس کروایا جائے۔ اگر کوئی کارخانہ یا مہم، تحفظِ محنت کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے (مثلاً مشینوں میں کسی خرابی کی وجہ سے فضا میں مٹّی یا گیس بڑھ رہی ہے) تو محنت کا انسپکٹر اُس کارخانے یا کارخانے کے اُس حصّے کو بند کروا دیتا ہے جس کے معنی یہی ہوتے ہیں کہ اکثر پورا کارخانہ بند کر دینا پڑ جاتا ہے۔

کارخانوں کے ساتھ عام طور پر بوچھاری غُسلخانے، بیٹھنے کے کمرے، عورتوں کے لئے آرام گاہ، دواخانہ، شفاخانہ (جہاں انسدادی اقدامات مثلاً ٹیکہ وغیرہ بھی لگایا جا سکے) ہوتا ہے۔ جتنے نئے مزدور آتے ہیں سب کو سمجھایا جاتا ہے کہ حادثات سے کیونکر بچنا چاہیئے اور حفاظت کے قوانین سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ فورمین اور ٹولیوں کے لیڈر مزدوروں کو کام کی نوعیت سمجھاتے ہیں۔ تحفّظِ محنت اور حادثات سے حفظِ ماتقدم برابر مزدوروں کو بتایا جاتا رہتا ہے۔

سماجی معاشی میدان میں، تنخواہوں اور اُجرت والوں دونوں کے لئے پانچ دن کا ہفتہ ایک اہم ترقّی ہے، اِس سے کام کے ماحول میں بھی بہتری پیدا ہوتی ہے۔ اِس سے بعض کارخانوں وغیرہ میں رات کی پالی میں کمی آئی ہے، بعض میں تو رات کی پالی بالکل ختم ہو گئی ہے۔

سوویت کارخانوں اور صنعتوں میں پہلی، دوسری اور تیسری پالی کے حساب سے کام ہوتا ہے۔ مثلاً سوتی کپڑے کی صنعت جس میں محنت کش عورتوں کی اکثریت ہے، پہلے تین پالیوں میں کام کرتی تھی۔ چند سال ہوتے ہیں کہ سوتی کپڑے کے مزدوروں کے لئے نیا پروگرام بنایا گیا جس میں کہا گیا کہ رات کی پالیاں کم از کم ہوں اور ہفتہ میں دو دن کی چھٹّی دی جائے۔ یہ تجربہ

کامیاب رہا اور پھر اور صنعتوں پر بھی کیا گیا۔ لاکھوں عورتوں کو رات کے کام سے چھٹی مل گئی۔ انقلابِ
اکتوبر کی پچاسویں سالگرہ آنے تک تمام مزدوروں اور دفتروں میں کام کرنے والوں کو بھی پانچ
دن کا ہفتہ ملنے کا پروگرام کامیابی کے ساتھ پورا ہوگیا۔

سوویت یونین کے جو قانون محنت سے متعلق ہیں اور خاص کر عورت کی محنت
سے، اُنھوں نے عورت کو قوتِ عمل کے میدان میں لانے میں بڑا اہم رول ادا کیا ہے۔ جو قانون
عورت کو شدید محنت طلب اور خطرناک کاموں سے روکتا ہے اس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔
۱۹۳۲ء میں محنت سے متعلق عوامی کمیساریت نے ایسے کاموں کی ایک فہرست بنائی جو خاص کر
بھاری اور صحت کے لئے خطرناک ہیں۔ عورتوں کو ایسے کام نہیں دیئے جاتے۔ سائنسی اور ٹیکنیکل
ترقی کی وجہ سے بھاری کام ہلکا ہوگیا ہے اور بہت سے کام خطرناک نہیں رہے لہٰذا اُن تک
عورتوں کی پہنچ ہوگئی ہے۔ پھر بھی ان کاموں کی فہرست پر برابر نظر ثانی ہوتی رہتی ہے۔ اِس
فہرست کا کیا فائدہ ہے؟ نوکریوں کے متعلق فیصلہ کرتے وقت ہو سکتا ہے کہ عورتوں کو یہ علم
نہ ہو کہ اِس صنعت یا اُس صنعت میں کام کا ماحول اُن کے لئے مناسب نہیں ہے تو وہ آگاہ رہیں۔
سوویت قانون عورتوں کو ایسے کام نہیں کرنے دیں گے جو اُن کی صحت کے لئے مضر ہوں۔ یہ اہم
سوشلسٹ سماج کی انسانیت پرور بنیاد کو ظاہر کرتا ہے جس کی وجہ سے عورتوں کی صحت
اور اس طرح آئندہ نسلوں کی صحت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

زمین کے نیچے عورتوں کے کام کرنے کے سلسلے میں سوویت یونین نے بین الاقوامی
تنظیم محنت کے قانون کو صرف مانا ہی نہیں اُس پر سختی سے عمل بھی کیا ہے۔ کھانوں میں عورتیں
صرف منتظموں کی یا صحت کی نگراں کی حیثیت سے ہیں یا ایسے کام کرتی ہیں جن میں جسمانی

محنت نہیں ہے۔

اِس طرح محنت کے قانون نے وزن کی بھی ایک خاص حد مقرر کی ہے، عورت کو اُس سے زیادہ وزن اُٹھانے کی اجازت نہیں، یہ وزن اُن اوزان سے بہت کم ہیں جو مرد اُٹھا سکتے ہیں۔ بڑی عمر کی عورتیں، نوعمر عورتوں سے زیادہ وزن اُٹھا سکتی ہیں۔

ماں بچّے کے تحفّظ کے قوانین حاملہ ماؤں کو رات کی پالی پر جانے کی اجازت نہیں دیتے، حمل کے پانچویں مہینے کے بعد ان کو کاروباری کام سے اِدھر اُدھر دَورے پر نہیں بھیجا جا سکتا اور اوَور ٹائم سے چُھٹی مِل جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر ضروری سمجھے تو حاملہ عورت کو آسان تر کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ تنخواہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کام کرنے والی عورتوں کو دَورانِ حمل اور وضعِ حمل کے لئے کافی لمبی چُھٹی ملتی ہے (کل ۱۱۲ دن، جن میں سے ۵۶ دن ولادت سے پہلے اور ۵۶ دن ولادت کے بعد) اگر ولادت میں کوئی گڑبڑ ہو یا جُڑواں بچّے پیدا ہوں تو بعد والی چھٹی ۷۰ دن کردی جاتی ہے محنت کی تنظیم میں یہ ایک خاص عنصر ہے کہ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی ماں کے لئے خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ولادت کے وقت لمبی چُھٹی ماں بچے کی صحت کو بناتی ہے، ولادت کی چُھٹّی کے فوراً ہی بعد، اس کے ساتھ ہی سالانہ چھٹی بھی لی جا سکتی ہے چاہے ماں بالکل نئی کام پر آئی ہو اور اُس نے کام کے ۱۱ مہینے نہ بھی پورے کئے ہوں جن کے بعد وہ سالانہ چُھٹّی کی حق دار ہوتی۔

قانون کے تحت عورت کو، ولادت کی چھٹّی کے بعد سالانہ چُھٹّی اور پھر اور چُھٹّی مِل سکتی ہے جو تین مہینے کی ہوگی، وہ بلا تنخواہ کے ہوگی مگر اس سے اُس کی ملازمت کی مدّت پر

کوئی اثر نہیں پڑے گا اور ساری چھٹیوں بھر اس کی نوکری محفوظ رہے گی۔ قانون یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ جو عورتیں بچّہ ہونے کے بعد نوکری پر نہ آسکیں اُن کی نوکری سال بھر تک اُن کے لئے محفوظ رکھی جائے، وہ سال بھر بعد آکر وہی کام کر سکتی ہیں۔

دودھ پلانے والی ماؤں کو کام کے ہر ساڑھے تین گھنٹے کے بعد ۳۰ منٹ کی چھٹی، بچّے کو دودھ پلانے کے لئے ملتی ہے۔ جب تک ماں اپنے بچّے کو دودھ پلاتی رہتی ہے، یہ آدھ گھنٹے کی چھٹی اس کو ملتی رہتی ہے اور اس وقت کا شمار کام کے وقت میں کیا جاتا ہے، تنخواہ پر اِس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جن کارخانوں میں یا اداروں میں ۱۰۰ سے زیادہ مزدور یا کارکن ہوتے ہیں ان میں ایک الگ کمرہ بنا رہتا ہے جہاں ہٹ کر مائیں بچّوں کو دودھ پلاتی ہیں۔

دودھ پلانے والی ماؤں کو رات کی پالی پر نہیں لگایا جاسکتا۔ اگر کسی وجہ سے دودھ پلانے والی ماں اپنا پہلا کام نہیں کر سکتی تو اس کو آسان تر کام دے دیا جاتا ہے، جو اُسی ادارے، کارخانے یا دفتر میں ہونا چاہئے، تنخواہ اس کو اپنے پہلے ہی کام کی ملتی ہے۔

سوویت قانون کے تحت اُمیدوار ماں یا دودھ پلانے والی ماں کو کوئی کام دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا، نہ ہی اِس بنا پر اُسے کم تنخواہ دی جاسکتی ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی جُرم ہے۔ سوویت حکومت اس امر کی نگرانی کرتی ہے کہ عورتوں کی محنت اور صحت کے تحفّظ کے جتنے قاعدے ہیں سب کی سختی سے پابندی کی جائے۔ چنانچہ ان قوانین کی سختی سے پابندی عورت کے لئے یہ ممکن بنا دیتی ہے کہ وہ ماں بننے کے ساتھ ساتھ ہر معاشی، سیاسی، سماجی، سائنسی اور تہذیبی میدان میں حصّہ لے سکے۔

سوویت یونین ان ملکوں میں سے ایک تھا جنھوں نے ماں کی حفاظت کے لئے

بنائے ہوئے بین الاقوامی تنظیم محنت کے قاعدے پر دستخط کئے تھے۔ سرمایہ دار دنیا میں سے صرف دو ملکوں نے اس پر عمل درآمد کیا ——— ایکواڈور اور یوروگائے۔ اس قاعدے میں، حمل و وضع حمل کے لئے چھ ہفتے پہلے اور چھ ہفتے بعد کی چھٹی منظور کی گئی تھی، جس عرصے میں تنخواہ سماجی تحفظ و سرکاری فنڈ سے ادا کی جائے اور اتنی کافی ہو کہ ماں بچے کی صحت مند زندگی کا یقین ہو سکے۔ کوئی لائق ڈاکٹر یا ماہر حمل عورت کی نگرانی کرے، کام کرتے وقت دودھ پلانے والی ماؤں کو چھٹی ملے، وضع حمل کی چھٹی پر جو عورتیں جائیں ان کو کام یا نوکری سے علیحدہ نہ کیا جائے وغیرہ

سرمایہ دار ملکوں میں عورتوں کو ابھی یہ تمام حقوق حاصل کرنے باقی ہیں مگر سوویت یونین میں یہ ایک حقیقت بن چکے ہیں۔

سوویت یونین کا آئین عورتوں کو آرام کرنے، کام سے فرصت پا جانے اور بڑھاپے کی کفالت کی بھی گارنٹی دیتا ہے۔ یہ بھی کچھ اہم امور ہیں جن کی بنا پر عورتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں سماجی پیداوار میں شریک ہو رہی ہیں۔ سوویت یونین میں سماجی تحفظ کا جو انتظام ہے اس کے ذریعے تمام سوویت شہریوں کو (چاہے وہ کسی شعبے میں کام کرتے ہوں، کسی قوم یا نسل کے ہوں، مرد ہوں یا عورت) بڑھاپے اور معذوری کی پنشن دی جاتی ہے، گھر کے کمانے والے کے مر جانے کی صورت میں بھی پنشن ملتی ہے۔ اس سماجی تحفظ اور سماجی بیمے کے واسطے سوویت ریاست کروڑوں روبل سالانہ خرچ کرتی ہے۔ ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان یہ رقم ۵۳۱۰ کروڑ روبل اور ۲۳۱۰ کروڑ روبل تھی۔ سماجی تحفظ کی خاص قسم تو پنشن اور عطیے ہیں۔ موجودہ نظام کے مطابق، پنشن صنعتی کام کرنے والوں، مختلف پیشے والوں، دفتروں اور اجتماعی فارموں پر کام کرنے والوں کو دی جاتی ہے جبکہ وہ مقررہ عمر کو پہنچ جائیں اور ضروری سروس ریکارڈ

اُن کے پاس ہو۔ عورتوں کو بھی مَردوں کے برابر پنشن ملتی ہے۔ مردوں کے لئے پنشن کی عمر ساٹھ سال اور سروس ریکارڈ پچیس سال ہونا چاہیئے، عورتوں کے لئے ۵۵ سال اور کم از کم بیس سال کی سروس۔ جن ماؤں نے پانچ یا اِس سے زیادہ بچے (جو آٹھ سال کی عمر تک پہنچے ہوں) پالے ہوں اُن کے لئے پنشن کی عمر ۵۰ سال اور سروس ۱۵ سال۔

پنشن کے لئے مزدوروں کی بھی کئی قسمیں کی گئی ہیں، مثلاً لکڑی اور کیمیکل کی صنعت میں کام کرنے والے یا پانی اور ریلوے کے ذرائع نقل وحمل میں، ایسے ماحول میں کام کرنے والے جہاں تپش زیادہ ہو، تعمیرات کے مزدور وغیرہ —— اِن کو جلد پنشن کا حق ہوتا ہے۔ ۵۵ سال مردوں اور ۵۰ سال عورتوں کے لئے جبکہ انھوں نے ضروری مدت تک کام کیا ہو۔ حال ہی میں سوتی مِلوں میں کام کرنے والی عورتوں کی پنشن کی عمر ۵ سال گھٹادی گئی ہے۔

اوسطاً بڑھاپے کی پنشن، کام کرنے والے کی باقاعدہ تنخواہ کی دو تہائی ہوتی ہے۔ اگر کارکن نے ایک خاص مدت تک کام کیا ہے اور وہ مدت بیچ میں کبھی ٹوٹی نہیں، یا زیادہ مدت کام کیا ہے یا اُس کے متعلقین کی تعداد زیادہ ہے تو اُس کی پنشن ۱۰ سے ۱۵ فی صدی بڑھادی جاتی ہے۔ جن مزدوروں کو کم تنخواہ ملتی رہی ہے اُن کو پنشن معمول کی تنخواہ کے برابر ملتی ہے۔

پنشن پانے کے بعد مزدور یا کارکن اگر چاہیں تو اپنا کام کرتے رہیں۔ ویسی صورت میں ان کو کام کی پوری تنخواہ اور پنشن کا ۵۰ سے لے کر ۱۰۰ فی صدی تک مل سکتا ہے اور یہ اس پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کس شعبے میں کام کر رہے ہیں۔

بڑھاپے کی پنشن کے علاوہ، بہت سی صنعتوں میں کام کرنے والوں کو لمبی سروس کا بونس بھی ملتا ہے۔ اِس طرح تعلیم اور علاج کے شعبوں میں جو لوگ ۲۵ سال کام کر چکے ہوں

اُن کو اپنی تنخواہ کا ۲۰ فی صدی بونس ملتا ہے۔ واضح رہے کہ سوویت یونین میں تعلیم اور علاج کے شعبے میں زیادہ تر عورتیں ہیں، اِس لئے اس اقدام سے اُن کے لئے مزید معاشی آزادی و خودمختاری حاصل ہونا ظاہر ہے۔

متذکرہ بالا امور سے یہ نظر آسکتا ہے کہ عورتوں کے کام کرنے کے لئے سوویت یونین میں بہترین حالات مہیا کر دیئے گئے ہیں تاکہ عورتیں سماجی پیداوار میں شامل ہو سکیں اور اُن کی صحت کی مناسب نگہداشت کرتے ہوئے اُن کی محنت کو بہترین طریقے پر بروئے کار لایا جاسکے۔

سیاسی اور سماجی زندگی میں عورتوں کا حصّہ

۷ رنومبر (۲۵ راکتوبر) ۱۹۱۷ء کو محنت کشوں اور سپاہیوں کی نمائندہ پتر گراد سوویت کے اجلاس میں لینن نے مزدوروں اور کسانوں کی پہلی ریاست کے قائم ہونے کا اعلان کیا
کمسن سوویت ری پبلک نے اپنے اوّلین چند قوانین میں، ملک کی سماجی، سیاسی تہذیبی اور معاشی زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی مردوں سے برابری تسلیم کی۔ سوویتوں کی تیسری کل روس کانگریس نے جنوری ۱۹۱۸ء میں محنت کش لوگوں اور استحصال کا شکار لوگوں کے حقوق کا اعلان نامہ منظور کیا۔ یہ پہلا سوویت فرمان تھا جس میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دئے گئے۔ جولائی ۱۹۱۸ء میں سوویتوں کی پانچویں کل روس کانگریس ہوئی جس نے روسی وفاق کا آئین منظور کرتے ہوئے عورت کی برابری کو قانونی شکل دی۔ آئین کی رُو سے عورت کو ان تمام سیاسی، معاشی وسماجی حقوق کی گارنٹی دی گئی جو مردوں کے برابر دئے گئے تھے۔ روس کی تاریخ میں پہلی بار عورتوں کو یہ حق ملا کہ وہ کسی کو انتخاب کریں (ووٹ دیں) اور خود کسی مقامی یا بلند تر جگہ پر چُنی جا سکیں۔ عملی حساب سے اس کے معنی یہ تھے کہ لاکھوں عورتوں کے لئے ملک کی معاشی، سماجی اور سیاسی زندگی میں حصّہ لینا ممکن بنا دیا گیا۔

نومبر ۱۹۱۹ء میں لینن نے کہا،

"سوویت اقتدار کے دو سال میں یوروپ کے ایک انتہائی پچھڑے ہوئے ملک

میں عورت کو آزاد و خود مختار بنانے کے لئے، اُسے "صنف طاقتور" کے برابر لا کھڑا کرنے میں اِتنا کچھ کیا ہے جتنا کہ دنیا کی تمام ترقی یافتہ، روشن خیال اور "جمہوری" ریپبلکوں نے کُل ملا کر نہیں کیا ہے۔"

عورت کی معاشی برابری کا مسئلہ حل کرنے کے لئے پہلے ان کو سیاسی حقوق دیئے گئے اور ان پر عمل ہونے کا یقین کرنے کے لئے عورتوں کو تمام ریاستی اداروں، دفتروں وغیرہ اور سماجی اور پبلک تنظیموں میں لیا گیا۔ یہ نہایت ہی دشوار راہ تھی۔ سوویت ریپبلک کے پاس عورتوں کی ایک بڑی فوج تو ضرور تھی مگر سب اَن پڑھ اور کچلی ہوئی —— یہ زارشاہی سے وراثت ملی تھی! کیونکہ زارشاہی نے اپنی عورت شہریوں پر شدید سماجی اور قومی مظالم، حیرت ناک اور ہیبت ناک بے انصافی روا رکھی تھی۔ ان عورتوں کو سرکاری امور یا مسائل تو درکنار معمولی سے معمولی سماجی مسئلوں کا بھی کوئی علم نہ تھا۔ اِس کے علاوہ یہ بات اُن کے ذہنوں میں شدت سے بیٹھی ہوئی تھی کہ "عورت کو سیاست سے کیا مطلب ہے۔" اسی ماحول میں لینن نے اپنی مشہور بات کہی تھی "ہر باورچن کو یہ سیکھنا ہے کہ ریاست کیسے چلائی جاتی ہے۔"

چنانچہ عورتوں سے کہا گیا، اُن کو دعوت دی گئی کہ حکومت چلانے میں حصہ لیں، ریاست کے انتظام میں ہاتھ بٹائیں۔ اور لینن کے الفاظ رفتہ رفتہ حقیقت بنتے گئے۔ عورتوں کی سیاسی تعلیم کے بہترین طریقے نکلتے آئے۔

مقامی پارٹی کمیٹیوں نے مخصوص کمیشن بٹھائے کہ عورتوں میں سیاسی تعلیم پھیلائیں اور اُن میں سیاسی شعور پیدا کریں۔ ان کمیشنوں نے ہر ادارے، ہر کارخانے اور فیکٹری اور مِل میں جلسے کرنے شروع کئے۔ ضلعوں اور شہروں میں چھوٹی بڑی میٹنگیں کیں جن میں ضروری اور فوری سوالات پر بحث ہوتی تھی۔ پھر ان کمیشنوں کے بجائے شعبے بنا دیئے گئے جو عورتوں میں کام کرتے تھے اور

ان پر نہایت درجہ اثرانداز ہوئے۔ جلسے اور کانفرنسیں کرنے کے علاوہ ان شعبوں نے بہت سے نئے قاعدے قانون بنائے تاکہ عورتوں کے کام کرنے اور زندگی بسر کرنے کا ماحول بہتر بن سکے، عورتوں کے لئے لٹریچر چھاپا وغیرہ۔ پھر نمائندہ عورتیں سامنے آئیں جو ان ہی شعبوں کے تحت کام کرتی تھیں اور عورتوں کو اپنی سماجی اور سیاسی سمجھ بڑھانے میں مدد دیتی تھیں، ان کو جوق در جوق سوشلسٹ تعمیر کے کاموں میں لگاتیں، اپنے ملک کے اور بین الاقوامی حالات سے آگاہ کرتی تھیں۔ اور اُن کو ٹھیل ٹھیل کر ریاستی، پبلک اور سیاسی سرگرمیوں کی طرف راغب کرتی تھیں۔

اِن اسمبلیوں میں عورتیں سال بھر کے لئے نمائندہ چُنی جاتی تھیں، یہ انتخاب کسی عام جلسے میں ہوتا تھا یا کسی کارخانے، دفتر، یا دیہاتی یا شہری بستیوں سے ہوتا تھا۔ نمائندہ عورتوں کی اسمبلی میں عام طور سے ۵۰ سے ۷۰ تک عورتیں نمائندہ ممبر ہوتی تھیں۔ چونکہ ہر سال نئے نمائندے آتے تھے اس لئے چند ہی سالوں میں لاکھوں عورتیں اسمبلیوں کی ممبر بنیں۔ نمائندہ بن کر ان کو بیش بہا تجربات حاصل ہوتے تھے۔

اچھے نتائج نکالنے کے واسطے یہ اسمبلیاں اپنے عملی کام کا منصوبہ بناتی تھیں۔ سوویت عملے میں کام کرنے والے اکثر ایسی رپورٹیں لاتے جن پر خوب گرما گرم بحثیں ہوتیں۔ عورتیں اکثر کمیوں پر تنقید کرتیں اور بہتری کی تجویزیں پیش کرتیں۔ وہ جہالت کے خلاف ڈٹ کر لڑتیں، جن ریاستی اداروں کا پبلک کی تعلیم سے تعلق تھا ان کے شعبوں کی مدد کرتیں، کارخانوں پر محنت کی حفاظت کی تنظیم میں ہاتھ بٹاتیں، لوگوں کو طبی مدد پہنچاتیں۔ انھوں نے پالنا گھر اور کنڈرگارٹن بنانے میں حصہ لیا، کھانے پینے کا سامان اور دوسری استعمالی چیزوں کی سپلائی کو بہتر بنایا ——— شہر ہو یا دیہات ہر جگہ بہتری اور ترقی کے تمام اقدامات کو انھوں نے قوت پہنچائی۔ بہت سی سرگرم نمائندہ

عورتیں سوویتوں کے لئے بھی چُنی گئیں، اُن میں سے بہت سی اہم سرکاری عہدیدار ہوئیں، پارٹی لیڈر اور بڑے بڑے اداروں کی سربراہ اور منتظم بنیں۔

۱۹۲۱ء میں سوویت حکومت نے تمام پیداواری کارخانوں اور ریاستی اداروں میں عملی تربیت کا ایک سسٹم جاری کیا۔ یہ بھی کسان اور مزدور عورتوں کو سماجی، سیاسی اور معاشی سرگرمیوں میں شامل کرنے کی طرف ایک قدم تھا۔ اس کی بدولت سرکاری اداروں کا تعلق عوام اور خاص کر محنت کش عورتوں کے ساتھ وسیع تر اور مضبوط تر ہوا۔ سوویتوں میں تربیت پانے والی عورتیں ماں بچّے کے شعبے، تحفّظِ محنت، پبلک صحت، پبلک کے کھانے پینے کے انتظامات اور تعلیم وغیرہ شعبوں میں لگائی گئیں۔ وہ طبّی اور تہذیبی اداروں میں بھی کام کر رہی تھیں اور مزدوروں کسانوں کے انسپکشن کے شعبے میں بھی۔ یہ ایک ادارہ تھا جو سوویتوں کے تحت چلنے والے کارخانوں وغیرہ کی ریاستی نگرانی کرتا تھا۔ ان معائنے کی ٹولیوں میں عوامی نمائندوں میں سے دو تہائی عورتیں تھیں۔

عورتوں کے رسالوں ——— ربوت نِتسا (مزدور عورت)، "کرسِت یانکا" (کسان عورت)، "کمیونِستکا" (کمیونسٹ عورت)، "ڈیلیگاتکا" (ڈیلیگیٹ عورت) وغیرہ ——— نے عورتوں کا سیاسی نظریہ بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ قومی ریپبلکوں میں مرکزی روس ہی کی طرح عورتوں میں کام کرنے کے شعبے یا ڈیپارٹمنٹ تھے، نمائندہ عورتوں کی اسمبلیاں تھیں۔ مگر وہاں اس کے ساتھ ساتھ، مقامی رسموں روایتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر کچھ اور طریقے بھی اختیار کئے گئے جو بہت موثّر ثابت ہوئے۔ عورتوں کے ڈیپارٹمنٹوں نے عورتوں کے ہی پیداواری کوآپریٹو، عورتوں کی دوکانیں، عورتوں کے کلب وغیرہ کھولے اور اُن کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ "صرف عورتوں کے لئے" تھے۔ وہاں کے رواج کے مطابق عورتیں کسی ایسے ادارے یا کلب میں نہیں

جاسکتی تھیں جہاں مرد بھی ہوں۔ اول تو خاندان کے مرد ہی ان کو دہاں نہ جانے دیتے، اور پھر یہ کہ ایک علیحدگی کے ماحول میں زندگی بسر کرنے اور پرورش پانے کے بعد خود عورتوں کی بھی ہمّت نہ ہوتی کہ وہ ایسے کلبوں وغیرہ میں جائیں۔

وسط ایشیا اور قفقاز پار کی ریپبلکوں میں جو عورتوں کے کلب تھے ان میں مختلف شعبے تھے، تہذیبی اور تعلیمی، پیداوار اور ماں بچے کی حفاظت وغیرہ۔ تہذیبی اور تعلیمی شعبے ان پڑھوں کے لئے اسکول قائم کرتے، مختلف پیشے سکھانے کے اسکول اور ٹیکنیکل اسکول کھولتے، قسم قسم کے نصاب پڑھاتے اور پڑھانے لکھانے کے لئے ٹولیاں بناتے۔ جن شعبوں کا پیداوار سے تعلق تھا وہ ایسے ورک شاپ اور کوآپریٹو بناتے جہاں عورتیں مختلف پیشوں میں مہارت حاصل کرتیں۔ ابھی تک عورتیں دھات کے کاموں یا انجینیری سے تو کوسوں دور تھیں مگر ان کو اُون کی کتائی، بُنائی، سِلے کپڑے تیار کرنا، کپڑا بننا وغیرہ سکھایا جاتا تھا۔ بعد کو یہی کلب اِس قابل ہوئے کہ ٹائپسٹ، ٹیلی گرافر، دفتری اور ماہرینِ مسائلِ حمل وولادت ٹریننگ دے کر تیار کرسکیں۔

جن شعبوں کا ماں بچے کے تحفظ سے تعلق تھا اُن کے استعمال کے لئے عورتوں اور عورتوں اور بچوں کی مشورہ گاہیں، کنڈر گارٹن، دواؤں کی دوکانیں اور آؤٹ ڈور مریضوں کے شفاخانے وغیرہ تھے۔

قانون کے شعبوں میں عورتوں سے متعلق سوویت قوانین کے معنی سمجھائے جاتے تھے خاص کر ایسے قوانین کے جو عورت مرد کی برابری سے متعلق تھے۔

ایسی بھی بستیاں تھیں جہاں لوگ صرف گلّے پالتے تھے اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ایسے مقامات پر عورتوں کے شعبے سب سے پہلے صفائی اور صحت کے لئے حفظِ ماتقدم

پر زور دیتے تھے۔ وہاں ایک طرح کے چلتے پھرتے یا گشتی کلب بنائے گئے تھے جو "لال خیمہ" کہلاتے تھے۔ یہ وہاں اُن چراگاہوں پر جاتے تھے جہاں گلّے بان مویشی چرانے، کام کرتے تھے۔ اِس کلب کے کارکن عورتوں کو پڑھنا لکھنا سکھاتے، ان کو اخبار اور رسالے پڑھ کر سناتے، جن میں مقامی معاملات پر مضامین ہوتے تھے۔ طبّی کلبوں کے کارکن جو زیادہ تر عورتوں کے امراض اور حمل کے مسائل سے واقف ہوتے، اُن کو مفید مشورے دیتے، ماؤں کو اپنی اور بچّوں کی نگہداشت سکھاتے اور ہر طرح کی طبّی سہولت پہنچانے کی کوشش کرتے۔ یہ ایک ایسا تہذیبی انقلاب تھا جس نے لاکھوں ایسی عورتوں کو معلومات دیں جو پہلے بالکل جاہل اور مظلوم تھیں۔ یہ نئی عورت کے لئے جد و جہد تھی، وہ نئی عورت جواب آزاد اور خود مختار تھی۔

آئیے، اب تفصیل سے اس سوال پر غور کریں کہ عورتیں اپنے سیاسی حقوق سے کس طرح فائدہ اُٹھاتی ہیں اور سوویت سماج میں کیا رول ادا کرتی ہیں۔

محنت کش عوام کے نمائندوں کی سوویتیں سوویت یونین کی سیاسی بنیادیں ہیں شہروں اور دیہات کے محنت کش عوام ان سوویتوں ہی کے ذریعے اپنی طاقت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلند ترین قانون ساز ادارہ، سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت دو حصّوں میں تقسیم ہے: یونین کی سوویت اور قومیتوں کی سوویت۔ ان دونوں چیمبروں کو برابر حقوق حاصل ہیں۔ یونین کی پندرہ ریپبلکوں میں یونین ریپبلک کی اعلیٰ سوویت ہی سب سے اعلیٰ قانون ساز ادارہ ہے۔

عملدرآمد اور انتظامیہ امور کا اعلیٰ ترین ادارہ حکومت ہے —— سوویت یونین کی مجلسِ وزراء، جسے اعلیٰ سوویت مقرر کرتی ہے۔ یہ مجلسِ وزراء سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے سامنے ذمّے دار اور جواب دِہ ہے۔ یونین ریپبلکوں کی اعلیٰ سوویت وہاں کی حکومت مقرر کرتی ہے۔

مختلف خطوں، علاقوں، خود مختار قومی علاقوں اور رقبوں، ضلعوں شہروں اور دیہات میں حکومت کے ادارے انہیں سے متعلق مقامی، محنت کشوں کے نمائندوں کی سوویتیں ہوتی ہیں۔ یہ تمام ادارے (سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت سے لے کر دیہات کی سوویتوں تک) ایک مخصوص مدت (۲ سے ۴ سال) تک کے لئے چُنے جاتے ہیں اور ان کو جملہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

ہر سطح پر محنت کشوں کے نمائندوں کی سوویتیں تمام سوویت شہریوں کے ووٹ سے چُنی جاتی ہیں، شہریوں میں ایسے سب مرد و عورت شامل ہیں جو ووٹ دینے کی عمر تک پہنچ گئے ہوں۔ یہ چناؤ عام ہوتا ہے، برابری کے ساتھ ہوتا ہے اور ووٹ خُفیہ رکھا جاتا ہے۔ نمائندوں کا الیکشن سب کے ووٹ سے ہوتا ہے۔ ہر سوویت شہری جو ۱۸ سال کا ہو ووٹ ڈال سکتا ہے، اس میں نسل، قوم، مذہب، تعلیم، باشندگی، سماجی جڑیں، جائدادی حیثیت یا ماضی کی سرگرمیاں وغیرہ کا خیال نہیں کیا جاتا۔ صرف وہ لوگ ووٹ نہیں ڈال سکتے، جنہیں طبی طور پر مخبوط الحواس قرار دے دیا گیا ہو۔ کوئی بھی سوویت شہری جس کی عمر ۲۳ سال یا اس سے زیادہ ہو وہ سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کے لئے اُمیدوار کھڑا ہو سکتا ہے۔ نمائندوں کا الیکشن برابر سے ہوتا ہے، ہر شہری کا ایک ووٹ اور تمام شہری الیکشن کے سلسلے میں برابر سمجھے جاتے ہیں۔ نمائندوں کا الیکشن براہ راست ہوتا ہے۔ محنت کشوں کی نمائندہ تمام سوویتیں (دیہاتی سوویتوں سے لے کر اعلیٰ سوویت تک) شہریوں کے براہِ راست ووٹ سے چُنی جاتی ہیں۔

سوویت آئین کی دفعہ ۱۳۷ کے الفاظ یہ کہتے ہیں: "عورتوں کو مَردوں کے برابر حق حاصل ہے کہ وہ خود کسی کو چُنیں یا چُنی جائیں"۔ اس حق کا صرف اعلان نہیں ہے، اس کی گارنٹی کی جاتی ہے اور تمام سوویت عورتوں کو بے روک ٹوک یہ حق حاصل ہے۔ ان کو نیچے سے

ے کر اوپر تک تمام سوویتوں کے لئے ووٹ ڈالنے اور ممبر چُنے جانے کا حق ہے۔

تمام سوویتوں کے لئے امیدوار نامزد کرنے کا اختیار عوامی تنظیموں کو ہے مثلاً کمیونسٹ پارٹی کی تنظیمیں، ٹریڈ یونین، کوآپریٹو ادارے، نوجوان سبھائیں اور تہذیبی سوسائٹیاں وغیرہ۔

عورتیں الیکشن میں عملی حصہ لیتی ہیں۔ امیدواروں کو نامزد کرتی اور ان پر بحثیں کرتی ہیں اور نامزد امیدواروں کے لئے کام کرتی ہیں۔ لوگوں میں وہ مردوں کے برابر، سمجھانے بجھانے کی تحریکیں چلاتی ہیں۔ سوویت یونین میں الیکشن مہم خاص کر وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔ ان میں کثرت سے لوگ حصہ لیتے ہیں۔

جہاں پولنگ ہوتی ہے وہاں سابق ممبران ووٹروں کو بتاتے ہیں کہ اپنی ممبری کے دوران، انھوں نے اپنے فرائض کس طرح ادا کئے، ووٹرز نئے امیدواروں سے ملاقات کرتے ہیں، تقریروں بحثوں میں حصہ لیتے ہیں، قانونی اور طبی مشورے لیتے ہیں اور تماشے دیکھتے ہیں۔ ووٹروں کو ان سرگرمیوں سے بہت دلچسپی ہوتی ہے اور یہ سرگرمیاں اکثر ان عورتوں کے ہاتھوں سرانجام ہوتی ہیں جو اُن مخصوص پولنگ مقامات پر ہوتی ہیں۔ اسی طرح کنویسنگ بھی زیادہ تر عورتوں کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ لاکھوں عورتوں کو ان کے ساتھی کارکن دور دراز ضلعوں علاقوں، شہروں اور تعلقوں اور ری پبلکوں میں بھیجتے ہیں کہ وہاں الیکشن کا کام کریں۔ سوویت یونین کے مرکزی الیکشن کمیشن میں بھی عورتیں بھیجی جاتی ہیں۔ اس کمیشن کا کام یہ دیکھنا ہے کہ ووٹروں کی فہرستیں درست ہیں یا نہیں، اور یہ کہ الیکشن باقاعدہ ہو۔ یہی کمیشن ووٹ گننے کا بھی ذمہ دار ہے۔

۱۹۶۵ء میں الیکشن کمیشن کے کل ممبروں میں سے ۴۳٫۳ فیصدی عورتیں تھیں۔

سوویت عورتیں اپنے سیاسی حقوق سے پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ۹۹٫۹۳ سے ۹۹٫۹۷ فیصدی ووٹر، جن میں مرد عورتیں سب شامل ہیں، ووٹ ڈالتے ہیں، حکومتی اداروں میں انتخاب ہونے

کے حق کو بھی سوویت عورتیں پوری طرح استعمال کرتی ہیں۔ سوویتوں کی ہر سطح پر مردوں کے ساتھ عورتیں منتخب ہوتی ہیں، ان میں ہر طرح کا کام کرنے والیاں ہوتی ہیں ۔ کسان، مزدور، ٹیچر، ڈاکٹر، انجینئر، ماہرین زراعت، ادیب، شاعر، اسٹیج اور سنیما کی فنکار، سماجی کارکن وغیرہ۔ ان میں سے بہت سی ایسی ہوتی ہیں جو اپنے کام یا سماجی سرگرمیوں میں اپنی قدر و قیمت ثابت کر چکی ہوتی ہیں اور یہ ظاہر کر چکی ہوتی ہیں کہ وہ اہم مسائل کو حل کرنے کی اہل ہیں۔

گوشوارہ ۱۹

۱۹۶۵ء میں مقامی سوویتوں میں منتخب عورتوں کی تعداد

	نمائندہ عورتوں کی تعداد	سوویتوں کے کل اراکین میں عورتوں کا فیصدی حصہ
مختلف خطوں، رقبوں اور علاقوں کی محنت کش لوگوں کے نمائندوں کی سوویتیں۔	۱۱۱۹۳	۴۲٫۰
محنت کش عوام کے نمائندوں کی ضلع سوویتیں	۸۷۵۳۳	۴۲٫۷
محنت کش عوام کے نمائندوں کی شہری سوویتیں	۹۹۵۵۴	۴۳٫۲
محنت کش عوام کے نمائندوں کی محلہ سوویتیں	۳۵۸۵۸	۴۳٫۷
محنت کش عوام کے نمائندوں کی بستی سوویتیں	۷۷۳۲۵	۴۳٫۱
محنت کش عوام کے نمائندوں کی دیہی سوویتیں	۵۴۶۱۳۱	۴۲٫۴

۱۹۶۵ء میں جتنی عورتیں مقامی سوویتوں میں منتخب ہوئیں وہ کل سوویت یونین میں، ۴۲٫۱ فیصدی تھیں، ازبیک ری پبلک میں ۴۴٫۱ فیصدی تھیں، آذربائیجان سوویت سوشلسٹ ری پبلک میں ۴۴٫۰ فیصدی ہمولدادیائی ری پبلک میں ۴۷٫۰، تاجیک ری پبلک میں ۴۳٫۵ ۔ جو کہ پہلے ملک کے سب سے زیادہ پچھڑے ہوئے علاقے سمجھے جاتے تھے۔ ۱۹۳۹ء میں جبکہ پہلا الیکشن ہوا تھا تو نمائندہ عورتوں کی تعداد ۳۳٫۱ سے ۴۲٫۷ پر پہنچ گئی تھی۔

جو عورتیں مقامی سودیتوں میں انتخاب ہوجاتی ہیں ان کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ مقامی سودیتوں میں بہت سی مجالس عاملہ ہوتی ہیں اُن کے تحت مستقل مشن ہوتے ہیں جو الگ الگ طبّی خدمت، تعلیم، سماجی تحفظ، حالاتِ زندگی، تہذیبی اور تعلیمی کام کرتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں ایسے ۲۹۷۸۹۵ کمیشن تھے۔ ان کے کاموں میں یہ بھی شامل ہے کہ تفتیش اور دیکھ بھال کے لئے تنظیمیں مقرر کریں، اُن کے کاموں کی نگرانی کریں، جہاں خرابی یا کمی ہو اس کو ظاہر کریں، اُس کی درستگی کی تجویزیں سوچیں۔ اِن تمام سلسلوں کی مختلف رپورٹیں، ماتحت کمیشنوں کے بیانات، تجویزیں اور سُجھاؤ سب سوویت مجالسِ عاملہ کی میٹنگوں میں رکھے جاتے ہیں کیونکہ وہاں آخری فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی تمام سرگرمی اور کام عورتیں انجام دیتی ہیں۔

سوویتوں میں بہت کچھ کام انجام پاتا ہے۔ کیونکہ سوویتیں اب درحقیقت عوام کی حکومتیں بن گئی ہیں اور اس لئے اُن کو عوام کا پورا تعاون حاصل ہے۔ لاکھوں محنت کش جن میں عورتیں بھی ہیں، ان سوویتوں کو مدد دینے کے لئے پبلک میں صفائی وغیرہ میں حصّہ لیتے ہیں۔ گلیوں، بلاکوں اور ہاؤس کمیٹیوں میں کام کرتے ہیں۔

مختلف علاقوں، آبادیوں، ضلعوں، شہروں اور دیہات کی سوویتوں میں، ہزاروں عورتیں مجالسِ عاملہ کی صدر ہیں۔ ووٹ ڈالنے والے اُن سے مدد اور مشورہ مانگنے آتے ہیں۔ تمام نمائندوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ شہریوں کے مسائل کی طرف توجّہ دیں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے، اُن کو حل کریں۔

ریاست کے انتظامات میں زیادہ سے زیادہ عورتیں شریک کی جارہی ہیں، بہت سی عورتوں نے سماجی کاموں میں تجربہ حاصل کیا ہے اور عوام اور ریاست کے مفادوں کو سمجھا ہے۔ چنانچہ وہ سوویت یونین اور یونین ریپبلکوں کی اعلیٰ سوویتوں کی ممبر بھی چنی گئی ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں سوویت یونین اعلیٰ سوویت کے ساتویں اجلاس کے لئے ۴۲۵ عورتیں منتخب ہوئیں جو کل نمائندوں کی ۲۸ فی صدی تھیں۔ موازنہ کے لئے

یہ ملاحظہ کیجئے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی کانگرس کے ۸۹ ویں انعقاد کے لئے ۵۳۵ نمائندوں میں صرف ۱۲ عدد عورتیں تھیں یعنی کل نمائندوں کی تعداد کی ۲ فی صدی سے کچھ زیادہ تھیں —— اعلیٰ سوویت کے پہلے اجلاس میں ۱۸۹ عورتیں نمائندہ تھیں، دوسرے میں ۲۷۷، تیسرے میں ۲۸۰، چوتھے میں ۳۴۸، چھٹے میں ۳۰۰ اور ساتویں میں ۴۲۵۔

جیساکہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت میں دو چیمبر ہیں — یونین کی سوویت اور قومیتوں کی سوویت ۔ یونین کی سوویت کے ساتویں اجلاس میں ۲۲۲ عورتیں تھیں (کل نمائندوں کی ۲۸٫۹ فی صدی) اور قومیتوں کی سوویت میں ۲۰۳ تھیں (یعنی کل کی ۲۷٫۱ فی صدی)۔

سوویتوں میں آنے والے عوام کے نمائندوں میں عورتوں اور مردوں کی برابر ذمہ داری ہے وہ دونوں چیمبروں کی اُن اسٹینڈنگ کمیٹیوں میں برابر سے کام کرتے ہیں جو بجٹ، قانون بننے کے لئے بل، امورِ خارجہ وغیرہ سے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ بلوں پر بحث کرتے ہیں، قانون بناتے ہیں، معاشی منصوبوں پر غور کرکے منظور کرتے ہیں، سرکاری بجٹ تیار کرتے ہیں، امورِ داخلہ وخارجہ کے اہم سوالات پر فیصلے کرتے ہیں، حکومت کے اعلیٰ دفاتر اور ادارے وغیرہ بناتے ہیں اور ان دفتروں کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔

اعلیٰ سوویت کے اجلاسوں کے درمیانی وقفے میں ریاستی اقتدار کا سب سے اونچا ادارہ اعلیٰ سوویت کی مجلسِ صدارت ہوتی ہے۔ اس کے ممبروں میں چار عورتیں ہیں جن میں ایک ازبیک اور ایک چکچی ہے۔ یہ بھی اِس بات کا ثبوت ہے کہ تمام قومیتوں کی عورتیں (جن میں وہ قومیتیں بھی شامل ہیں جو انقلاب سے پہلے نہایت حقیر اور کچلی ہوئی تھیں) مقامی سوویتوں میں بھی چُنی جا سکتی ہیں اور بڑے سے بڑے سرکاری عہدے پر بھی فائز ہو سکتی ہیں۔ سوویت ریاست نے عورتوں کو حقیقتاً آزادی دی ہے انھیں سرکاری معاملات کا انتظام کرنا سکھایا ہے۔ ۱۸ خود اختیار ری پبلکوں میں سے چھ میں اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کی

صدر عورتیں ہیں۔ یہ ریپبلکیں ہیں ــ داغستان، موردودیا، شمالی اوسیتیا، یاقوت، نخچیوان، اور توُوا۔
ازبیک سوویت سوشلسٹ ریپبلک کی صدر بھی ایک عورت ہے۔

یہ ذکر کیا گیا ہے کہ سوویت یونین اور یونین ریپبلکوں میں وزیروں کی کونسل کا تقرر اعلیٰ سوویتیں کرتی ہیں۔ اس میں بھی عورتوں کے پاس بہت سے عہدے ہیں۔ مثلاً عورتیں آٹھ ریپبلکوں میں وزیروں کے کونسلوں کی نائب صدر ہیں۔ سوویت یونین کی وزیر برائے تہذیب ایک عورت ہیں، بیس عورتیں وزیر اور تین عورتیں ریپبلکوں میں آذربائیجان کی وزیروں کی کونسل کی نائب صدر، قرغیز اور لتھوانیائی ریپبلک میں نائب صدر ہیں اور وزیر خارجہ بھی ہیں۔

سوویت عورتیں مختلف سماجی تنظیموں میں عملی کام کرتی ہیں مثلاً ٹریڈ یونینوں میں، عورتوں کی کونسلوں سوویت عورتوں کی کمیٹی، امن کمیٹی، غیر ملکوں سے دوستیوں کی سوسائٹیوں وغیرہ میں کام کرتی ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی میں عورتیں ۲۰ فی صدی ہیں اور پارٹی ممبر کی حیثیت سے پارٹی کی زندگی کے ہر شعبے میں عملی حصہ لیتی ہیں۔ سوویت یونین میں کمیونسٹ پارٹی کا ممبر ہونا بڑی عزت کی بات ہے لینن کی پارٹی ایک ایسی پارٹی ہے جو مجاہدانہ کام کرتی ہے، زمانے کی آزمائی ہوئی سوویت ریاست کی رہنما قوت ہے۔ کمیونسٹ پارٹی میں مزدوروں، کسانوں اور دانشوروں میں سے زیادہ روشن خیال لوگ رضاکارانہ طور پر شامل اور شریک ہوتے ہیں۔ پارٹی کے قواعد یہ ہیں کہ کوئی بھی سوویت شہری، جو پارٹی کے پروگرام اور قواعد کو مانتا ہو، کمیونسٹ تعمیر میں عملی حصہ لیتا ہو، کسی ایک پارٹی تنظیم کے ساتھ کام کرتا ہو اور پارٹی کا چندہ باقاعدگی سے دیتا ہو وہ پارٹی ممبر بن سکتا ہے۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کو چند حقوق حاصل ہیں مگر اُن کے فرائض بے شمار ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی جو مزدوروں کی رہنما ہے، اُسی کی جدوجہد سے رُوس کے محنت کش کسانوں

اور مزدوروں نے سوشلسٹ انقلاب کیا۔ اس کی رہنمائی میں عوام نے ایک کے ہاتھوں دوسرے کے استحصال کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا، سوویت سماج کو سیاسی اور اخلاقی طور پر متحد کیا اور سوشلزم کی تعمیر کی —— جو کمیونزم کا پہلا قدم ہے۔ مارچ ۱۹۶۶ء میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۳ ویں کانگریس میں ۱۱۵۴ عورتیں ڈیلی گیٹ تھیں جو کل تعداد کی ۲۲،۳ فی صدی تھیں۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر عورتیں ازبیک، آرمینیائی، لیتھوانیائی، لاتویائی اور مولداویائی ریپبلکوں کی پارٹی تنظیموں کی نمائندگی کر رہی تھیں اور یہ وہ مقامات ہیں جہاں آج سے پچاس سال پہلے عورت کو ایک ذلیل اور کمتر ہستی سمجھا جاتا تھا۔ ان نمائندہ عورتوں میں جو کانگریس میں شریک ہوئیں، ۱۱۶ عورتیں "سوشلسٹ محنت" کی ہیرو تھیں۔

لینن نے سوویت ٹریڈ یونینوں کو کمیونزم کے مدرسے کہا تھا۔ اِس وقت کل ٹریڈ یونین ممبروں میں آدھی تعداد عورتوں کی ہے اور وہ مقامی و مرکزی ٹریڈ یونین کی تنظیموں میں مختلف النوع رول وسیع پیمانے پر ادا کرتی ہیں۔ مقامی ٹریڈ یونین کمیٹیوں (دفتروں فیکٹریوں وغیرہ میں) میں ۵۳ فی صدی عورتیں ممبر ہیں۔ صنعتی ٹریڈ یونینوں کی مرکزی کمیٹیوں میں عورتیں ۴۴،۸ فی صدی ہیں۔ ٹریڈ یونینوں کی کل یونین مرکزی کونسل میں ایک تہائی تعداد عورتوں کی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں عورتیں ٹریڈ یونین ٹولیوں کی منتظم ہیں، انشورنس کی نمائندہ اور تحفظِ محنت کی نگراں ہیں، تہذیبی سرگرمیوں کی تنظیم کرتی ہیں، پیداوار، تہذیب، بہبودی اور دوسرے کمیشنوں کی باعمل و سرگرم رکن ہیں اور ان کی تنظیم کرتی ہیں۔

ٹریڈ یونین میں کام کرنے والی عورتیں، مردوں کے شانہ بشانہ کام کر کے اب اتنی تجربہ کار ہو گئی ہیں کہ انھوں نے اپنے میں ریاستی و سماجی ہر کام کو ہاتھ میں لینے کی اہلیت پیدا کر لی ہے۔ ٹریڈ یونینیں عورتوں کے حالاتِ زندگی اور کام کو بہتر بناتی ہیں، تفریحی مواقع بہم پہنچاتی ہیں، بچوں کی پرورش میں مدد دیتی ہیں اور اس کی نگرانی کرتی ہیں کہ عورت کی محنت سے متعلق جو قوانین ہیں ان پر عمل ہو رہا ہے، ٹریڈ یونین سوشلسٹ

برابری کے لئے مہم چلاتی اور عورتوں کو اہم عہدوں پر مقرر کرواتی ہے۔

ہم نے پہلے جن عورتوں کی اسمبلیوں کا ذکر کیا ہے اب اُن کی نئی شکل عورتوں کی کونسلوں کی صورت میں ہے، اب اُن کے مرحلے اور کام کرنے کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ سوویت یونین نے زبردست معاشی ترقی کی ہے، اب سوویت لوگوں کے زندگی بسر کرنے اور کام کرنے کے حالات بھی بہت بدل گئے ہیں، خود سوویت عورتیں بھی اتنا بدل گئی ہیں کہ پہچانی نہیں جاسکتیں مگر پھر بھی ابھی بہت کام کرنا باقی ہے۔ عورتوں کی کونسلیں اب یہ چاہتی ہیں کہ کمیونسٹ تعمیر کے فوری مسائل میں عورتوں کو دلچسپی پیدا ہو۔ چنانچہ عورتیں زندگی بسر کرنے اور کام کرنے کے ماحول کو اور بہتر بنانے میں دلچسپی لیتی اور مدد دیتی ہیں، پیداوار بڑھاتی ہیں، پبلک خدمات کو دیہات اور شہر میں بڑھاتی ہیں بچوں کے اداروں اور تعلیمی اداروں کو بہتر بناتی ہیں۔ عورتوں کی بہت سی کونسلیں دوسرے ملکوں سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کا کام کرتی ہیں۔ آج تمام ہی اداروں، کارخانوں، اجتماعی اور ریاستی فارموں، شہروں اور دیہاتی ضلعوں، رہائشی مکانات کے منتظم اداروں فیکٹریوں اور مقامی ٹریڈ یونین کمیٹیوں کے ساتھ عورتوں کی کونسلیں موجود ہیں۔

کُل یونین ٹریڈ یونین کونسل کے تحت عورتوں کا ایک کمیشن بنایا گیا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ مقامی ٹریڈ یونین تنظیموں کو حفظانِ صحت، رہنے اور کام کے ماحول میں بہتری پیدا کرنے کے مسائل میں مدد دے، جن عورتوں کو اپنے بچّوں کے واسطے مدد کی ضرورت ہے اُن کے مسئلوں کو حل کرے۔

عورتوں کے درمیان کام کرنے والے کمیشنوں پر عورتیں ہی ہوتی ہیں اور یہ کمیشن پبلک بنیادوں پر چلتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کمیونسٹ سماج کے آئندہ لوگوں کی تعلیم ہو، عورتوں کا حصہ ملک کی معاشی، سیاسی اور تہذیبی زندگی میں رفتہ رفتہ بڑھتا جائے، خاندان کی یک جہتی قائم رہے وغیرہ۔

سوویت عورتوں کی کمیٹی ایک ایسی جماعت ہے جس میں وہ تمام عورتیں یکجا ہیں جو مختلف

قومی اور پبلک تنظیموں میں کام کرتی ہیں — مثلاً ٹریڈ یونین، کوآپریٹو، سائنس دانوں کی بیویوں کی کمیٹیاں ریلوے کارکنوں کی بیویاں، فیکٹریوں، کارخانوں پر اور اداروں پر عورتوں کی کونسلیں اور تنظیمیں وغیرہ۔ بریت دو عورتوں کی کمیٹی سوویت یونین اور دوسرے ملکوں کی عورتوں کے درمیان آپسی میل جول بڑھانے اور مستحکم کرنے کا کام بھی کرتی ہے۔ عالمی امن اور قوموں کے درمیان دوستانہ تعاون پیدا کرنا بھی اس کی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ وہ عورتوں کی بین الاقوامی جمہوری تحریک میں عملی حصہ لیتی ہے کیونکہ یہ تحریک امن، قوموں کی آزادی، عورت کی برابری اور دنیا بھر کے بچّوں کے لئے خوشی کے واسطے جد وجہد کرتی ہے۔

عورتیں اور خاندان

کام پر جانے کے ساتھ ساتھ، ملک کی سیاسی زندگی میں ایک اہم رول ادا کرتے ہوئے، عورتیں اپنے وقت کا ایک اچھا خاصا حصہ اور اپنی محنت کا خاندان پر بھی صرف کرتی ہیں بچے پالتی ہیں، گرہستی کے ہر قسم کے کام انجام دیتی ہیں۔

سوشلسٹ انقلاب کی وجہ سے خاندان سے وہ اندرونی تفرقہ ختم ہوگیا جس کی جڑیں بہت گہری تھیں۔ عورت مرد کے حقوق کی برابری سے خاندان میں ایک نئی قسم کی فضا پیدا ہوئی ہے جو باہمی دلچسپی، مفاد، مدد، محبت اور احترام پر مبنی ہے۔ یاد رہے کہ خاندان میں عورت کا درجہ، اس کا احترام اس پر منحصر ہے کہ وہ معاشی طور پر کسی کی محتاج نہ ہو۔

سوویت قانون کے مطابق، جو مرد عورت شادی کرنا چاہیں ان کو اپنی شادی رجسٹر کروانی ہوتی ہے۔ اس طرح کرنے سے ان کو ریاست کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے اور بچوں کی ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔

شادی ہونے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ اول تو یہ کہ دونوں طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو اور دوسرے یہ کہ طرفین اس عمر کو پہنچ چکے ہوں جو سوویت قانون کے مطابق شادی کے لئے لازمی اور کم از کم قرار دی گئی ہے۔ روسی وفاق اور زیادہ تر ری پبلکوں میں مرد عورت ۱۸ سال کی عمر میں شادی کر سکتے ہیں جبکہ وہ بالغ ہوں (بلوغیت کے لئے یہی عمر

مقرر کی گئی ہے) جنوبی ری پبلکوں جیسے یوکرین مولدا دیا، آرمینیا اور آذر بائیجان میں جہاں بلوغیت کی عمر کم ہوتی ہے، شادی کے لئے سولہ سال کی عمر مقرر کی گئی ہے۔

شادیاں رجسٹری کے دفتر میں رجسٹر ہونی چاہئیں جہاں سے نئے شادی شدہ جوڑے کو شادی کا ایک سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔

شادی کے بعد شوہر بیوی کے حقوق و فرائض برابر ہوتے ہیں۔ گھر چلانا، اخراجات کا حساب کتاب متفق طور پر طے ہوتا ہے۔ بیوی کو شوہر کی طرح یہ حق ہوتا ہے کہ اپنا کام یا نوکری کرتی رہے اور جس جگہ کی چاہے، شہریت رکھے۔

بچے کی ماں کے کچھ حقوق خاص ہوتے ہیں، مگر اسے ماں ہونے کے فرائض بھی پورے کرنے لازمی ہیں۔ سوویت قانون کے مطابق باپ کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ اور اسے باپ ہونا تسلیم کرکے ذمہ داری بھی لینی پڑتی ہے، بچہ چاہے شادی کے بعد پیدا ہو یا بغیر شادی کے، بشرطیکہ عدالت میں یہ ثابت کیا جاسکے کہ اس کا باپ کون ہے! باپ از خود یہ ذمہ داری قبول کرلے۔

بچے کی پرورش اور تعلیم دونوں کی برابر کی ذمہ داری ہے۔ کسی بچے کی کسی خاندان میں پرورش اس کی سماجی تربیت سے متعلق ہوتی ہے۔ ماں باپ کا ذمہ ہے کہ بالغ ہونے تک بچوں کا ذمہ لیں اور بلوغیت کے بعد بھی اگر بچے میں کوئی نقص ہے یا اسے مدد کی ضرورت ہے۔ بوڑھے اور بیمار ماں باپ کی دیکھ بھال اولاد کا ذمہ ہے۔

جہاں تک گھریلو کام کے معاشی پہلو کا سوال ہے، سماج میں تقسیم محنت کا

حساب کتاب یوں تھا کہ تاریخ میں ہمیشہ عورت ہی گرہستی کا کام کرتی آئی ہے۔ جب مشینوں سے پیداوار شروع ہوئی اور عورت کو سماجی پیداوار میں کھینچا گیا تب بھی اسے گھر کے کام سے نجات نہ ملی بلکہ اس کا بار دوگنا ہوگیا۔

سوویت یونین میں جب عورتیں سماجی پیداوار میں شریک ہوئیں توحکومت نے یہ انتظام کرنا شروع کیا کہ عورت کے لئے گھر کا کام اور بچوں کی پرورش کرنا آسان کیا جائے۔ کام کرنے والی ماؤں کے بچّوں کے لئے پالنا گھر، کنڈرگارٹن اور کھیل کے میدان بنائے گئے، بچوں کو گرمیوں کی چھٹی میں نوجوان پانیرُوں کے کیمپوں میں بھیجا جاتا ہے۔ بورڈنگ اسکولوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ پھر دوکانیں، پبلک کے کھانے کے انتظامات، کیٹرنگ کے ادارے وغیرہ دن بدن زیادہ ہوتے جاتے ہیں حکومت بڑی بڑی رقمیں خرچ کر رہی ہے کہ عورتوں کی گرہستی کا بار ہلکا ہو اور وہ ماں کی حیثیت سے اپنے فرائض آسانی سے پورے کرسکیں۔

اسی سلسلے میں مردوں عورتوں کے لئے کام کے گھنٹے کم کرنے اور اوورٹائم کی حد مقرر کرنے میں بھی کافی ترقی ہوئی ہے اور فرصت کا وقت ایک تہائی کے قریب بڑھ گیا ہے۔ عورتیں جتنا وقت گرہستی کے کاموں پر خرچ کرتی تھیں وہ تقریباً ایک تہائی گھٹ گیا ہے۔

سوویت عوام کی روزانہ زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے پیش نظر گھر کے کام میں دراصل زیادہ وقت کی بچت ہونے لگی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ اب بجلی اور گیس ہے، اَدھ پکے کھانوں کی بکری بڑھ گئی ہے، پبلک آسانیاں اور

سہولتیں بھی ہیں اور یہ بھی اچھی بات ہے کہ بہت سے خاندانوں میں مرد بھی گرہستی کے کاموں میں ہاتھ بٹانے لگے ہیں۔

مگر گوشوارہ ۲۰ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مردوں کے بمقابلے عورتیں ابھی تک گرہستی کے کام پر زیادہ وقت صرف کرتی ہیں۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور ۶۷ – ۱۹۶۶ء کے لئے سوویت یونین کی معاشی ترقی کے پنجسالہ منصوبے کے لئے جو ہدایات تیار کی گئی ہیں، ان کے مطابق کئی ایسے اقدامات کئے جائیں گے، جن سے رہن سہن کا معیار اور اونچا ہوگا، خاندانوں کے لئے گرہستی اور پرورشِ اطفال آسان تر ہو جائے گی۔

گوشوارہ ۲۰

جو مرد عورت گھر کے کام پر دو گھنٹے یا زیادہ صَرف کرتے ہیں، ان کا فیصدی حساب

اس میں بچوں کی نگہداشت کا وقت شامل نہیں کیا گیا ہے

	اوسط	مزدور	صنعتی اور تعمیری انٹیلیجنشیا	صنعت کے علاوہ دوسری انٹیلیجنشیا	زرعی کارکن / کسان	طالب علم	پنشن یافتہ	گھریلو عورتیں
مرد	۲۳٫۷	۲۴٫۱	۱۹٫۶	۲۱٫۱	۱۷٫۷	۶٫۷	۴۶٫۸	-
عورتیں	۶۲٫۹	۵۸٫۸	۶۴٫۷	۵۱٫۸	۵۳٫۳	۱۳٫۴	۸۳٫۰	۸۹٫۶
اوسط	۴۴٫۳	۳۸٫۲	۳۷٫۷	۳۹٫۴	۳۹٫۶	۹٫۴	۶۷٫۳	۸۹٫۶

لوگوں کی خدمت کے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جو طریقے ہیں ان میں کہیں اصلاح ہوگی اور کہیں وہ بالکل بدل کر ایک نئے طریقے سے حاصل کئے جائیں گے۔

یہ کام ان طریقوں سے ہونا شروع ہوگیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ گرہستی کے کاموں کو انجام دینے میں سہولیتیں لہٰذا محنت میں کمی، ایسی صورتیں جن میں صحت محفوظ رہے اور بہتر ہو، نئی نسلوں کی صحیح تربیت اور تعلیم۔

یہ بھی واقعہ ہے کہ اگر جدید قسم کے مکانات ہوں اور ان میں ہر طرح کے آلات جو آسانیاں پیدا کریں تو صورتِ حال بہت بہتر ہوجاتی ہے۔

سوویت یونین نے رہائشی مکانات کا ایک وسیع پروگرام بنایا ہے۔ اب قومی پیمانے پر، فلیٹوں کے ایسے جدید قسم کے بلاک بنائے جارہے ہیں جن میں سب آسانیاں فراہم ہوں گی۔ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان سات کروڑ ۱۱ لاکھ سوویت شہری (یعنی ملک کی کل آبادی کے ایک تہائی لوگ) ریاست کے بنائے ہوئے یا ریاست سے قرض لے کر ذاتی بنائے ہوئے مکانوں میں منتقل ہوئے۔ اب گرہستی کے کام میں گیس کا استعمال وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے، خاص کر بڑے اور اوسط شہروں میں اور مزدوروں کی ان بستیوں اور گاؤں میں جو گیس کے مخزنوں اور میدانوں سے نزدیک ہیں ۱۹۵۸ء میں شہروں اور بستیوں میں بیس لاکھ فلیٹوں کو گیس سپلائی کی گئی اور ۱۹۶۵ء میں ایک کروڑ فلیٹوں میں پہنچائی گئی۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ سات سال کے عرصے میں لاکھوں خاندانوں کی کھانے پکانے کی محنت اور وقت میں آدھے اور تہائی کی بچت ہوئی۔

جدید ترین قسم کے گرہستی کے سامان مثلاً ریفریجریٹر، جھاڑو دینے، قالین صاف کرنے کے آلات، کپڑے دھونے کی مشینیں، بجلی کے ہر طرح کے آلات —— اب سوویت گھروں میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔

سوویت دور میں غذا کی صنعت نے تیزی سے ترقی کی ہے۔ آج اس کے تقریباً چالیس شعبے ہیں جن میں روٹی، مکھن، گوشت، مچھلی، پنیر، مٹھائیاں، چینی، ڈبوں کے کھانے اور غذائی ست والی چیزیں پیدا کی جاتی ہیں۔ غذائی صنعت کے ایک لاکھ اداروں میں تقریباً بیس لاکھ سے بھی زیادہ لوگ کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ ڈبوں میں بند ایسے کھانے تیار کرتے ہیں جو پہلے، دوسرے، تیسرے کورس کے لئے استعمال کی جاسکتے ہیں۔ مچھلی، گوشت، سبزیوں اور دودھ سے ایسی چیزیں تیار کی جاتی ہیں جنھیں صرف گرم کرکے کھایا جاسکتا ہے۔ سبزیوں کا پانی سُکھا کر اعلیٰ درجے کی سبزیاں اور دوسرے غذائی ست کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ ۱۹۶۶ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیان غذائی صنعت کی پیداوار ۴۰ فی صدی بڑھ جائے گی۔

پھر گھر سے باہر کھانا کھانے کے انتظامات (پبلک کیٹرنگ) بھی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ آج تقریباً چار کروڑ پچاس لاکھ لوگ کیفیٹریوں، کیفوں، ناشتہ گھروں، رستورانوں وغیرہ میں کھانا کھاتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۴ء کے درمیان ان کھانوں کی قسمیں اور تعداد تقریباً تین گنا بڑھ گئی ہے جو یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی ابھی پبلک کیٹرنگ' آبادی کی ضرورت کے لحاظ سے پیچھے ہے۔ شہروں میں اس کا مطالبہ زیادہ ہے' دیہات میں کم ہے۔

دفتروں اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے لوگ عام طور پر اپنا دن کا کھانا کسی کینٹین میں کھاتے ہیں مگر صبح کا ناشتہ اور رات کا کھانا گھر پر کھاتے ہیں۔ اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں

کو وہیں گرم ناشتہ بھی مل جاتا ہے مگر جو بچے دیر تک اسکول میں رہتے ہیں اُن کے لئے دن کا کھانا بھی وہیں ملتا ہے۔ بڑے درجوں کے طالب علم اپنے اداروں کی کینٹینوں میں دن کا کھانا کھاتے ہیں۔ جو بچے کنڈر گارٹن اور پالنا گھر میں رہتے ہیں ان کو دن میں چار وقت غذا دی جاتی ہے — خاندان کے وہ لوگ جو کام پر باہر نہیں جاتے وہ گھر پر کھانا کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی گھریلو بیبیوں اور بہت سی کام پر جانے والی عورتوں کو بھی ناشتہ، دن کا کھانا، رات کا کھانا اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرنا پڑتا ہے۔

حال ہی میں ایک نئے قسم کی کیٹرنگ شروع ہوئی ہے جسے "گھریلو باورچی خانہ" کہتے ہیں، وہاں سے پکا پکایا کھانا اور بنے ہوئے ڈنر وغیرہ گھر لے جائے جا سکتے ہیں۔ بہت سے رستوران اور کیفے وغیرہ سستے داموں پر ڈنر پیک کئے ہوئے بیچتے ہیں اور ایسی دوکانوں کی تعداد بہت بڑھائی جا رہی ہے جہاں سے پکے پکائے صاف ستھرے کھانے گھر لے جانے کے لئے مل سکیں گے۔ دیہاتوں میں اس طرح کے انتظامات میں وسعت پیدا کی جا رہی ہے۔

سوویت ریاست اس بات پر خاص توجہ دے رہی ہے کہ لوگوں کے گھر سے باہر کھانے کے انتظامات تیزی کے ساتھ بڑھیں اور کھانے کی قسمیں اور بیچنے کے انتظامات بہتر ہوں۔ اس طرح سوویت شہریوں کی زندگی زیادہ ماڈرن ہوتی جا رہی ہے اور گھر کے کام میں مدد ملتی ہے۔

گھر کے سب کاموں میں سے تقریباً ۱۵ فی صدی کام کا بوجھ اور وقت کپڑوں کی دُھلائی، سُکھائی اور استری کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ یہ ایک کمر توڑ کام ہے جو عام طور پر عورتیں ہی انجام دیتی ہیں۔ شہر میں تو لانڈریاں کافی حد تک اس مشکل کو آسان تر کر دیتی ہیں مگر پھر بھی دُھلائی کی مشینیں اور زیادہ تعداد میں اور تیزی سے بنائی جا رہی ہیں اگرچہ ابھی تک لانڈریوں

کی بھی کمی ہے اور ڈھلائی کی مشینوں کی بھی۔ اِس صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لئے بنیادی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

یہ بھی حساب لگایا گیا ہے کہ گھر کے کام کا ۲۲ فی صدی محنت اور وقت صفائی میں لگتا ہے، فرش دھونا اور چکنا کرنا، فرنیچر اور چادروں وغیرہ کی صفائی ڈھلائی وغیرہ۔ قالین صاف کرنے اور فرش صاف کرنے کے آلے، بجلی کے فرش چکنے کرنے کے آلے، برش اور دوسرا سامان جس سے محنت بچے، بڑی تیزی سے سوویت کارخانوں میں بن رہا ہے۔ بہت سے شہروں میں یہ سامان کرائے پر بھی ملتا ہے۔

حال ہی میں عام خدمات کے مرکزوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ ڈرائی کلینگ کرتے ہیں، کپڑے رنگتے ہیں، جوتوں کی مرمّت وغیرہ۔ لوگوں کے لئے یہ خدمات ۱۹۵۹ء کے بمقابلہ ۱۹۶۴ء میں ۷۵ فی صدی بڑھی ہیں اور اِن خدمات کے ادارے یا انتظامات ۳۵ فی صدی بڑھے ہیں۔

سوویت یونین میں عوام کی خدمات کا سامان تقریبًا ... ۲۲۰ فیکٹریوں کارخانوں اور مرکزوں میں تیار ہوتا ہے جن میں تیرہ لاکھ لوگ کام کرتے ہیں۔ یہ تعداد برابر بڑھ رہی ہے مگر ابھی تک لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

منصوبہ یہ ہے کہ پبلک سروس کے تمام ہی چھوٹے بڑے مرکزوں کو جدید ترین بنا دیا جائے خاص کر اُن کو جن کا تعلق ڈرائی کلیننگ، جوتوں کی مرمّت، ٹی وی سیٹوں اور ریڈیو سیٹوں وغیرہ کی مرمّت سے ہے۔ حکومت نے خدمات کے ایسے مرکز بنائے ہیں جو مثالی ہیں اور ان کے قائم کرنے اور چلانے پر بھاری رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں تاکہ پبلک سروس کے شعبے کو مزید ترقی

اور اکساؤ ہو۔

خریداری میں ابھی تک کافی وقت خرچ ہوتا ہے۔ سوویت یونین ہر سال، پچھلے سال سے زیادہ، پُھٹکر سامان بناتا ہے، دوکانوں کی تعداد بڑھاتا ہے اور سامان کی بکری کے لئے نئے ڈھنگ نکالے جاتے ہیں۔ دوکانوں میں کام کی بہتر تنظیم اور جلد گاہک سے نپٹنے کے طریقے دریافت کئے جارہے ہیں۔

نئی نسلوں کو صحت مند طریقے سے پرورش کرنا، ان کو مضبوط بنانا اور تعلیم دینا یہ ایسے مقاصد ہیں جن کے لئے سوویت ریاست نے شروع ہی سے ماں بچّے کے تحفّظ کے انتظامات کئے ہیں۔ شہر اور دیہات، دونوں جگہ ایسے طبّی ادارے بھی ہیں اور ایسے حفظِ ماتقدم اور صفائی ستھرائی کے انتظامات سے متعلق ادارے بھی ہیں جو خاص کر ماں بچّے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہزاروں ڈاکٹر ماہرینِ امراضِ نسوانی ہیں اور بچوں کے ماہر ڈاکٹروں کے مددگار، نرسیں اور دائیاں ہیں جو حمل اور وضع حمل کے معاملات و مسائل سے واقف ہیں۔

تمام حاملہ عورتیں برابر، عورتوں کی مشورہ گاہوں کی نگہداشت میں رہتی ہیں۔ بیماریوں کی روک تھام کے اقدامات ہوتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر اِس کا خیال رکھتے ہیں کہ ماں بننے والی عورتوں کے لئے کام کے حالات مناسب ہوں، ان کو مقوی غذا اور آرام ملے اور وہ اُن کو اپنی ذاتی صفائی ستھرائی اور دیکھ بھال کے متعلق ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ یہ ساری سہولتیں اسپتال میں قیام سمیت، مُفت ملتی ہیں۔ شہروں میں تو سو فی صدی بچّے میٹرنٹی ہوم میں پیدا ہوتے ہیں، دیہات کے ضلعوں میں بھی زچہ گھر ہیں۔ جن عورتوں کے گھر ہسپتالوں سے دُور ہوں اُن کو طبّی امداد بروقت گھر پر پہنچانے کا انتظام رہتا ہے اور اُس کے کچھ دام نہیں لئے جاتے۔

زچہ گھروں اور میٹرنٹی ہوم وغیرہ میں جدید ترین طریقوں اور دواؤں کے استعمال سے ماں بچے کی بیماریاں تقریباً ختم ہو گئی ہیں۔ اب یہ ایک ان ہونی بات ہے کہ کسی عورت کا زچگی میں انتقال ہو۔

ہسپتال یا زچہ گھر میں رہنے کا وقت نو دن ہے، ضرورت ہو تو یہ مدت بڑھا دی جاتی ہے۔ ہسپتال میں ماں بچے کو مسلسل طبی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے، ماں کو دودھ پلانے کا صحیح اور صاف ستھرا طریقہ اور بچے کی دیکھ بھال سکھائی جاتی ہے۔

جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو ہسپتال والے بچوں کے اُن کلینکوں اور مشورہ گاہوں کو اطلاع دیتے ہیں جو بچے کے گھر سے قریب ترین ہوں۔ اس طرح ہسپتال سے جانے کے فوراً ہی بعد سے ماں اور بچے کو طبی امداد ملنے لگتی ہے۔ گھر آنے پر دو چار ہی دن بعد، ایک ڈاکٹر اور ایک نرس آکر ماں بچے کو دیکھتے ہیں —— اور پھر ماں اور بچہ ہر ماہ اپنے کلینک جا کر معائنہ کراتے ہیں، ماں کو مفید طبی مشورے دیئے جاتے ہیں۔ بچے کی عمر کے پہلے ماہ میں ایک نرس تین بار آ کر اس کو دیکھتی ہے، چھ مہینے تک ہر مہینے اور پھر دو دو مہینے بعد، جب بچہ دوسرے سال میں ہوتا ہے تو پھر وہ معائنے کے لئے سال میں تین چار بار کلینک لے جایا جاتا ہے۔ دو سال کی عمر کے بعد پھر سال میں ایک یا دو بار تمام بچوں کو چیچک، پولیو، ڈفتھیریا، کالی کھانسی، ٹیٹنس اور ٹی بی کی روک کے لئے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

بہت سی چھوت کی بیماریاں مثلاً ہیضہ، پلیگ، چیچک، ٹائیفائیڈ وغیرہ سوویت یونین سے بالکل ختم کر دی گئی ہیں اور سوویت طب کو اس پر بجا فخر ہے کہ اب وہاں بچوں کو ٹی بی اور دوسری بہت سی بیماریاں بالکل نہیں ہوتیں۔ پولیو پر تو فیصلہ کُن فتح حاصل ہو چکی ہے۔ سوویت

یونین کی بنی ہوئی پولیو روکنے والی دوا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ سوویت یونین میں دوا علاج کا نظام ایسا ہے کہ اس بیماری کی دوا وسیع پیمانے پر دی جاتی ہے اور اس کا نام نشان مٹا دیا گیا ہے۔

بچّوں کے لئے وسیع پیمانے پر جو ادارے بنائے گئے ہیں انھوں نے دیہات اور شہر، دونوں جگہ، کام کرنے والی عورتوں کی بڑی مدد کی ہے۔ اِن میں پالنا گھر ہیں (دو ماہ سے لے کر تین سال کی عمر تک کے بچّوں کے لئے) کنڈر گارٹن (تین سال سے سات سال تک کے بچّوں کے لئے)، کھیلنے کے میدان، سینی ٹوریم اور نوعمر پائنیروں کے کیمپ۔ بچّے کی صحت کی حفاظت کے سلسلے میں بھی یہ ادارے ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔

یہ پالنا گھر اور کنڈر گارٹن خاندان کی جگہ لینے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اِس لئے ہیں کہ بچّے اچھی صحت کے ساتھ بڑے ہو سکیں۔ بچّے کی تعلیم اور صحت کی ذمّے داری ابھی تک اس کے خاندان والوں اور خاص کر ماں کی ہے۔

سوویت یونین کے یہ پالنا گھر اور کنڈر گارٹن کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو دن کے لئے ہوتے ہیں جہاں والدین بچّوں کو صبح چھوڑ جاتے ہیں اور شام کو لے جاتے ہیں۔ کل وقتی بھی ہوتے ہیں جہاں بچّے رہتے ہیں اور سنیچر اتوار کو گھر لے جائے جاتے ہیں، سینی ٹوریم کی قسم کے جن میں ایسے بچّے رہتے ہیں یا بھیجے جاتے ہیں جو کسی وجہ سے کمزور ہوں، یا کہیں سے ٹی بی یا کوئی اور بیماری اتّفاق سے اُن کو لگ گئی ہو۔ جیسے ہی بچّے صحت مند ہو جاتے ہیں ان کو معمولی کنڈر گارٹنوں یا باقاعدہ پالنا گھروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

اِن اداروں میں بچّوں کو عمر کے حساب سے یوں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ننھے مُنّے، جو ڈیڑھ دو مہینے کی عمر سے لے کر نو مہینے کی عمر تک کے ہوتے ہیں۔ اِن کو مخصوص گروپ میں رکھا جاتا ہے،

کیونکہ ان کی دیکھ بھال سند یافتہ ڈاکٹر اور نرسیں کرتی ہیں اور ان کو نہایت اعلیٰ درجے کی غذا دی جاتی ہے۔ ماہرین تعلیم بچوں کی ذہنی لیاقت، بات چیت اور کردار کی تربیت کرتے ہیں، انھیں موسیقی اور دوسرے فنون کی بنیادوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ پھر یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ اپنی صفائی ستھرائی خود کیسے کی جائے، کئی بچوں کے ساتھ کیسے رہا جائے، بڑوں کی عزت، والدین اور ملک کی محبت، کام اور باقاعدگی کی عادت وغیرہ۔ بچوں کے بہت سے نئے ادارے اِن پالنا گھروں اور کنڈر گارٹنوں کے انداز پر کھولے گئے ہیں۔ وہاں پالنا گھروں اور کنڈر گارٹنوں کی طرح، دو ماہ کی عمر سے لے کر سات سال کی عمر تک کے بچے ہوتے ہیں۔

بچوں کے اِن اداروں پر ریاست کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہے اور اس طرح وہ ان کے خاندان کی مالی مدد بھی کرتی ہے۔ والدین کو خرچ کا برائے نام حصہ ادا کرنا ہوتا ہے (جو اُن کی آمدنی اور خاندان میں لوگوں کی تعداد پر منحصر ہوتا ہے)۔ پالنا گھر میں عام طور پر سرکار جتنا ایک بچے پر خرچ کرتی ہے، اُس کا پانچواں حصہ والدین دیتے ہیں اور کنڈر گارٹن والے بچے کے خرچ کا ایک چوتھائی۔ جن خاندانوں میں افراد زیادہ ہوں اُن کے بچے مُفت رکھے جاتے ہیں یا جتنا اور لوگ دیں اس کے آدھے دام دینے ہوتے ہیں۔ اجتماعی فارموں پر بنے ہوئے تمام پالنا گھروں یا کنڈر گارٹنوں میں کسی طرح کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

ریاست اور ٹریڈ یونینیں اِن اسکول سے پہلے کے اداروں پر مسلسل توجہ دیتی رہتی ہیں کہ یہ اچھی طرح چلتے رہیں۔ سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت اور ریپبلکوں کی سوویتوں میں اور مقامی سوویتوں کی مجالسِ عاملہ میں ان پر برابر بحث ہوتی ہے۔ اور ان کے مسائل سامنے لائے جاتے ہیں۔

خاندانوں کو اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم میں مدد دینے کے لئے حکومت نے بورڈنگ اسکول اور ایسے اسکول بنائے ہیں جو دیر تک کھلے رہتے ہیں۔ بورڈنگ اسکولوں میں لڑکے لڑکیوں کو عام ثانوی تعلیم اور مختلف پیشوں (پالی ٹیکنک) کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تجربہ کار اُستاد بچوں کو اعلیٰ

اخلاقی تعلیم و تربیت دیتے ہیں، انھیں اپنے جسم و صحت اور ذوقِ سلیم کی نشو و نما کرنا سکھاتے ہیں اور معاشیات کے مختلف شعبوں میں کام کرنا بتاتے ہیں۔ والدین اپنے بچّوں کو ان اسکولوں میں اپنی مرضی سے داخل کرتے ہیں اور اخراجات کا بہت تھوڑا سا حصّہ برداشت کرتے ہیں۔ جن بچّوں کے ماں باپ نہیں ہیں، یا خاندان میں زیادہ افراد ہیں یا آمدنی کم ہے اُن کو کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔

اِن بورڈنگ اسکولوں کو چلانے میں والدین عملی حصّہ لیتے ہیں، مگر اسکولوں کے قواعد میں یہ بھی شامل ہے کہ گھر پر بچّوں کی صحیح تربیت اور اُن کے طور طریقوں کے لئے والدین کی بڑی ذمّے داری ہے۔

دیر تک ہونے والے اسکول یا ادارے ایسے ہیں کہ اُن میں بچّوں کو آٹھویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے، وہاں ٹھہر کر بچے اپنا ہوم ورک بھی کر لیتے ہیں، کھانا بھی کھاتے ہیں اور آرام کرتے ہیں۔ جن بچوں کے ماں باپ دونوں کام پر جاتے ہوں ان کو داخلے کے وقت ترجیح دی جاتی ہے۔ کھانے کا زیادہ تر خرچ حکومت برداشت کرتی ہے۔ جن خاندانوں کی آمدنی کم ہوتی ہے اُن کے بچّے اِن اداروں میں آتے ہیں تو کل بچوں میں سے ۲۵ فی صدی کو کھانا مفت ملتا ہے۔ فی الحال بیس لاکھ بچّے بورڈنگ اسکولوں اور دیر تک چلنے والے اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

جو بچے اداروں یا اسکولوں سے پہلے والے اداروں میں ہیں، اُن کو شہر کے باہر آرام گاہوں میں لے جایا جاتا ہے، گرمیوں کی چھٹیاں وہ وہیں پر گزارتے ہیں۔ اسکولوں کے بچّے نوعمر پائنیروں کے کیمپوں اور سیئنی ٹوریموں میں جاتے ہیں یا پھر ملک کے دوسرے حصّوں کی سیر و سیاحت کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ جو بچّے شہر ہی میں رہ جاتے ہیں ان کو شہر کے پائنیر کیمپوں یا کھیل کے میدانوں وغیرہ میں بُلایا جاتا ہے۔

بچّوں کی تخلیقی صلاحیتوں اور خوش تدبیری کو نشو و نما دینے، ان کو معقول تفریح بہم پہنچانے اُن کی کام کرنے والی ماؤں کی سہولت کے لئے حکومت نے گھر اور اسکول سے باہر بہت سی قسموں کے

ادارے قائم کئے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں سوویت بچوں کے لئے ۳۵۰۰، نوعمر پائنیر گھر اور محل، ۴۵۰۰ نوجوان ٹیکنیشینوں کے لئے اور نوجوان شوقین فطرت لوگوں کے لئے مراکز، ۳۳ بچوں کی ریلوے، ۲۰۰۰ سے زیادہ بچوں کے اسپورٹ اسکول، ۲۰۰۰ موسیقی، فنونِ لطیفہ اور فنِ رقص کے اسکول وغیرہ۔ ان کے علاوہ جتنے بھی ٹریڈ یونین پیلس اور کلچر ہاؤس وغیرہ ہیں سب کے ساتھ بچوں کے لئے شعبے ملحق ہیں۔

گوشوارہ ۲۱

پالنا گھروں اور کنڈر گارٹنوں میں بچوں کی تعداد

	۱۹۲۷ء	۱۹۴۰ء	۱۹۵۰ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۵ء
داخل ہونے والے بچوں کی کل تعداد	۱۰۷۵۰۰	۱۱۷۱۵۰۰	۱۱۶۸۸۰۰	۳۱۱۵۱۰۰	۶۲۰۷۳۰۰
شہروں میں	۹۹۱۰۰	۹۰۵۴۰۰	۹۵۸۱۰۰	۲۵۵۰۳۰۰	۵۰۰۰۰۰۰
دیہات میں	۸۴۰۰	۲۶۶۱۰۰	۲۱۰۷۰۰	۵۶۴۸۰۰	۱۲۰۶۹۰۰

یہ اور اس طرح کی بہت سی اور سرگرمیوں کی وجہ سے بچے مارے مارے نہیں پھر سکتے، بلکہ وہ اپنی سماجی پیداوار میں حصّہ لینے والی ماؤں کو گھر گرہستی اور بچوں کی پرورش کے بارے سے بہت حد تک آزاد بھی کر دیتے ہیں۔

'لینن صدی سلسلے'

کی

دوسری شائع شدہ کتابیں

- لینن کی زندگی کے کچھ ورق — قیمت: ۵۰ پیسے
- لینن اور مسئلۂ قومیت — قیمت: ۵۰ پیسے
- سوویت یونین میں دیہی ترقی:
  لینن کے خواب کی تعبیر — قیمت: ۵۰ پیسے

LENAN KI DESH

G. K. U.